

U 13011

1-12-69

Title - Daftar Bernisat

isntar - Abdul Ghafoor Khan Misackh.

Publisher - Maat Kishore (Lucknow).

Date - 1874

Pages - 180

Subjects - "Dustumeen; Misackh"; Abdul Ghafoor
Khan -

نسخه نیکو دیوان ناسخ به دیوان دودا عتوا به سپه سالارها - ۱۲۸۰

مؤلفه العفو الرحيم

ان من اسبيلان سحر

ديوان بلاغت عنوان خزانه کمال موسوم به

حسن صبح وزیر اسطیر در آیام عشرت زجام

مطبع مطبعی نو استواری مطبع مطبوعه



M.A. LIBRARY, A.M.U.



U13011

۸۹۱۵۲۳۱

۲۲۰۰

۱۳۰۱۱



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقل نامہ میٹر اسلند خان غالب رسید و قریب بمشال مصنف رقم نمودہ

CHECKED-2009

نامہ

جناب مولوی صاحب قبلہ - یہ درویش گوشہ نشین جو موسوم بہ اسد اللہ اور تخلص مغالب ہے
مکرمست حال کا شاکر اور آئندہ افزایش عنایت کا طالب ہے دفتر بمشال کو عطیہ کبریٰ اور
مہربت عظمیٰ سمجھ کر یاد آوری کا احسان مانا + پہلے اس قدر آفرانی کا شکر ادا کر تا ہوں کہ مختصر
اس بیچران کو قابل خطاب اور لائق کتاب جانا - میں درو غلو بنین - خوشامد میری خوشین
دیوان فیض عنوان اسم ہمسبی ہے دفتر بے مشال اسکا نام بجا ہے الفاظ متین معانی
بلند مضمون عمدہ بندش دل پسند ہم فقیر لوگ اعلان کلمہ الحق میں بیباک گستاخ ہیں شیخ امام بخش
طرز جدید کے موجد اور پرانے ناہموار روشون کے ناسخ تھے آپ اونٹے بڑھکر یصیغہ مبالغہ
بے مبالغہ مناسخ ہیں تم دانا سے رموزار و زبان ہو - سرمایہ نازش فکر و ہندوستان جو
خاک بارنے ابتدا عین متیز میں اردو زبان ہو میں سخن سرائی کی ہے پھر اوسط عین بادشاہ
دہلی کا نوکر ہو کر چند روز اوسی روش پر خامہ فرسائی کی ہے نظم و نثر فارسی کا عاشق اور لائق

CHECKED-2009

۱۵۱۱ء
نور الدین

نقل قطب مولوی نصیر الدین حیدر سی

ہندوستان میں رہتا ہوں مگر تیغ اصفہانی کا گناہ ہوں جہاں تک زور چل سکا فارسی۔
 زبان میں بہت کچھ بکا۔ آپ نہ فارسی کی فکر نہ اردو کا ذکر نہ دنیا میں توقع نہ عجبی کی امید
 میں ہوں اور اندر دنا کا می جاوید جیسا کہ خود ایک قصیدہ لغت کی تشبیب میں کہتا ہوں
 چشم کشودہ اند بکوار ماسے من ورائندہ نا امیدم واز رنہ شہر سارہ ایک کم ستیز
 دنیا میں رہا اب اور کمان تک رہوں گا ایک اردو کا دیوان ہندو بارہ سویت
 کا ایک فارسی کا دیوان دس ہزار کئی سو سویت کاتین رسالے شہر کے
 بیسہ پانچ فنے مرتب ہو گئے اب اور کیا کہوں گا مکملانہ ملاخل کی داو نہ پانی ہرزہ کوئی
 میں ساری عمر گزرائی بقول طالب امی علیہ الرحمہ لب از گفتن چنان بستم کہ کوئی
 دہن برچہ زخمی بود بوشد پشیم تو یوں ہے کہ قوت ناطقہ پر وہ صرف اور قلم میں وہ زور زبا
 طبعیت میں وہ مذاہرین وہ شور نہ رہا پچاس پچاس برس کی مشق کا کما کچھ باقی گیا ہے
 اسی سبب سے فن کلام میں گفتگو کر لیتا ہوں۔ حواس کا ہی بقیہ اسی قدر ہے کہ معرض گفتار
 میں موافق سوال جواب دیتا ہوں روز شب یہ فکر یہ تہی ہے کہ کیسے و بان کیا پیش آتا ہے۔ اور
 یہ بال بال گنگا بندہ کیونکہ بخشنا جاتا ہے حضرت سے یہ التماس ہے کہ آپ جواہر کو یاد
 اور مجھ کو ارسال نامہ کی سبیل کے باوی ہوئے ہیں جنک میں جتنا ہوں نامہ و پیام سے شاید۔
 اور بعد میرے مرنے کے دعاے مغفرت سے یا فرماتے رہیے گا۔ والسلام بالوف الہرام

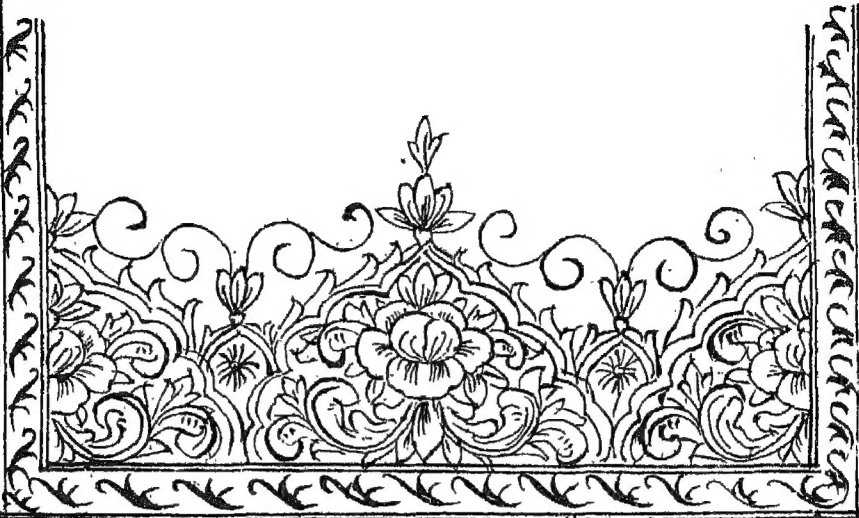
نقل قطعہ کہ فخر سخندانان زمان زبدہ نکتہ سخنان دوران مولوی نصیر الدین حیدر
 متخلص بسامی نصف درجہ اول ضلع سلمٹے رسید دفتر بمیشال تحریر نمودہ

قطعہ	
مردہ اسے طبع تنک جوش سخن نا آشنا	مدحائے دل بہار ویدہ کام جان رسید
پہن خوان گستر طبع میزبان نکتہ سخن	زلہ خواران سخن رانعت الوان رسید
جلوہ گردش مہر حالت اس گروہن سخن	لمعہ از پر توش در کلبہ احسان رسید
برزین شہر عیسے مجسمہ آمد ز رود	کز دم پالش من دل مرہ راوران رسید

<p>از نسیم فکر تے بحر محیطے موج زن گلشن معنی روز شمع خاستہ سر سبز شد پردہ دیگر زخم از رجنہ بر ساز مراد آسمان یعنی بکام مستمندان چرخ زد گلشن آمال من چون روضہ رضوان شکفت وہ چہ دیوان کز رہا عجائب نظم پاک او وہ چہ دیوان جوش طبع مست صہبایاں حضرت لعل خ گوہر خیسر در یلبے سخن فکر نگین سائین خوش تر چہ می باشد اثر</p>	<p>تا من ساحل اشین ہم گوہرے سلطان رسید بینوا امرع نفس اہم گلے خندان رسید خوش منے آید صدای این رسیدگان رسید تازہ دیوانے من از صاحب دیوان رسید تارک اقبال من تا قبتہ کیوان رسید گر بنودے کفرے گفتم و گرتہ آن رسید آنکہ نتواند با وج فکرتش سبحان رسید ہر چہ از طبعش رسد گوئی کہ از عیان رسید کرد خنام ہم بدشتیر نظم بندستان رسید</p>
---	---

گر سخن سنجی چو تو خیسر و علی فخر صالحان
در سخن سخشی تواند کے باین سامان رسید





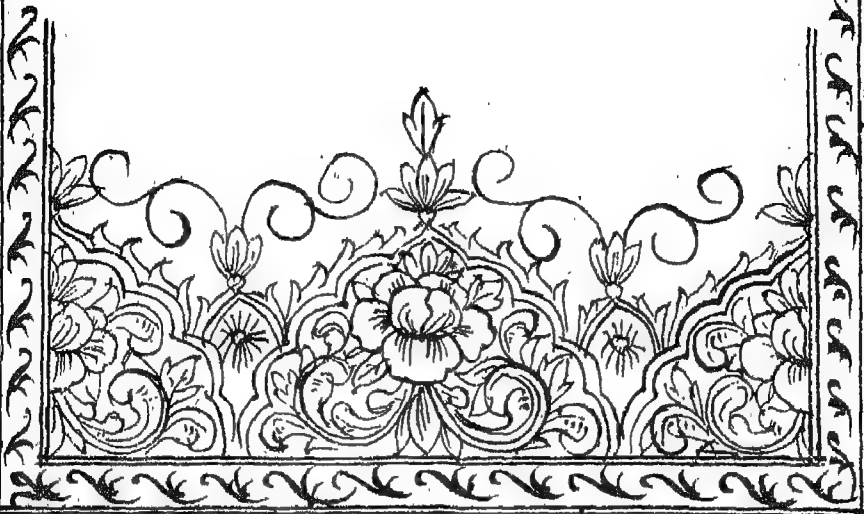
بسم الله الرحمن الرحيم

<p>حمد حاصل است بهر آن خلاق لیک پاک از تعین و محدود عقل مگنند اوست ناوانی همه پست و بلند قدرت اوست کرد موجود ذات احدی را آن همه محض مصطفی را داد صلوات الله بر جانش</p>	<p>که پی او مسلم است اطلاق بدو عالم عیان و پنهان است فکر و ذات اوست حیرانی عجزم فرمود جلوه فرمایید پس ادا ان کرد این و آن پیدا ماهمه پر تو ج سال او بلکه بر جان آل و یاراننش</p>	<p>بدو کون مست ذات او موجود فی البش گویند که او جانست همه نقش و نگار صنعت اوست خواست تا سطح گیتی آرایید هر چه از وصف انبیا را داد نرسد در بیان کمال او سپس این حرف تا سازگار</p>
---	--	--

سامعه روزگار و نقش نازیبا که کارگاه اعتبار عجب العفوف خالدهی تخلص به نساج که
 پیشتر مجبور تخلص داشت برهنه از نیل و مخمور که از طوین پادگار خود حواله کلک عجز نگار میکند
 بتبش آنکه او را یکه بنگاله من مضافات بلده جهان گیر مگر مشهور به بوماکه از صنایع دیدمهند
 یادگار است دبی راجه پوز نام از متعلقات ضلع فرید پور مولد و ما و آبانی داستان گزار است اما
 مستط الراس نیارند بر زمین مملکت و سال ولادت الف و تا این تسع و اربعین هجری قمری روز

عید الفطر از والدین بزرگوار خود یاد دارم پدرم چنت آرا مگاه صاحب تالیف نسخہ جامع التواریخ
که اسم شریفش قاضی فقیر محمد بود غفر اللہ له خدمت و کالت و او را یکاه عالیہ صدر کلکتہ داشت
ہنوز سال ہم از عمر استم بہ پایان نیامدہ بود کہ گروشیل و نہار کا ستہ حیات ولی نعمتہ را تہ لہجہ
فنا لہر زیاحت مانع از پدری بردم زد و غبار غمی بر دوشم بالید مہین برادرم جناب مولوی محمد لطیف
خان بہادر ممبر کونسل جناب معالی القاب لہفٹ گورنر بہار و بنگالہ و ممبر بورڈ آف انڈیا
و ممبر سنت یونیورسٹی و ممبر بورڈ کشتن ان ایکہ گلکس شہر و حوالی شہر کلکتہ و ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی
کلکٹر درجہ اول ضلع ۲۲ برگتہ و جسٹس آف دی پیس صوبجات بنگالہ و بہار و او را سر دادم بر کا تہم
و افاضا تہم بجایے پدر بزرگوار محفوظ ظل عا ظمت بر سرم گسترد و زیر دہن عطوش پرورد حرف
سولگ پر بار دم زد و دوا شک حسرت از دیدہ ام پا بود توجہ بہ خطر بحسن تعلیم و تربیت علوم تہم
برگماشت و پدرم گاہ تعلیم سہرکار کپنی بہادر فوستا و تانیکہ از رطب و یابس نخچہ در لوح
حیثی نوشتہ بودند از کتب متعارفہ عربی و فارسی و بنگلہ و انگریزی و اردو و ہندی حرف
احسن نگاشتہ دست طلب معاش در از کردم بیکین بجای نرسید چندے بے رفتنی بار خاطر ماند
وران اوان بہر دل بکلی اکثر دوا وین اساتذہ پیش نظر می داشتہ رفعتہ رفعتہ از کلام موزون
و معانی بند و ست و او و شوق سطا لہ اشل سینگا گرفت و باین رسید کہ از فیض سخن ہوا سے شعر گفتن
و سر ہم محمد پچہ دست سہر اندر موز دانان نرسن اشارہ سجن جناب مولانا حافظ رشید الدینی
مرحوم کہ رحمت خداوند بر ترقیش باو پیوستہ بحضرت وی خطا تہم دادم و زانو سے ادب تہ کردم
بہ مزید التفات چشم اصلاح برآمد و ما سے طبع افسردہ میگماشت ہنوز پیش تازہ بود کہ جناب
وی و سادہ ارا سے عمدہ افتا سے بندر ہو گلی گردید و عقیدت منانیز بحکم ضرورت نقل و حرکت
بہ سمت جہان گیر کر کرد و در شق سخن بہر جہاں بسیار راہ یافت و چون از سفر معاودت اعلیٰنا را افتاد آہنگ
ناخوش واقعہ ناگزیر است و محفوظ ہو سخن را با گردید و بہ ماتمش نشانہ بار سے نعم البدل نصیب گام
شد یعنی خدمت جناب فظا اکرام احمد صاحب تخلص بہ ضمیمہ کہ درین زمان جناب وی مشہور و اکبر
را بیت سخن بلند و ارد پشرف ملازمت خوش عزت افزو د علاوہ مشق سخن عروض و قوافی و صنایع
و بدایع کہ محاسن فن شاعریت تعلیم فرمود اسما صل روز کے چند باشند معالی دل خوش می ساختم

و بعد پیچ در پیچ سخن را با شاه منکر می آرستم از او اهل فکر التزام کردم که الفاظ عقل
و سامعه خراش که هنوز در کلام موزون ارباب دلی و کلمه یافته می شوند از اشعارم به پیچ
مضمون بیگانه بیگانه باشد چنانچه لفظ تلک بجای تلک و لفظ مت بمعنی نه و لفظ
چون بمعنی مثل و امثال آنرا که با سامعه نازک پسند گرانیدار دارند قلم انداز
نمودم و بسیار غزلها می دل که از عمده طرز سخن انشاد ساختم انقض
گفته گفته تا چهارده هزار شعر به شمار آمد اکثر اوقات ایام
هوا خزان مرطوب به ترتیب دیوان پیشایل ازان هم ترقی کرده محک
سلسله چاپ میشدند انگشت قبول به چشم میگذاشتم و خیز قلت
فروخت راعفه میدادم هرگاه گیرائی او نشان از حد گذشت و
دیدم که حرفهای عذرم بخاطر نشان میگذاشت و مجبور به
به انظار مشور ساختم و به ترتیبش برده شتم
از تمامی اشعار قریب سه هزار چند شعر منتخب
کرده در سه اجزای دیوانی ترتیب دادم
و دفتر بیتال نامیدم انتماس از
حضرات ناظرین سرست خنجر
سخن آشت که هنگام مطا
این قلم های تازه اگر
خطاتی به نظر افتد
در گذشت به بر سر
نقشه شون
و خدا صفا
کاکه
نورانی



بسم الله الرحمن الرحيم

ہوا ہے زرد جس سے رنگ و مہر درخشان کا
گمان کیونکر تنہا خون پر میرے چشم حیران کا
گلے میں طوق ہو میرے رگ لعل درخشان کا
بڑا ہے جدول شجر حق سے حق اور قرآن کا
نظارہ گر گردن فردوس کے بھی بنیستان کا
رہا ثابت نہ پہراک تار تک اپنے گریبان کا
نشان ملتا نہیں اسی عیشین تحت سلیمان کا
سفیدی سے مبدل رنگ ہو شہناہی حیران کا
تصور اس لیے ہلکا ہے اوس برگشہ نہرکان کا
کہ گویا دل مرا ساکن ہوا شہر خموشان کا
گمان او نہر ہوا شمع شب تاریک حیران کا
کہ خال چشم عاشق تھم ہے سیب نخلان کا

صفت مہر نبوت کی ہے مطلع میرے دیوان کا
شہید ناز ہون میں دیدہ آئینہ رویان کا
سے سودا جو خط پشت لب رنگین جانان کا
تری انگھون کے دورے لعل جو بین شمس خیر
خیال لعل پچان میں مجھے خواب پریشان جو
مکالمے پاؤں پہر جوش جنون میں دشت شمس
ہوا پر اوڑتے اوڑتے ہو گیا برا و بابا یسا
سیاہی زلف مہر دیان کی گردینے تو خلیج
تصیب اپنے پیرن داخل کین جوین شہید وین
نموشی منہم نے اسے بزمین چپ کیا ایسا
تپ غم جو سوزان استخوان میں کچھ مرقہ دین
تصور یہ رہا کرتا ہے بیماری حیران میں

گمان کیونکر منو توں پرستارے نرگستان کا	ہے اپنی ہر بن مو چشم عاشق افشاری مین
منو قتل کیون جام و سنے و معشوق کا طالب	چمن سر سبز ہے آتش کرم ہے ابر باران کا
<p>اوڑا ہے نور شبیم کی طرح محمد زرخشان کا رنگ گل سے بند ہے شیرازہ پہاڑی دیوانہ کا خیال سبز خط خضر ہے اپنے بیابان کا ہے شک انگلوں کے دور و پیر گل نعل خشان کا برنگ شیر قالی حال ہو شیر نستان کا کسین منہ بھی ہو کالا یا خدا شہا و حیران کا عقیق لب پہ شک ہے او پری مرسلیمان کا ہوا ہے غول خضر راہبر اپنے بیابان کا کیا جو چاک سینہ کسل گیا در باغ رضوان کا گمان ہے مانگ پر اوس رشک گل سرشتاں کا ہے تیرا دیدہ سفاک افسر فوج شرکان کا ہے چاک دامن یوسف ہر اک در میری زندگیاں کا مصفا صورت الماس ہے ہر عضو جانان کا ملا ہے بعد بربادی ہمیں رتبہ سلیمان کا بنا ہے کشتی طوفان ہلال اپنے گریبان کا</p>	<p>جو پردہ اوٹھ گیا ہے آتشین خسار جانان کا کرون موزون اگر مضمون خط رخسار جانان کا ضرورت رہنما کی کسو ہے واوی و مشت مین ہوئے کیف نے گفام سے وہ سرخ ایسا تری چشم شکار افکن کو غصہ مین اگر دیکھے چورائی ہے سیاہی جو سنیہ سختی عاشق سے دو جوش و طیر و جن و انس تیرا کلمہ پستہ مین کیا ہے نفس امارت سے گمراہ دل کو اوزار ہد دم بسمل تماشا بختر قاتل نے دکھلایا ہجوم قمریان افشان کے چنے تو ہو پستہ پر کیا ملک دل عشاق کو غارت اشاروں سے کیا کی عفت و عصمت کا دیوانہ ہوں عالم مین منو کیون ٹکڑے ٹکڑے پر وہ چشم تماشا فی روان ہے لے پریر و دوش صرصر پر غبار اپنا کسی صبر کی فرقت مین ہو مین جو موجزن نگین</p>
سراپا رحم ہوں تیغ زبان یار سے لیکن -	نہیں ملتا ہے مثل ذرات حق منہ زخم چنان کا
<p>جو مذہب ہے حافظ ہونہیں سکتا ہر قرآن کا کہ اوٹھنا غیر ممکن آگ کو ہرست ہے طوفان کا کہ ہے مشہور عالم کا شمشیر صفا دان کا</p>	<p>منو وے بد گمراہ کے دل کو حاصل نور ایمان کا کبھی صدمہ نہ پہونچے صاف دل سے اہل عالم کا ہوا دھوکا دے دل چشم کھیل غرض نگار سے</p>

<p>کئے کیونکر دباں کا عقدہ کسی صورت ہرور انا کہی حاصل منو خدایہ ہوں مین کمان مانع ہے خطا اوس ہر کو دیکھ جلاز سے جو غلام مین رہا کرتے مین وہ گروہین زور و نہیں دیتی ہے بجھتے آگ کو بیشنبہ خاک تر فروغ شمع ویاں کم منو دے خطا کے آزی سے</p>	<p>کہ نہاں چشم عالم سے ہے چشم اب میوان کا کہی ہے سے منو مملو پیالہ ماہ تابان کا منو دے ابر سے موقوف ہنسنا برق خندان کا نہیں کچھ کام غیر دور ہرگز چرخ گردان کا نگہبان خط منو کیونکر فروغ حسن جانان کا بہت دشوار ہے بھنا چراغ زیر دمان کا</p>
---	---

ہوئے نساخ کے شعرون کو پڑھ کر ہر در کا
کہ روشن ہے جہان مین فیض حور شید درخشان کا

<p>مرغ دل ہو گا نشانہ ہر جوان و پیر کا زار اسے مانی غم جہان نے ایسا کر دیا گردشون سے آسمان پر یہ کہ محو حیرت قید مین ہوں یاد رو سے صاف سے ہو گئی زندانیوں کی نین تک خواب و خیال دودھ یاد اسے چٹنی کا کو مین آواز مین آنکھوں مین پھرتا ہے جو بائے کی چمکی کا خیال ون کو دیکھا موجزن تھا اک سندر جہا کوہ یاد مین اوسکے سندر سے رنگ کو توڑ مین ہم گل ہزاروں شمع کے لیتا ہے منہ مین بے فطر سرد مہری گرمیوں مین شکل تازیہ کی کیف می سے چشم مست یا مین دور کہ مین پہلو سے میزان مین ہو جائے نرا زور کی عجب اول کیلیم بچھٹیوں سے ہو گیا سبہ فکا زار اسے نساخ عشق مصحف چین جو ہون</p>	<p>ناک ہے اوس طفل کی تیر اور ہون پر پیر کا ہے نہاں نظرون سے کا غزب ہی مری تصویر کا پس گیا گندم کی صورت دل جوان و پیر کا دیدہ حیران ہے ہر طبقہ مری انجیر کا غل ہوا وہ قید خانے مین مری انجیر کا بکہ کار سخت ہے انجام جو سے شیر کا ہے گن تارنگہ پر دام ماہی گیر کا کیا اثر خار و شکن ہے تاکہ بربگیر کا اشک پر اپنے ہے عالم روغن اکیر کا ہے وہاں مرغ آتش خوار متہ گلگیر کا ناک مین دم گیا ہے عاشق دلیگیر کا مجھ کو ہو کا دے ہے مین دام آہو گیر کا ناوک نالہ جو گزرے چٹکے سبہ پیر کا کیا اثر ہے ڈال کے پھولوں مین نوک پیر کا عکس انجیر نیا کا غزب مری تصویر کا</p>
---	--

دیرہ نساخ ہے شائع تری تحریر کا
ماہ کا مالہ ہے حلقہ دیدہ رنجبیر کا
چشم پر ہم سے روان ہوتا ہے دریا شیر کا
شعر جو میرا ہے گویا نقش ہے تہنشاخ کا
صاف ہر میری زبان میں ڈھنگ تہنشاخ کا
سینہ صاف چاک ہے یاد ام ہے گیسر کا
اب خدا حافظ ہے اس چرخ کبر تہنشاخ کا
وصف لکھتا ہوں جو میں اوس چاند سی تصویر کا
تہنشاخ کے جوہر پر لشک ہے دام آہو گیر کا
ہے گمان حجام کی مقراض پر گلگیر کا
بند پر حرم کے جھکے لشک ہوا رنجبیر کا
طوق قری ہو گیا حلقہ مرے رنجبیر کا
کام وہ عیادت ہے گمان سے تہنشاخ کا
کشتہ ہے نساخ اس کے مکر کا ترویر کا

کان ہے مشتاق مدت سے تہنشاخ کا
چاند سے رخسار کا زندان میں رہتا خیال
میں ان میں جو روز و شب اس طفل کاروبی حرم
میں باند ہے ہن پر یونوں کو مضنون سیکر کا
دور ہے صبح و مسایان شعلہ رخسار و تہنشاخ کا
ہے دل بیتاب اپنا مضطرب چھلی کی شکل
نریان اشکوں کی پہونچن تہنشاخ کا تو تک
ہے صرر چکات گویا خندہ کباب دورے
جلوہ گر ہر دم غزال دیدہ سفاک ہے
خط جو کتر اور حسن شعر و چمکا دو چاند
پشت و بیدر یکہ بندہ جو دیوانہ ہوا
نمانہ زندان میں اوس سرور و ان کا و خیال
جنش ابرو سے اس کے لوشٹا ہے مرنع دل
دم چائیکا گمان کیڈ کر منو وے خلق کو

شعلہ رو کے وصف میں نساخ ناسخ کی طرح
کام کرتا ہے ہمارا خامہ آتش گیر کا

اب گمان ہے عاشق پیر کا تصویر کا
جام سے ہر دست ساقی میں پناہ شیر کا
ہے یقین تار نفس پر جان کو رنجبیر کا
کیون نہ حکم نادری اکا کے سم شیر کا
سامتا ب ہو عدو سے یار کی شیر کا
خون عاشق جیسے جوہر ہے تری شیر کا
وانت کنگھی کا ہر اک دندانہ ہے شیر کا

ترخیم جنش جو منہ پر لیتے ہیں شیر کا
لعل سیکون ہوا اگر پر تو فگن تو شرم سے
جیسے زندان خانہ تن میں معیت ہو گئے
گنچہ بازی میں کائے دیکے حکم تو نے سر
کرتے ہیں سینہ پیر ہے ہم جگر دار و نکا کام
سحر کے ہیں سر خرد رہتی ہے اسے سفاک خلق
وان سفواری ناگ او سکی دل ہوا دو کرے یہاں

صاف صاف کی صف ہوئی اک بات میں صل طے وہ دو چار آٹھوں پر رہتا ہے دیکھا لاکھ بار میں ہوا دو دیکھ کر رخصلہ روشن کی صفا جن واسطہ وحش و طیر اگر گاتے ہیں گے	جی میں ہے ہم چوم لین قبضہ تری شمشیر کا جو ہر آیت نہ ہے جو ہر ہر اک شمشیر کا آیت نے خاصہ پیدا کیا شمشیر کا ہے سلیمان کا لگیں جو ہر تری شمشیر کا
--	---

حضرت شتاخ فکر وصل کرتے ہو عبث
بجہ ہی قسمت میں ہے لکھا ہوا نقدیر کا

انگوں میں رہنا ہے لازم سرمہ کی تحیر کا کب گیا دل کی رگون میں قیامت بالائرا گردش گردون سے کیا نقصان چہن کا کب حسین کرتا ہے کوئی عاشق حیران کی قند دیکھنی چہن جہن تحسیر پشمالی کی ہے خامہ رنگین رقم کو وصف کرنا سہل ہے اہل جوہر کو نہیں ہے غیر کے احسان سے کام انقلاب دہر سے کب اہل حیرت کو بخوف تربیب دیتی ہے گچی ابرو کی اے شمشیر دن کون جانے قدر میرے شعر کی جز کلمہ سبح کیون جوانان جہان مرتے ہیں پیری پر تمام عاشق حیران کی چشم دل ہے روئے بار پر موم دل جو ہے ستا ہے اسے ہر شکل	کام جو ہر ہے سے مکے تیغ زن شمشیر کا چرخ پر بھی سنبھلے غاتہ ہے اوجان تیر کا آسیا سے کیا ضرر ہو دانہ زنجیر کا عطر کب عطار کہنچو اسے گل تصویر کا کوئی مثاہے نوشتہ کا مت نقدیر کا پیش مانی کہینہ مشکل بنین تصویر کا ابر کا محتاج سبز کب ہوا شمشیر کا اُردی دوی میں ہے اک عالم گل تصویر کا ختم نہوش شرمین تو عیب ہے شمشیر کا کیسا گر جانتے ہیں مرتہ اکسیر کا صاف روشن دہر میں قصہ ہے جوی شیر کا غیر جانب پھر نہیں سکتا ہے نہ تصویر کا شمع کا سر کاٹنا اک کہیل ہے گلگیر کا
---	--

راست گو شتاخ کی باتوں میں کیا ہو دیکھی
ناوک افگن ختم نہوش کمان متد تیر کا

دب گیا شائیکے نیچے رات گیسویار کا سُن لیا جو جہاں اطلو فان چشم زار کا	باغچہ آیا عالم رویا میں مضمون مار کا پانی پانی ہو گیا دل ابرو دریا بار کا
--	--

<p>لکھتے ہیں تہ دار مضمون ابرو سے خمدار کا نظارہ و باطن ہے اپنا صاف مثل آئینہ دلبران برق دشن کو کرتے ہیں چشمک مدام چشم بلبل میں کھٹکتا ہے بہار و نہیں مدام ہو گیا نظرون سے گرمی کمر تیرا سنان ندیاں اشکون کی جاری ہیں فراق یا دیر میں شاخ شبنم کے قلم ہو غنچہ گل ہود دات اوس بٹ مکتا کی فرقت نے جلایا اس قدر مانگ کو تشبیہ کامل افی ابرض سے ہے ناتوان ایسا غم پھر تباہ میں ہو گیا نقد جان دے دے کے اس سے پار اوتار چوڑی کمر بکے سحر سے کیا کم ہے تارا شک چشم وصل کی شب سحر جو چہرہ لبناشت ہو خون رولتا ہے جو جھکودہ لب باقوت فام</p>	<p>شعر جاپنا ہے گویا میان ہے تلوار کا کیون ہمیں ہونہ جلوہ یار کے دیوار کا طو میں ہو کیا برق میں ہی آہ آتشبار کا چاہے فصل خزان میں خشک ہونا غار کا دیکھنا ممکن نہوگا میرے جسم زار کا واسن تر پر ہے عالم ابر و دریا بار کا وصف لکنا ہے مجھے اوس گل کو بھی بار کا عرش پر پہنچا ہے شعلہ آہ آتش بار کا ٹیکاماتھے کاترے ظالم ہے مردہ مار کا ہر رنگ تن پر مرے دھوکا ہوا ز مار کا بحر الفت کا کنارہ گھاٹ ہے تلوار کا دہسبان جو وقت بکا ہے سبزہ رخسار کا برگ گل گویا ہے پردہ دیدہ میدان کا صل ہے قطرہ سرشک دیدہ خونبار کا</p>
--	--

وصف ای شہنشاہ ترک تیغرن کا گر لکھون

کاف کا مرکز بھی وصل ہو جائے کا تلوار کا

<p>رشتہ جان بیگیا جو پیچ تھا و ستار کا اب گوہر میں سفینہ غرق ہے اشعار کا شعلہ اور نادیکہ ہے گر آہ آتش بار کا کوے دلیر بگیاں ہے جوہری بازار کا مہر تابان ہو گیا ہے خال چشم مار کا تاکہ سطرون پر ہو عالم موتیوں کے مار کا کبھی میں جویت ہے گویا نقش ہے دیوار کا</p>	<p>سہ کو سودا ہو گیا موبے میان یار کا وصف جو کہتا ہوں اپنے آئینہ مکتار کا جہنم تجھے پروانہ سان اسے شمع و خورشید خشر اشک صاف و چشم خون الگو د عاشق سے مدام ہے دل پر دافع روشن حلقہ کا کل میں بند وصف سلک گوہر و دندان جانان ہو چشم جلوہ دین مجھ سے وہ ہے حیرت زدہ</p>
---	--

<p>یاد نہیں لگتا ہوں رات بھر بستر پہ مین افس کا کل کی پہنکارین پلا پر زہر و مہین وصف جو لکھے بتان سنگدل کے یکقدم یہ کے ماتھا دنگولے اورے دیوانگی وصل کی شب چڑھنے قابو پہ جب وہ سو گئے استخوان تیرہ بختان محبت گراوٹھکے آسمان پر آفتاب تان کا ہووے گا گمان ٹوٹ جائے دشتہ جان او سکا انا ہو جو حشر میں نار جسم سے مین پاؤنگا بجات</p>	<p>سپول سے ہوتا ہے صدمہ میرے دلو خوار کا ڈر کے مارے آب ہو جاتا ہے زہرہ مار کا آمال خامہ پر گمان ہے رشتہ مرز قار کا اسے پری سایہ پڑے جن پر تری دیوار کا دیدہ نکتہ ہے یار اوس دیدہ بیہار کا ہو ہمسائی چو پرخ پر شک زانغ کی منتقا کا گر فلک ناک شعلہ ہو پیا آہ آتش بار کا آمد و رفت نقش ہے آماج نا یار کا نقش ہے دلیر مرے نام احمد فخر کا</p>
---	--

کم نمکدان سے نہیں ختم جگر کشاخ کے
وہ بیان جو رکھتا ہے رخسار بلیغ یار کا

<p>سمجھے گا ہر دید و درمضمون مرے اشعار کا حسن عالم سوز سے کیون خرم من لعل بجا بر ترش نقیبہ سے حاسد نہ بہا گین کس لیے راست گو کی جان کو دلپے ہی کچھ قمار چرخ نشہ دیدار سے واقف ہیں اہن آنگہ کوکست عشق خال رو سے دلبر مین کسے ڈنڈ لکے کان کی بجلی کلکے وصف یہ امکان نہیں دل میں ہے موے میان یار کا ہر دم تھا کیون دل صد چاک سے نالہ کہیں چون بیدار میں ترے عشاق قید کفر و ایمان سے رہا موزیوں کی پامی بوسی میں میرا ہے گزند</p>	<p>جو پہری پہچانے رتبہ گوہر شہوار کا روکنا ممکن نہیں ہے برقی آتشبار کا خاک نامردوں سے ہووے سا مٹا تلو کا حرف حق کھڑا ہوا منصور شایان دار کا جانتا ہے ہی کی کیفیت کو دل مے خوار کا خاک افیونی کو ہووے خوف دہر مار کا کاک سے ہو کام کپ منقار ہو سیتھار کا جانتے ہیں برہمن رتبہ بڑا زمار کا نغمہ سنجی کام ہے منقار ہو سیتھار کا کب ہو اپا بندہ مجنون سبھ اور زمار کا پانوں کے نیچے ہی آجانا برا ہے خار کا</p>
---	--

دیدہ کشاخ سے کیونکر ہو آتش و ان

دور بین رہنا ہے ثابت اختر سیار کا		
<p>چاندنی کا سا اثر ہے مہم کا نور کا تب رتھ ہو وصف اوسکے عارض پر نور کا دیکھتا ہے چشم کو کب سے تماشا دور کا میرے نالوں میں اثر پیدا ہے بانگ صو کا ایسا منہ کالا ہوا محروم شب و بچور کا سہ و مشکین خط سے ہے بڑا کیا کافور کا کیا عجب پھر ہو باطوفان اگر تنہور کا ہے ترے خلخال کی آواز ہمالہ صو کا ہے گمان تیرے ذوق پر ساغر ہنور کا چرخ پر اختر یہ گویا خانہ ہے زہنور کا رنگ اور حبابے گا اے محروم شب و بچور کا</p>	<p>زخم بھرتا ہے مہین تیغ نگہ کے چور کا لہذا آجائے جو غامہ شائع تخیل طور کا دور بین کمیشان سے قلعہ گردون پہ کون ستے ہیں زندے تمام اور مردی زندگی ہوتے ہیں کالے کو سون اور گئے بخت سیہ کو دیکھ کر گر حوشی ہو گئی تیرے خریداروں کے سہ جو ش زہن میں ضبط سے از بسکہ اشک چشم زار کیون نہ شور قیامت تیرے چالو نسے پیا عالم می صاف دکھلا یا عرق نے ساقیا نوش شادی اس سے کب حاصل ہوا جزیش غم گر مقابل ہو سیہ بختی نساخ حنین</p>	
	ہر زمان در زبان نساخ ہر مصرع و ذوق دل نہ اٹکائے کہیں اند بے مقدور کا	
<p>ہوا تر کا نور نوراً مہم کا نور کا ہے یقین دم بند ہو جائیگا بانگ صو کا لہذا اے خورشید رو آیا ہے مضمون دور کا کیا بتاں سنگدل کا سینہ ہے بلور کا ہے دوا در حروفون پر گمان انگور کا ہوں میں دیوانہ کسی کے عارض پر نور کا دل ہمارا بیگیا ساغرے انگور کا اب سیاہی میں ہو دو وہ روغن کافور کا رنگ دیکھا روز روشن میں شب و بچور کا</p>	<p>شعلہ اڑنا دیکھ لے گز زخم کے ناسور کا قبل محشر کھل گیا راز دل پر شور اگر عرش کے پاکون کو دی تشبیہ شمع ساق سے ہے عیان حال دل سنگین صفا کے جوش سے وصف لکھتا ہوں جو اوس مست شراب جن کے مجموعہ سنگ طور سے کرتے ہیں لڑکے شگسار تا کہ چشم مست جانان کے جو رہتی ہے مدام یک قلم لکھتا ہے اوسکے زلف کے مار کا حال وصل میں پوچھا مہ بے مرنے جو حال بچور کا</p>	

بزم صحن حق مینا کا میں مجروح ہوں کھنکشان کو کیوں نہیں تشبیہ شاخ تاکسے اپنا جسم زار شاخ تاک ہے اہمیت ناز چوم کر قاتل نے جو پیر ہے میری خلق پر بلخ ہستی میں منوگا کوئی مجھ سا وروستو	میرے زخموں پر ہو چھا پانیہ منصور کا ہر ستارے پر گمان ہے دائہ انگور کا زخم میں عالم نظر آتا ہے جو انگور کا آب خجہ میں مزا ہے شیرہ انگور کا میرے زخموں نے مذکیما منہ کہی انگور کا
--	---

کیونکہ ناسخ و آتش کے غزلوں کا جواب
ہند تک شہر ہے فکر صائب چھوڑ کا

ہو زمین شہر میں وصف اوس سر پال نور کا فکر و شوق سے بند ہے مضمون چشم جو رکا خط ہمارے عارض پر نور پر کب ہو عیان گریہ بے اختیار اسے ابرہہ سکتا ہلین ظلم ہی ہے خانہ ریادہی ظالم کا سبب صاحب گفتار حق کیونکر منوشت ہو خلق مناک پاسے روشن جانان ہوئے کمال البصر	ہے کتاب آسمانی میں ہی مضمون جو رکا دور بین دکھلاتی ہے نزدیک انسان دور کا آتش ہے دود کی صورت ہے شعلہ طور کا ہے بہت دشوار بہنا بند ہونا سور کا ہو سکتے ہیں آگ سے مظلوم گھر زینور کا حرف حق باعث ہوا ہے شہرہ منصور کا نور آنکھوں کا بڑا دیتا ہے سرمہ طور کا
---	--

موزیوں کے ہاتھ میں دولت رہی ہو محال
لو شتی ہو خلق بہر شہد گھر زینور کا

پوچھو نہ حال گرمی حسن شباب کا طوفان جو دیکھ لے مری چشم پر آپ کا ہو دیکازر دشمن سے منہ آفتاب کا اوس برقی و شکو شوق جو ہے سیر آب کا نکلے اپنے گھر سے وہ مہر و بغیر شام گستاخوں تارے شام سے تاجیج ہجر میں بہیل ہے میرے دیدہ گریبان کا یہ اثر	ہے دو چھپر کو گرم مزاج آفتاب کا دل آب آب شرم سے ہووے سحاب کا گوشہ اولٹ گیا اگر اوسکے نقاب کا گو یا سبب ہے چھلیوں کے اضطراب کا انداز میرے یار میں ہو ہاتھ اب کا اکشب بنیں خیال ان آنکھوں کو خواب کا شک ہے جناب بحر یہ چشم پر آپ کا
---	---

شیطاں کے طرح غیر گریز نہ سن کے ہو
ہر دم جو یار عمدہ شکن کا خیال ہے
اوس مست حسن کی جو پڑھی آنکھ نشہ میں
بے یار میکہ سے پہ گمان نکلے کا ہے
ہے روئے ماہ پاؤں جو اوس شہسوار کا
سوئے دیانہ حسرت ویدار یار سے
ہے جلوہ گر وہ رخ دل بقیاب میں سر

مالوں میں میرے طور سے تیر شہاب کا
دل پر سرے گمان ہے قصر خراب کا
لہریز کیوں شے سے ہو ساغر جاب کا
ہر جامے میں طور سے چشم پر آب کا
لالہ پہ ہے گمان مجھے اوس کے رکاب کا
آیا خیال وصل کی شب کو جو خواب کا
از و زون عت میں ہے گزر آفتاب کا

لکھنؤ غزل اک اور کہ ہر صاحب سخن
مشتاق ہے مرے سخن لاجواب کا

پیر امر کے کفن میں ہوا و سکی نقاب کا
ہوتا ہے آسمان پہ وہو کا جاب کا
اوس رخ سے سینہ داغ ہوا ماہتاب کا
رکھے دیوے منہ پہ شرم سے دھن سحاب کا
ہے شوق نوریوں کو بھی شاید شراب کا
لکھتا ہے حال اس دل سوزان کا سراب کا
دریائے چرخ کا بکشان صورت ننگ کا
اوس ترک تیر زن کا جو ہے عمدہ صغیر کا
اوس مست کی نگاہ جو پرتی ہے ہر گھڑی کا
مستون پہ اترشکار ہے کیفیت جہان کا
گھوڑے پہ اوسکو دیکھتے ہاتھ آتی ہو یہ بات کا
مہرہ دمان مار میں آتا ہے یہ نظیر کا
منہ اوسکا اوس طرف ہو چدر ہودہ ہر دہر کا

مارا ہوا ہون یار کے مترم و حجاب کا
اونی سایہ شگوفہ ہے چشم پر آب کا
وانع جگر سے جل گیا دل آفتاب کا
دیکھے جو برق حال مرے اصغر آب کا
ساغر ہے دور میں جو مدہ و آفتاب کا
میرے قلم میں طور سے سیخ کباب کا
ہوتا ہے ہر ستارے پہ وہو کا جاب کا
جو ہر کے مول بکنے لگا پر عقاب کا
میرے بغل میں دل ہے کہ ساغر شراب کا
جیشید کا ہے جام پیالہ شراب کا
مردم ہے پاؤں یار کا چشم رکاب کا
جوڑے میں اوسکے پہول نہیں ہو کلاب کا
سورج نکلی سے کم نہیں پہول آفتاب کا

نشاخ جو سیکھ لکھاب دہر میں

یارا کسے ہے میری غزل کے جواب کا

گردش میں چرخ پر ہے قدح آفتاب کا
بے غوف غار سے ہے پھپھو لا جباب کا
محتاج آفتاب نہیں ماہ ستاب کا
میکش کو خوش کرے گا برسنا سحاب کا
ہوتا ہے وقت شام زوال آفتاب کا
دیکھا ہے خالی نور سے دیدار جباب کا
روشن نہو دے شب کو چراغ آفتاب کا
مسکن بنا ہے برق کا دامن سحاب کا
مملو نہ ہوشیار اب سے شیشہ جباب کا
ہے چاکیتغ برق سے سینہ سحاب کا
دل میں ہے ماہتاب کے داغ آفتاب کا
جلتا نہیں ہے برق سے دامن سحاب کا
محتاج خطا نہیں ہے ورق آفتاب کا
محتاج موے زور نہیں ہے خضاب کا
ہوتا ہے وقت صبح طلوع آفتاب کا

رہنا بجلبت و درین جام شہاب کا
نرگان سے کچھ تر نہیں چشم پر آب کا
روشن دلون کو تیرہ درون سے غرض نہیں
رورو کے میں ہنسنا دنگا اوس مست حق کو
خطائے گناہ دیا رخ پر نور کا لب و رخ
ہووے صفای قلب سے معذرت نگظف
نکلے نہ گھر سے رات کو وہ ہر دشن کبھی
سے دامن کریم میں روشن دلون کی جا
کیا تکلف تاب رخ یار لائے گا
روشن دلون سے تیرہ درون ہو جگر فکا
خالی نہیں ہیں عشق سے سکان چرخ بھی
تار سفر سے صاحب رحمت کو ڈر نہیں
سب سے کام یار کے رخسار کو نہیں
ریت پسند حسن خداداد کب ہوا
طافی سے مہ رخون کامرے دلین داغ ہی

نسلح کی غزل بہ غزل کون کہہ سکے

کیونکر جواب ہو سخن لا جواب کا

ہے صریح کاک پر شک صورت کی آواز کا
پر وہ گوشش ملک پر وہ بنا ہے ساز کا
کبک بھی پامال ہے اوسکے خرام ناز کا
میرے خاصہ پر گمان ہوتا ہے تیرا ناز کا
نام اوسکے آنکھوں کے آگے نئے اعجاز کا

وصف نکستا ہون جو میں تیرے خرام ناز کا
ریشک نہرہ وہ اثر پہیلا تری آواز کا
ہے اگر ظاؤس و ارمقہ بت طناز کا
سیکڑوں آہوے مضمون کو جو کرتا ہوش کا
اسے میجا خیر ہے کرتا ہے کیا خاموش ہوا

<p>داعیہ سے جسم بچتے ہیں شہر افشان مدام پر لگائے ہیں سرے آہ دل تیا ب نے نوک پیکان سے نہیں کم خارِ بخیر ای پری عقدہ سر بستہ حل ہوتا نہیں مثل دہن ایک گردش میں دکھائیں سیکڑوں نیرنگیان جان جائے گی مری بچران میں کیتی ہے عقل اب و دانے کی نہ لی صبا دگر و نے خبر</p>	<p>مجھ میں عالم کیوں نہو طائوس تشباز کا ہجر میں ہے قصد مرغِ روح کو پرواز کا میں جو دیوانہ ہوا تیرے نگاہ ناز کا حال عالم پر ہے پیمان میرے دل کے راز کا کیا کیوں میں حال چرخِ شہدہ پرواز کا موت ہے انجامِ عشق یار کے آغاز کا روح بیل کو قفس سے قصد ہے پرواز کا</p>
--	--

<p>زمرہ سخی اگر نشاۃ کی سن لے کبھی ہو گرہِ تنہا گے میں بیل شیراز کا</p>	
---	--

<p>کام ہے تیر افکنی اوسکے مکاہ ناز کا اے میسج زور کیا اوس پر چلے اعجاز کا ہے تصورِ روزِ شب تیرے نگاہ ناز کا حرف سارے پھرتے ہیں مقطوع از خود و مین رشتک سے داغ دل سوزان کے جلتا ہوا مدام شومی طالع وہ ہے جاؤں اگر گلشن میں مین اون شکارِ افکن نگاہوں کے جو کھلتا ہوں صفت بہرِ نسکین اب نبجے میرے کد پر جلے رنگ کسکو علم اس بات کا ہے غیر غلامِ العیوب اک بت کا دک بدن کے عشق میں کافر ہوا خط میں حال نالما ہے پر شہرِ رنگوں اگر غم میں اوس طفلِ معنی کے ہوں سرگرمِ فغان مارے گرمی کے کھٹ جانان میں رہ سکتا نہیں چشم مشکین سے کرے عشاق کے دلوں شکار</p>	<p>مرغ دل ہو گا نشاۃ عاشقِ جان باز کا جو کہ کشتہ ہووے اوس چشمِ فنون پرواز کا دل مرا کشتہ ہوا شمشیدہ خانہ ساز کا حال جو کھلتا ہوں چرخِ بصرِ انداز کا رنگ ہے خورشیدِ مین متابِ آتشِ اوز کا نمہ بیل پہ شک ہو چننے کے آواز کا دارے پر حرف کے عالم ہے چشم باز کا کشتہ ہوں زہرہ جبین کے شعلہ آواز کا کسید حل عقدہ ہوا تیرے دین کو راز کا رشتہ زنا رہو رشتہ نگاہ ناز کا ہو کبوتر پر گمان طائوس تشباز کا میرے نالوں پر ہے ٹک داؤد کی آواز کا طاہر رنگِ خاک کو قصد ہے پرواز کا کام وہ صبا دے آہو سے تیرا ناز کا</p>
---	--

<p>حضرت نساخ پڑیے شواہنے و شہانہ کے کوئی تو ہو کا سمجھنے والا اس انداز کا</p>	
<p>کب نشانہ زیب چوکا ہے و تر انداز کا میکدے میں دل کو فوش کرتا ہے نغمہ ساز کا کام ہے افشاے راز اور جان جان غماز کا بیل تصور کو کب قصد ہو پرواز کا رنگ اوڑے پیش قمر متاب آتش باز کا حسن کو کچھ خطرہ نہیں ہے شعلہ آواز کا کلر و کمظون سے ممکن ہے چہنار انداز کا قول کب ہوتا ہے ایو جان معتبر غماز کا کب سنیں وہ ذکر اپنے عاشق جان باز کا کب کوئی حاسد ہو قافل مرے اعجاز کا</p>	<p>دل ہمارا ہے ہفت تیرے نگاہ ناز کا کیون نہو مشتاق عالم چشم کا آواز کا چشم ترے اشک سے ظاہر کیا ہے عشق کو اہل حیرت کو کبھی ہوتا نہیں شوق عسرون ہمسرے ادنی سے اعلیٰ کی کسی صورت نہو صاف باطن سے نہیں اقتادوں کو بھی غوفیم پھیڑتی ہے بلبلے کو راز دل افشا کرے بات پر ہرگز رقیب یادہ گوئے تو بخا شعشع روشن حال پروانہ سے کب ہر مطلع ہوتے ہیں بنیوں کے منکر جو ہیں گراہ ازل</p>
<p>آگے کیا نساخ کے آئے رقیب تیرہ رو زادے سے ممکن نہیں ہے سامنا شہباز کا</p>	
<p>گمان ہو مخمل طوبے پر ابھی سرور لب جو کا متم چشم منو نکر کے بنا پتلا میں جا دو کا زمین شکر و کلماتی ہے جلوہ بانع مینو کا بھین ہو شینج کی تسبیح پر زنا رہند و کا خیال اسکو رہا کرتا ہے اکثر خط و گیسو کا ہمت دشوا ہے معنی سمجھنا بیت ابرو کا تماشا تجھ کو بھی دکھلائے گرا آئینہ زانو کا تری منال ای گل بن گئے ہی غنچہ شہو کا یہ طرہ ہے کہ مارون کو ہوا ہے قصد اسو کا</p>	<p>تصور باندھوں روئے میں اگر بالائے دجھو کا اشارہ چلیے دیکھا ہے ترے چشم سخن گو گو کا رقم سمجھنے کیا ہے نصف جو اس جو رکھو کا اگر مسجد کی جانب ہو کے نکلے وہ بیت کا ترے پیار کی فیض او سیجا کیون نہو دور کا نہر اردن ہو شگافی شاعر کرتے ہو تم لیکن ابھی آئینہ دکھلانے کے قابل حال ہو حال کا چلیے پھول سے ہونٹوں میں لیکر تو تو جو کربن گھر سیدیہ پروا غنچن زلفون کا مطلب ہے</p>

اشارہ ہے کہ چکر آئیو شہبائے تیرہ بین
ہنین لٹناخ دکھانا مجھے بیوہ کیسو کا

شہید بے اجل ہون میں میلے سرود جو کا
اثر دیکھا ہنین لٹناخ نے کچھ شاخ آہو کا
خیال آیا جو بزم میکیشاں میں اوسکے ابرو کا
تصور باندھ کر رویا جو تیرے خال ہندو کا
تیری اکھوں کے دیوانے کے زنا میں گنہگار
وہ بشارت گلشن کیتی کو دیکھتا ہے باران کی
کٹے جاتے ہیں سنکر غیر اثر سینے کا پیر
تہ و بالا نظر آئے جہاں روز قیامت ہو
بارونیک جہاں کو دیکھتے ہے تول لینا پیر
گئے موزون جو مضمون سینے اون اکھوں کو دور
کھڑے جب رقص پر پوتے ہیں کرتے ہیں باپشیر
کر لگا درو شانے میں متھارے سایہ شانہ

ہویدا قاسم تلوبے سے عالم ہے بجا لو کا
طبعیو مرتے دم تک عشق ابرو میں لکھو کا
ہوئی ہر موع می اے مے پرستو نیش بچو کا
پریرو مشکدانہ بن گیا ہر قطرہ آنسو کا
گمان ہر حلقہ رنجیہ پر ہے چشم آہو کا
چمک اوٹھنا ہوتا ہی آستین سے نور بازو کا
غزل میں سینے باندھا ہے جو مضمون تیغ ابرو کا
نیچہ صورت گردن ہے یہ اپنے تنکا لو کا
بناسے دیدہ بیمار ایلہ ترازو کا
گمان ہر شہر پر ہوتا ہے بھگو مار جادو کا
اوٹھنا ہے فلک کو سر پہ ہراک دانہ کھنگرو کا
دیکھا دیو یگا نکس آئینہ آئینہ زانو کا

کلام روکش جو زمار لٹناخ سن پایا
کہ روح ابن و ایل کہتے ہے آنا مجھ کو کا

ہے فط سے بے خطر سیب زرخندان یار گلرو کا
نئے حسن خدا واداسے صنم اسان غیر دیکھا
کوئی رکھتا ہے پروردہ سے بھی چشم امیلیدل
بڑایا حسن و تیار اشک چشم گریان نے
سبک وضعون کی گردن خم ہنین ہوئی کسی صورت
خیال چشم فتان سے ضرر کیا آہ عاشق کو
نمایان ہوئے جانان پر نہو خط سیر گز

خزان کے جو سے ایمن ہے میوہ ہار پتھو کا
ہوا محتاج کب سیاب کا آئینہ زانو کا
کہ نافرہ بیشتر ہوتا ہے باعث مرگ آہو کا
کہ دفنا حسن ہوتا ہے پیراں سرو لب جو کا
کوئی جبکے ہے گر نگین ہندو پلہ ترازو کا
چلے لشبان موسے پر نہ ہر گز زور جادو کا
گزر نکس ہنین سب سے زاہد کھپہ میں ہندو کا

<p>نہیں چلتا کسی قرآن کے آگے زور جاہ و کا</p>	<p>نہایں خط ہوا رخ پر گئی شوخی امن محو کنکے</p>
<p>مقابل آہ ہو سکتی نہیں ہو داغ سبیل کے نہو فتاح ہرگز سامنا افی ہو کا</p>	
<p>حلقہ زنجبیل جھکے حلقہ در ہو گیا جسم میں موجہ ہر اک نظرون میں آدھ ہو گیا پینہ داغ جنون مثل سمندر ہو گیا ہجر کی شب ریشک گلشن اپنا بستہ ہو گیا اشک کا ہر قطرہ مانند سمندر ہو گیا میرے خامہ سے جو نکلا حرف احس ہو گیا داغ سودا اسے پر پر و سر پہ افسر ہو گیا ٹھوکر وں سے چوراؤ کا کانسہ سر ہو گیا آج زیر چرخ نیلے میں سکندر ہو گیا قیدِ قلعے سے دل دیوانہ باہر ہو گیا خامہ مشکین مالدوٹن کبوتر ہو گیا مردم چشم بری بھی جھلکے احس ہو گیا</p>	<p>خانہ زندان سے زاید ہجر میں گھر ہو گیا منکس جیب گیسو پر پیچ دلبہ ہو گیا فصل گل میں ہجر و گشت افغان کا خیال اشک نگین کا شکوہ ہے یہ اوکل ہرین یاد میں ہے چہرہ آتش نشان وقت پیکار حال جو اسکی شہادت کا رقم مینے کیا فصل گل میں تیرے دیوانے کو صحر افسانہ روز و شب جو دیکھتے تھے ناچ اور تیرے چہرے شعر کی جسم و زمین پر ہو گیا قبضہ مرا فصل گل میں اسے پری زنجیر کے گل کو روشن بیقراری کا جو نکلا حال خط میں یار کو تیرے دیوانے کا جو دیکھا ہے داغ آئین</p>
<p>کیون ہو ہو ہو ہوا چاروں طرف نشاخ مسو وصف ہو بکرو عمر عثمان و جیب ہو گیا</p>	
<p>دیدہ سے بین حباب جگر اخر ہو گیا دانہ زنجبیل بھی آنکھوں میں احس ہو گیا دارہ ہر حرف کا خورشید انور ہو گیا داغ سودا ہے ہمارے سر کو تپتہ ہو گیا اشک آنکھوں میں مے درد مکر ہو گیا قد حشم گشتہ ہمارا حلقہ زور ہو گیا</p>	<p>پر تو افکن جیب ترار وے سنور ہو گیا روے آتشناک کا زندان میں جو آیا خیال اپنے دماغوں کے جو کبھی ہر صفت اسی ماہر ہر تے ہیں اطفال کیون دامن کو اپنا شک وہ بیان رہ رہ کر جو آتا ہے لب گلزار کا ہجر میں تیرے سنہری رنگ کو وہ زور دین</p>

<p>دو صل کی شبِ صبح تیر جگر دوز اسے صنم کاٹے کھاتے ہیں روز دیوار یاد زلفِ مین اوہ سرِ اُپاؤں پر ہے جلوہ افروزا بام پر یاد مین اوس جسِ غریبی کے جو مین رو گیا کر دیا موسے میان یار نے ایسا تزار پر تو انگن مین جو اپنے داغِ غم سے تشنیں لوط مین مرغِ ہوش کے پرواز کا کھل چل</p>	<p>مرغِ دل کو نالہ اسے اکبر ہو گیا کام اڑ دے سوا ہر حالتِ در ہو گیا رہروں کو مہرِ عالمِ تابِ اختر ہو گیا دامنِ دریا تک افسکون سے مگر ہو گیا نقشِ پاپے مور رہنے کو مگر ہو گیا جس مین ہر مردم کے بے صف ہو گیا اوترے کو طیارِ مانتہ کیو تر ہو گیا</p>
--	--

<p>بے دیوانہ ہو اوس طفلِ برہنہ کا وقف سنگ کو دکانِ غشاخ کا تر ہو گیا</p>	
--	--

<p>جلوے فرما رات جو وہ جو سپیکر ہو گیا یوسے پر تکرار کرنے کا جو کھانا مینے حال صور سے پر شور ہے نالہ دلِ بیتیاب کا میلِ تیور پر نہ آیا کہتے ہیں جرأت اسے حالِ جسم زار و رنگِ زرد دیوان مین لکھا چاندنی کی سیر کو مکلا جو میرا لالہ رو ہے اگر شورِ فضا مت تیرے چالو ہے پیا آتشِ غم نے جلایا ہے جو مجھ بیتیاب کو یاد مین دانتوں کے جو مکلا تو میری اکبر مین خطا کے اندر حالتِ بیتیابی دل جو کھے جسپ گیا وہ تو ہمالِ حسنِ سیراب کو میں بھی ہے قسمت کی خوبی نے کیا جو حلق سے گذر ہر دم روتی ہو کا جو اپنا رشک جو</p>	<p>رنگِ فردوس برین شاخ کا گھر ہو گیا حرفِ ہر اک کو زہرِ قند نکر ہو گیا آسمان پر گوشِ اسرافیل بھی کر ہو گیا تیغِ قاتل کو نمایان اپنا جو ہر ہو گیا مثلِ شاخِ زعفران ہر نقشِ مسطر ہو گیا پر وہ چشمِ متبرک گل تر ہو گیا نقشِ پاسبے آفتاب روزِ محشر ہو گیا دل مجھے پارے کے کشتے کے برابر ہو گیا دیدہ غولِ بیابانِ چشمِ اختر ہو گیا کاغذِ خط سے ترپ کر حرفِ باہر ہو گیا صدے مین آوازِ ہر شر و صندو بر ہو گیا صدیدِ شہبازِ اجل اپنا کبوتر ہو گیا گھر تر اجبت تھا پردوزِ خستے بدتر ہو گیا</p>
--	---

<p>چرنگی جو آفتابِ دی دلبر پہ نگاہ</p>	
--	--

دیدہ نسخہ اشک صاف سے تر ہو گیا

و یکبار جو زور و خورشید منور ہو گیا
و مشت گردی میں خیال عارض پر نور سے
حلقہ زلف عرق آلودہ کا جو وہ بیان ہے
آفتاب حشر کے مانند پتکے داغ دل
ہر بن موہجیر میں اسے گل دہان زخم ہے
الفت بینی جانان نے کیا ایسا تزار
جلوہ گر میں داغ سودا کی طرح خورشید ماہ
بیہ جنون میں اپنے رنگ زرد کا پیدا اثر
سیر گلشن میں خیال زلف عین فام سے
داغ دل جو یا نسیم کو چہ کا گل سے ہے
عکس داغ تن میں مہر و ماہ تارے چمکے ہیں
سیری شمع زندگی سب بزم سے میں سجدہ گئی
اوس شہ خوبی کی محفل میں ہو جو بار بار
زار جو یاد خط نیست لب زنگین میں چون
کائنات سرگردیے لاکھوں کو ظاہر و جدا
آسے پری تیرے سہرے رنگ کی تاثیر

یا حقہ کا کل دست بیتا کے برابر ہو گیا
اپنا ہر نقش قدم ہر منور ہو گیا
چشمہ خورشید اپنا دیدہ تر ہو گیا
روز و جسم ان پر گمان روز و حشر ہو گیا
تن پہ ہر اک رو نگشت مانند خنجر ہو گیا
غیرت عکس مثلت جسم لاعنہ ہو گیا
گنبد گردن گردیو آنے کا سر ہو گیا
حلقہ زنجیر مثل حاتم زر ہو گیا
موجہ باد بہاری مثل از در ہو گیا
بوے سنبل سے دماغ گل معطر ہو گیا
غیرت چرخ برین جہان میں بہتر ہو گیا
باد صحر سے زیادہ دور ساعت ہو گیا
ساج زرین سے مزین شمع کا سر ہو گیا
بان رگ گل سے زیادہ جسم لاعنہ ہو گیا
چاک سے زاید بیہ دور چرخ اخضر ہو گیا
پورون پر مند بچا چلا خاتم زر ہو گیا

جب لگا یا سرہ یاد چشم جانان کے لیے

سرہ کا دنیا الی نسخہ شہر ہو گیا

اوڑ گیا نور جب میں جو خط غما بیان ہو گیا
منعکس دریا میں جو رخسار جانان ہو گیا
یاد جسم دم دور چشم مست جانان ہو گیا
چار چشمی کا نمود لکھوں کو کیونکر اشیق ہو گیا

مور سے پامال یہ ملک سیلہاں ہو گیا
نعلین ہاں ہی جسم میں خورشید تابان ہو گیا
اگر دشمن کھا کھا کے یہ دل چرخ گردان ہو گیا
وہ صنم انسان عین و عین انسان ہو گیا

<p>یاد میں آتے وہاں ناپید یا اسکے آنکھ جھکی پڑتی ہے جگر وہ ہو جاتا ہے خاک یاد جو اس شعلہ رو کی آتی ہست نگام بکا روئے غمے افشان گلہ رویوں کے جو نہ صوم وصل میں دانتوں کے نیچے آئے وہ یا تو لب اسے پری شاینے جب او بچھین تخی یعنی دانا بہت دل پرداغ میں ابروئے جانان کا خیال فصل گل میں جو گرفتار کا ہوئے منتظر ظلمت زلف سیاہ و نور روئے صاف سے</p>	<p>اب انکب چشم رنگ آب جیوان ہو گیا برق سے زائر تھا رارو سے خندان ہو گیا اشک کا ہر قطرہ غور شید درخشان ہو گیا صفیٰ نہ تو طاس یوان شہستان ہو گیا دار و عمل پریشان اپنا و ندان ہو گیا اپنا یہاں مجھ و عہ خاطر پریشان ہو گیا مثل مار اس گنج کا بچو نگہبان ہو گیا دام کا حلقہ مجھے چشم غزالان ہو گیا اہل یان کا فر اور کافر مسلمان ہو گیا</p>
---	--

اک غل اب اور پڑہ نسخہ بنم شہرین
 خوش ترے شعر دن کو شکر ہر سخندان ہو گیا

<p>مکڑے سپر خوش جنوں میں اپنا دانا ہو گیا جب دو چار بار و کمان سے کوئی انسان ہو گیا عند لب ملک کی جو نمبر پردازی سے پنچہ مہر وید بیضا نہ پوچھیں گے کسی محرم حیران قاتل آئینہ رو کو ویکر رات وہ شمع تجھے جلوہ نما جو ہوا وہ تن بزمین طفل برہمن کا ہے افر پختہ غور شید داغ آتشین سے ماہرو کی دم گلاشت جو اس آئینہ رو تو نظر شور قاتل کی ملاحٹ کا پوا ہنگام قتل ہو گیا ہے آہ سے راز دل پر خون عیان</p>	<p>شکرے یا حق میں پھر تار گریبان ہو گیا زخمی تیز گاہ چشم منتان ہو گیا بند گلشن میں دم مرغ خوش اسکان ہو گیا مثل شمع طور ردشن داغ جب ان ہو گیا چشم عاشق جو ہر تیغ صفا مان ہو گیا رادی ایمن سے روشن تر گستان ہو گیا رشتہ زنا مثل شاخ مرجان ہو گیا مکڑے مکڑے صبح محشر کا گریبان ہو گیا دیدہ و زنگس بزم چشم حیران ہو گیا خشم جو اپنے بدن پر تھا تھکان ہو گیا غنچہ گل باد صبر سے پریشان ہو گیا</p>
---	--

و بعد مہر پتی بین انگلیں اوس بہت سفاکی خود افشان سے چمکا ہے ترا چاد و قن سر سجدہ گوشہ محراب ابرو میں جو ہے	شیخ کا سبزہ چراگا و عنبر الان ہو گیا حسن یوسف سے منور چاہ کنگان ہو گیا ہندو سے خال صنم شاید سلمان ہو گیا
--	--

روز و شب لکھتا ہے جو مضمون جسم داغ دار خامہ تسلیح اب سر چہ راغان ہو گیا	
--	--

جل رہا ہے جو کلیجہ صحر عالم تاب کا حال لکھتا ہوں جو میں اپنے دل بیتاب کا وصف لکھتا ہوں جو تیرے رومے عالم تاب کا میں گریہ میں جو یاد آئے وہ چشم مست نا وصف جو اوس گوہر دریائے خوبی کا لکھتا یا وہ ہے اوس گوہر بیتا سے بحر حسن کی گوشت کر ہو جائیں گے کوہ و بیو تنکے چرخ پر یہہ اور آتے ہی اوس میکش کے میخانیکاز ناگ حالت شبہا سے ہجران تاکہ ہو جائے عین سہر ہر اک پیرو جو ان کا کیوں نہ اقبال ہو دیکھ کے داغ دل روشن جو اسے خورشید ہو دل ہوا خون دیکھ کر دست خانی میں تیرے چار رکن اعظم میں رسول حق میں یہہ	چرخ گیا سایہ مگر داغ دل بیتاب کا قاصدا خطا پر گمان ہے معدن سیما کا دوا مرہ حرفون کا اسے نہ ہا ہے متاب کا اشک خوبی پر ہوا عالم شراب تاب کا دامن ہر حرف پر عالم ہوا گرداب کا ابر کا جھالا ہے پردہ دین ہے خواب کا اس قدر پر شور ہے نالہ دل بیتاب کا بن گیا پانی کا ٹپکا حنم شراب تاب کا خط میں رکھ کر بار کو بیچون کا پر غلاب کا ہے خم شمشیر میں عالم حنم محراب کا ہو گمان عالم کو مہ پر کر مک شتاب کا نشت خار سے شوخ پنجہ بنگیا قصاب کا بندہ کیوں دل سے نمونساخ چار اصحاب کا
--	--

کیا قلم ہوتا ہے کیسیہ دل نسخ کو وہ بیان آتا ہے جو ناخ فرقت اجاب کا	
---	--

سنا سنا جو بون سے کب ہو داغ عالم تاب کا پہل نہیں پاتا بغیر رنگ سخن بار دار انتظار ہی میں ہوئی خواب خیال کھنکھنیں	رنگ پیش مر اور ثاب ہے سدا محتاب کا جمع کرنا ہے زمانے میں مضر اسباب کا چشم اخر میں گذر ہوتا نہیں ہے خواب کا
--	--

<p>جو کہ اعلیٰ مین آئین اسفل سے کیا پونچھے ضرر جو مین روشن دل گوارا کبریا کین احسان غیر رنگ راحت صفحہ سستی پر جمنا ہے نہیں بہرہ و روشن دلون سے ہوتے ہیں گل نیک کیون نہو صافی دلون کو گرم خویون سے گریز گوشہ گیر سے کے سبب یکتا ہوا انسان دہرین</p>	<p>وامن مصر صر چھوٹے مقدور کیا سیلاب کا مہر کا آئینہ کب محتاج ہو سیلاب کا ویدہ بینور کو کیا شوق ہو دسے خواب کا فیض ظلم مین ہے جاری مہر عالم سیلاب کا صحبت آتش سے ہوتا ہے صر سیلاب کا ہو صدف مین گوہر نایاب قطرہ آب کا</p>
<p>عاد ثون سے بیخاطر تساح مین عالی دماغ خوف اہل آسمان کو کب ہو اس سیلاب کا</p>	
<p>کیون نہو تخی مضمون دشمنہ جلاو کا ای برہن مین بتون کا دل ہو کیا فولاد کا ہے گمان میری زبان پر خجہ فولاد کا اپنی بتون مین ہے عالم خانہ بر باد کا نخل ماتم بن گیا جو خشل تھا شمشاد کا واترہ ہر حرف کا کوزہ بنے فنا کا کلک مین اپنی ہے عالم تیشہ زوئاد کا سب سے زاید خلق مین رہتا ہوا دم زاد کا خجہ قاتل عجب آئینہ ہے فولاد کا نقش سہم پر ہوئے عالم کو فنا کا نغم جو ہو جانا ہے لاحق حضرت استاد کا</p>	<p>قید ہستی سے چٹا رتبہ ملا آزاد کا پہچھا اثر ہوتا مین ہے ناز و فریاد کا شعر سنگ بگڑے گڑے دل ہوا حساد کا بنے سرو پانی کے جو کلمہ مین قصوں کی قلم سیر کو کھلا جو گلشن کی طرف وہ سر و قد کیجیے موزون اگر اوس غیرت شیریں کو کھو دڑاے کسی نہی ہوئے زمین سنگ لٹخ خاک کے تلے کو بخشا کیا شرف آستانہ صورت اپنی ہوئی صفا اوس مین آتی ہے نظر میٹھی پوئی گر پٹے تیرا فرس ای شہسوار مدنوں تک شعر کوئی مجھ سے ہو جاتی ہو ترک</p>
<p>میں اسے تسخیر جو نکما ہے ناسخ کا جواب کیون نہ پھر منصف مزاجون سے ہون امان اوکا</p>	
<p>کب پتا پایا کسی نے گلشن شداد کا خوف عتقا کو نہیں ہوتا کیسی صیا کا</p>	<p>گھر مین ملتا ہے مجھ کو اوس تم ایجا اوکا گوشہ گیری سے بچے انسان فریب ہر سے</p>

<p>قید می بند علایق جو نہیں آواز حسین رعب کب موقوف کر سکتا ہے بھلی کی ترسپ مگر اہل دہر سے ایمین عالمے دماغ عاشقوں کی جان شیریں تلخے ہجران نے لی خاکساری سے نہیں بہتر جہان میں کوئی شے غرض قدون کے عشق میں ٹمڑہ نہ ہو ویکا نصیب</p>	<p>حال ہنہ اکسان ہمیشہ عور ماور زاد کا ضبط ناس سے سنو آہ دل ناستاد کا کچھ ہکا کو غم نہیں ہوتا کسی صیاد کا ساری دنیا میں عیان ہے ماحب رافراد کا خلق میں سب سے بڑا تیرہ آدم زاد کا کسے باغ دہر میں دیکھا ہے پھل شمشاد کا</p>
<p>بیخبر قساخ دشمن ہی میں جنگا دل ہر خون طائر رنگ حنا کو غم نہیں صیاد کا</p>	<p></p>
<p>کیا ہے بگینہ مقتل میں مجھ کو مبتلا غم کا بنا مسکن ہمارا خانہ دل حبس کے غم کا سر شوریدہ عاشق پر دیکھے داغ سودا کو مگیر بے حس ہے زندان میں اشک دیدہ پر خون جو وہ رنگ طلانی خاک چھوٹا ہے گلیوں کے سیجا کا ہے عالم گرد لب جان بخش پر تیرے تصور وصل لبر کا یہ کیفیت دکھاتا ہے ہے آہوے حرم چشم سیدہ رخسار پر کعبہ صفائی کے سبب جلوہ نما ساری خدا فی ہے ہلاں عید اضحیٰ لاکہ جان سے ہو گیا قریاں فقط مشتاق ہوں دیدار جانان کا قیامت میں لگایا منہ جسے خوبون نے او سکھو جانے مارا</p>	<p>گمان شیرت تل پر ہوا ماہ محرم کا دو ماہر چاند پر دھوکا عین ماہ محرم کا کسی نے پھول گرد کیا نہیں بے تل ماتم کا مری زنجیر کا حلقہ ہر اک حلقہ ہے خاتم کا مری خاک قدم میں ہے اثر اکسیر اعظم کا گمان ہے خط پشت لب پر مکتس ابن مریم کا کہ ہوتا ہی نہیں ہے خانہ دل میں گذر غم کا نہیں چاہہ بخش دان صنم چشمہ ہے نہ مزم کا رگ دل میں مرے عالم ہے خط سا غر جیم کا جو نفل پائے اسپ برق دم خورشید سا چمکا نوشی ہے مجھ کو حبت کی نہ مجھ کو غم جسم کا لب جان بخش نے طرفہ اثر پیدا کیا جسم کا</p>
<p>کسی پر نہ انیس کے پاکد امان کا کشتہ ہوں اوس کے کا گور پر لاسے کے بدنے پیچہ مریم کا</p>	<p></p>
<p>گداؤں کو ترسے کچھ غم نہیں شاہی عالم کا</p>	<p>کہ مشہور جہان فقہ ہے ابراہیم اوہم کا</p>

<p>نہو مانوس بہرگز گنبد محی رنگون سے تو بیدل ضرر کب ہو عدو کی دشمنی سے پاک و امان کو عجب کیا اگر چہ پائین حضرت انسان سے نہیں نہیں رہتی ہے دولت موزون کو ماتہ میں ہرگز اگر شہرت کی خواہش ہو صفائی قلب حاصل کر نہو کیوں لعل خندان کا تصور میرے اکھوت کو مگر غم بھر کا ہووے گی شادی و صلی حاصل صداوت بارگاہ کو ہے ہمیشہ پاک طینت سے و نور جوش گریہ سے نہوے داغ دل نائل نہو گا دور ہرگز بیچ جسم مار چپان سے تواضع جسکا شیوہ ہے پہونچتا ہو بلند ی کو</p>	<p>حیاں ہے عرش سے تافرش سب پر حال آدم کا ملوث کب کناہوں سے ہوا دامن مریم کا فرشتوں کو کنتھین جھکوا سے حسن لا آدم کا کوئی ممکن ہے رہنا دیوس کے ماتھوین خاتم کا ہوا ہے جام کے باعث سے شہرہ دہرین جیکا لگتہ سے دو بالاحسن ہو جاتا ہے خاتم کا کہ رنگ یکسان نہیں رہتا سدا گدار عالم کا یہودی کب ہو قافل پاک دامانی مریم کا کبھی دہونے سے متا ہے نہیں ہو نقش خاتم کا نہ ٹکے گا کبھی شانے سے بل کیسوی پر ختم کا کہ چشم ہرکا مردم ہے جو قطرہ ہے شبنم کا</p>
---	---

نہیں تسلی کو شاہی کی خواہش صورت ناسخ

ہیہ تاج و تخت ہے روگرداہریم آدم کا

<p>و کملا یا جلوہ سبر سے نے اوس گلزار کا و لکو خیال ہے لب رنگین یار کا کشتہ ہوا عدو سخن آب و ار کا ایسا جلار نہا ہے مجھے جبر یار کا مقتل ہو جو گمان ہوا لالہ نزار کا بہو لاپے میرے دل ہو فرا و صل یار کا مارا ہوا ہون گروشن شہان یار کا شاید اثر نہ بھیجے جگر و اعنار کا مارے ہے ہین سبر خنی دندان یار کے ہو صدم جو بام پہ نوہ خاہ جلوہ گر</p>	<p>شام خزان میں طور ہے صبح بہار کا ہے لعل شب چراغ چراغ اوس دیار کا پہرے خامہ و زبان و ذوالفقار کا خورشید ہے نہوے دل داغ دار کا ہے شک و م حسام پہ باد بہار کا صد مہ ہوا سحر میں جو چمکوفشار کا ہوا سیا یقین ہے پتھر نزار کا طاوس کا جو پر ہوا سبزہ نزار کا ہونے کا لعل سنگ ہمارے نزار کا خورشید پر گمان ہوا پیشہ دار کا</p>
--	--

<p>نیکے جواہر سخت جگر کوئیے مجھے مومے مکر کی یاد میں ایسا تبار ہوں دل میں ہمارے شمع بجلی کی یاد ہے سوئے کے مول بکیتی ہے بڑھتی لڑنی ہوں اوس چراغ طور کے جلو کا سوختہ دندان مار مونی ہے جوڑا دندان مار برسات میں ہے گرہ کی گمان روز و شب مومن وہی ہے جو کہ ہوا پچھن کا دوست</p>	<p>عالم دکھ دیا مجھے منصور و وار کا کھٹکتین نشان در سے جسم زار کا ہے رنگ کھل طور سواد اس دیار کا ایک ہے ای پری جو یہ موسم بہار کا ہر ذرہ آفتاب ہے میرے غبار کا حرفوں کے حلقے پر ہے گمان چشم مار کا پہلا ہے یہ اثر مرے چشمان زار کا کافر ہے وہ عہد جو ہوا چار یار کا</p>
<p>جو شش جنون میں زار جو فساد ہو گیا طوق گھوٹا ہے گریبان کے تار کا</p>	
<p>رنجی نہ سانس لے کہی ابرو سے یار کا اوس نے سوار کو نہیں آرایشوئے کام اشکوں نے قد یار کا رہتہ پڑا دیا جودل بے ہن سنگد لون کو بھی ہن عزیز</p>	<p>پانی نہ مانگے مارا ہوا ذوالفقار کا تمنوں کہی نہ سرو ہو فصل بہار کا دوتا ہے حسن سرو دل بے جوی یار کا ہوتا ہے قلب سنگ میں مسکن شرار کا</p>
<p>انسان کو پہونچی جو نہاتی سے بھی گزند فساد دیر دشمن جانی ہے مار کا</p>	
<p>کیا منہ جو کرے وصف کوئی اوس کے دہان کا حاصل ہے اشاروں میں نرا اطف بیان کا بوس مجھے بجاے جو اوس غنچہ دہان کا اوس چاند سے رخسار کی تعریف بکدین کا ہے دل کو مرے اوس رخ روشن کا قصور پتر مرده سے بے یار مرا غنچہ خاطر بدیل کہی نالان ہو تو گل ہے کہی خندان</p>	<p>کھلتا نہیں عقدہ کہی اس راز نشان کا لیتے ہیں وہ نوک ترہ سے کام زبان کا بیشک ہو ملاو ام سے اس درد نشان کا عالم ہوا بھی صفحہ دیوان پیکتان کا خورشید و نشان ہے چراغ اپنے مکان کا ہے باد بہاری میں اثر باد حشران کا دیکھا ہے سدا رنگ نیابغ جہان کا</p>

<p>لگھائے کی اس خیمہ افلاک میں آتش ہے جس شب وصل دم نزع سے زاید شعلہ کوئی اوٹھا جو مرے سوز نما دکا ہے سور کا پسین سے سوا شور اذان کا</p>	<p>پتھر کے نقشِ خیال آنکھوں کو دھیلے وہ بت نہ کہیں روزِ دلوار سے جہان کا</p>
<p>کیا دیو سے پتا چمکو کوئی اوسکے مکان کا اک بو سے پتہ لیتا نہیں دل کو کوئی محبوب کب دل شکنی صاف دلون کو ہو گوارا + جو راست ہیں کج باز سے بہتے ہیں بہت دور ایک حال پہ ہیں داغ دل عاشق حیران کب بے سرو پا کو بیوی پروا ہے مری</p>	<p>کب عرش پہ ہے دخل فرشتہ بکے گمان کا دنیا میں جس پر یار نہیں جس گران کا دل چاک منو مہر کے جلوے سے کتان کا رشتا ہی نہیں ربط کہیں تیر و گمان کا کیا گشتِ بقدر کو کشکا ہو حسن ان کا سردار نہیں مت اقلہ رنگ روان کا</p>
<p>فساح ہر اکو سیر میں ہواؤں کو ہے کا سودا کس دل کو نہیں شوق گلستانِ جنان کا</p>	
<p>سبند سے یا بعیان ہوتا ہے جلوہ ماہ کا اعتبار اور دل نہیں ہوتا کہیں افواہ کا شعلہ وہ بڑکا ہوا ہے میری شمع آہ کا دہمیان آتا ہے جو مجھ کو اوس بت گمراہ کا عشق ہے اوس طفل کے جو قامت کوتاہ کا آسمان پر شک ہوا ہے تیرے بازی گاہ کا</p>	<p>ہے نمایان زلفون سے نور اوس رخ و سخاہ کا چغندر گل اوس دیان تنک کو کستی سے خلق صورت پروانہ چلتے ہیں فرشتے چرخ پر خود بخود کعبہ سے سوے دیر کھنچ جاتا پھل بوے عطرِ منتہ آتی ہے ہماری آہ سے مہر مہ نے تیرے نقش پا کا جو دھوکا دیا</p>
<p>جمع جو ہوتے ہیں اگر ہر طرف ہواؤں میں لوگ ہے گمان نے غمان پر لٹا ح بیت اللہ کا</p>	
<p>برق سے اے شعلہ روایں ہے خرمن ماہ کا باد صحر سے منو نقصان شمع آہ کا برق سے چلتا نہیں ہے زور ہر گز کلام کا</p>	<p>کیا ضرر آتش نزارِ جن سے ہو عالی جہاد کا راست بازوں کو منو صدمہ ہلا سے دہر سے جل گیا ہے اپنا جسم نزارِ سوزِ عجب نہر سے</p>

عاشقوں کے سر بلالائے ساقی پیکے جام دلکا رتبہ بڑھ گیا ہے اوس صنم کے عشق سے گر مٹیں بوسہ تو دے دشنام ہے اویس مجھے ٹھوکرین کھاتا ہے اوس کو چے مین اپنا جسم لڑا پر دہ دل روی روشن سے ہوا ہے چاک چاک انگوٹوں سے جیسے مین انگٹک سر و سوز پھر مین تیرے کو چے مین برابر مین فقیر و مال دار وان امیری نار ہے عجز فقیر ہے یہاں عکس داغ دل سے ہوتا ہے فروغِ بختیاری	سہر عالم ہے قرآنِ مخوس ہر وہ ماہ کا ہر مکان سے مرتبہ زاید ہے بیت اللہ کا خالی کب سائل پھرا اللہ کے درگاہ کا پایاں ہے نوشتہ نجات خار راہ کا دل کتن کا چاک کر دیتا ہے جلوہ ماہ کا گر میوں مین سر دھو جاتا ہے پانی چاہ کا مرتبہ عشق مین کیسان گدا و شاہ کا رابطہ رہتا بنین ہرگز گدا و شاہ کا نور سے خورشید کے بڑھتا ہے جلوہ ماہ کا
--	---

تنگ دل پر حوصلہ ہرگز نہیں ہوتا کہے
موج زن کب مثل دریا ہو دے پانی چاہ کا

بہوش سن لے جو دیدہ تر کا خوف دل کو ہو چشمِ دلبر کا ہے جنونی شمار سے باہر ظلم انھوں اور مٹھائے یوسف نگھہ یارِ صاعقہ ہے اگر استفاری ہے آئندہ رو کی خط مین لکھو جو حال داغ جگر گردش چشم کا جو ہے سودا میرے نالوں کا کچھ اثر جو نہیں ہجر ساقی مین ہو گیا ہے خون خط مین لکھتا ہوں حالِ شوخ اوسکی غفلت کا حال لکھتا ہے	پانی ہووے جگر سمندر کا باز سے ہوش اورے کبوتر کا سین جھون کو خوف محشر کا ہے برادر کو ڈر برادر کا ابر پردہ ہے دیدہ تر کا حلقہ چشم حلقہ ہے در کا مامہ برستے پر سمندر کا میرے سر کو ہے دور ساعہ کا اے برہمن وہ بت ہے پتھر کا دل پہ عالم ہے کے سانعہ کا کیون و جل جابے پر کبوتر کا ہے رگو خواب تارِ سنسٹر کا
---	--

	وصل میں ہوگا بند بند جدا پہلو سے گروہ دلربا سدا کا	
<p>یہ وہ آئینہ نہیں جہیں گدڑ ہونگ کا کب گدڑ آئینہ خورشید میں ہو رنگ کا جرت ہے رگ سنگ کی نقطہ شرارہ سنگ کا فصل باران میں فلک گو یا ہے میدان کا عقد کھلتا ہی نہیں تیرے دستان سنگ کا کب برنگ بو پتا متا ہے گل کے رنگ کا باندھیں دیوان میں اگر مصروف بان سنگ کا دلو خوش کرتا ہے نعمت مرغ خوش آئین کا فصل گل میں جاوہ ہے گلہار رنگ کا خون آراووں کو کب ہوتا ہی نام رنگ کا یتیم جو ہرہار میں مشکل ہے آنا رنگ کا شوق آہو کیر کو کب ہو اسد سی خاک کا</p>	<p>وہ بیان اس دل کو نہیں خیر خط شکر کا وہ بیان کب ہو قلب روشن کو خط شکر کا وصف جو لکھا بتان سنگ دل کا کقطر تیغ ہے تیغ جہنہ رعد ہے آواز گدڑ کا نقطہ خرمی کہوں یا جو ہر فرد اسے صند بہر گلکشت چمن جاتا ہے جب وہ رنگ کا مثل عقدا و تہوند حکیم یا کوئی یہ حال ذہن سے سکون کے کرتا ہی وہ صبا دو جد خازن گل کہانیاں ہم چلوں کے اور رنگ کا ہمازک دنیا کو بدنامی سے سرگز ڈر نہیں نیک گو ہر کہ نہ صدہ بلا سے دہر سے عیب جو حاسد بمقابل میرے ہو کتا میرے</p>	
	باعث عشق تباہ نسلخ ناسخ کی طرح ہنگیا ہو دل ہمارا آب شرارہ سنگ کا	
<p>جسم حیرا پیر ہے عالم شمع سے فانوس کا قصہ اصحاب کہنت اور حال دقیا فانوس کا شور او بٹھے ہر جناب بحر سے تا فانوس کا سونے کی قیمت سی پر بکتے لکا فانوس کا شوق دریا کو ہی ہر تیرے کنارہ فانوس کا ہر کھفت دست آشیانہ طائر افانوس کا مرغ نامہ یہ ہوتا ہی گمان طائر فانوس کا</p>		<p>حال سوز چہرین پوچھو نہ مجھ بالوس کا برشتا ہی میں اگر دنیا کے کچھ شک ہو دیکھ جہاں گنگا میں نہانے کو جو وہ کافر صنم میرے ترک نوجوان یتیم زن کے عہد میں موت آنکوش اور دہن ای بھر خوبی ہی جتا اوسکی گلیا کی جو چڑیا کا مجھے رہتا ہی نہان خط میں جو اپنے دل پر داغ کا لکھا ہی حال</p>

بات وہ کرتے نہیں اور نالے کرتا ہے پیل ہے وہ دل بیکار جس دل میں ہنودے سو شوق پہننے کے چاکون کے باعث دل بہ ننگ آؤ لگا	تکی خاموشی کے باعث شور ہے ناقوس کا گر ہنودے شمع تو کیا کام ہے فانوس کا رخسہ زردان سے دلگیر دل مجوس کا
---	---

آتشیں دیون سواہی قساخ ناسخ کی طرح گھل گیا ہے یہ بہن میں مجھ بایوس کا	
---	--

کام خون ریزی ہے ہر دم اوسکے تیغ تیز کا اک جہان کشتہ ہے ترک ویدہ خون ریز کا کم نہیں ہے سان کی گردش سے دور چشمست قطرے لائیک سے اے گوہر حیرت سال نالہ دل نے کیا ہنگامہ محشر بیا گرم رفتار می روز وصل کا لکھتا ہے حال پے طرح جو اٹھ آتے ہیں سر شک بو زن اے بت شمشیر زن اپنے گریبان کا ہلال دو دو شمع بزم عاشق عنبہ سارا پنا تیز رفتاری شب وصل کی ہے مجھ عیان پے خرام یار گلو باغ میں حشر آفرین آنکھ اوس ست شراب حسن کی جو ہر گشتی شامیانہ سیف کے سایہ کا ہوئے گور کیا مجھ تیرے عم ہجران میں ای حور شید بہ گھر سے خاک حاصل ہووے ایذا کے سوا کھولنا دشوار ہو جائے گا خطا کا ہے یقین عشق کا دعویٰ ہی ثابت حاجت جنت نہیں ظلم دامان شفیق خلق سے امید ہے	نام پھر اوس ترک نے زندہ کیا چنگیز کا حال عالم میں عیان ناسخ ہے چنگیز کا شک تری آنکھوں کے دوزخوں پر ہے تیغ تیز کا دامن شرکان پہ شک ہے ابر گوہر ریز کا پے شب حیران پہ عالم روز رستا خیز کا توسن کلک روان پر ہے گمان شبنم کا چشم تر ہے گمان تنور طوفان خیز کا کام روز حیرت میں کرتا ہے تیغ تیز کا وہ اثر پھیلا ہے تیرے زلف عنبہ ریز کا حال خسرو پر کھلا تھا خواب میں شبنم کا منہ بیل ہے گویا شور رستا خیز کا ہے جابلوں پر بھی عالم سا غلبہ ریز کا کشتہ ہوں اک ترک کے جو قامت نو خیز کا مہر کو چھوٹے شہرہ آہ آتش خیز کا غیر خوریزی نہیں کچھ کام تیغ تیز کا نامہ پر لکنا ہے مشکل حرف شوق آیت کا کام ہر گل ہاتھ کا کرتا ہے دستاویز کا خوف ہے ناسخ کسکو روز رستا خیز کا
---	---

	<p>مرے جس میں کہ محبتوں اور فساد خیزین نا سخ آوارہ ہے اوس سحر سے آفت خیز کا</p>	
<p>بندگی میری ہے اعداؤ و فاسد سے پیدا خون کے دریا ہوئے اپنے کھ پاس سے پیدا برگ کی جاہلون شہر تھل خند سے پیدا رہا کروں جو کسی جو رلق سے پیدا حرف کے بدلے ہوں خلسے سے تپتا پیدا وجد کا حال ہوا سمع غنا سے پیدا جی میں ہے کیجیے اب ربط خدا سے پیدا سحر ہوئے سخن ہوئے رہا سے پیدا نالہ صور ہو بلبل کے صدا سے پیدا پچ کیا کیا ہوئے گیسوے دوتا سے پیدا ربط ترکیب مضا میں بکا سے پیدا خار صحر میں ہوئے میں جو پیا سے پیدا فلک پر کی ہے پشت دوتا سے پیدا بوئے کا نور ہے دامن صبا سے پیدا اثر زہر ہوا آپ بہت سے پیدا</p>	<p>سکستی آپ کی ہے طرز جفا سے پیدا وان لکی مانتوں میں منہ کا تو بہان سحر میں میں وہ ہوں سوختہ خاک سے میرے جواد کے ہوں میسر مجھے جنت کے مزے دنیا میں تو وہ شیرین ہے کہ وصف لب شیرین میں مرغ لبیل کی طرح بزم میں لوٹے عشق ظلم سننے کا ہوا عشق تباہ میں مشاق چشم جادو کے اگر کیجیے افسون موزوں بانغ میں آئے وہ گل دے قیامت قامت پڑ گئی لاکہ گروہ دہیان میں اوسکے دل پر شعر کے جسر و زمین پر جو سمندر کا گمان مدد اے ابلہ پائے کہ وہ ہو دین سیراب بار خون اوسنے جو انون کے لیو گردن پر آئی ہے زلف کے مارے کی لحد پر ہو کر چوم کر اوس لب مغیرین کو ہوا شادی مرگ</p>	
	<p>سراوٹھائے لیکن سن پائیں جو مردے تسلیح نسم کی تاثیر ہے گھٹ کر وکی صدا سے پیدا</p>	
<p>دل ہے مثل شائہ صفاک پھوڑا سانپ کا مات میں اپنے لیے جاتا ہے کوڑا سانپ کا افسون گر بن گیا طاؤس گھوڑا سانپ کا بچھو دن نے عمر بھر چھپا پنھوڑا سانپ کا</p>		<p>یاد گیسو سے تصویر میں ہے جوٹا سانپ کا کشتہ کا کل کے مرتد کی طرف وہ شمشور منکس کب ہو دل پر داغ پر زلف سیاہ شائے رہتے ہیں سدا زلفون میں اویں بگو</p>

<p>میں ہر مصرع میں باندھا ہوا جو مضمون ہے وصف تیرے زلف کے پینے کے سونو طرح شاعری میری بلا ہے زلفوں کے مضمون سے ہے دل پرداغ سے زلفوں کو تیرے باج دیکھ کر شب مانگ کو تیرے کہا مار سہینہ پورا آجین شام کو زلفیں ترے خورشید</p>	<p>شعر جو میرا ہے گویا ہے وہ جوڑا سانپ کا کوئی مضمون طبع نے میرے چھوڑا سانپ کا پسینہ بندش کے آجاتا ہے جوڑا سانپ کا لڑتا ہے ایک نیوے سے یہ جوڑا سانپ کا صاف مضمون فکر روشن نے یہ جوڑا سانپ کا صبح تک لوٹا کیا سینے یہ جوڑا سانپ کا</p>
---	---

مرگیا نسلخ بھی کہہ کہہ کے ناسخ کی طرح
زہر گیسو کا بہت ہے اور تھوڑا سانپ کا

<p>خون پائے خارجہ صورت کل ہو گیا جب رتم طومار وصف خط و کا کل ہو گیا دام حرص و آرز سے آواز بالکل ہو گیا سام دینے میں جو ساتی کو قتل ہو گیا جب نمایان چشم کو وہ پہنچ کا کل ہو گیا پاؤں کیا رکھا چڑھایا پھول او سننے قبر کالے کے آگے کبھی روشن نہیں ہوتا چرخ یاد ساتی کی جو جھسک آگئے کس میں گرم جولان ہے جو وصف شمسار پاک میں آکھہ گلگشت چمن میں جو بڑی اداس مست کی منطقے کے قصے قضیے کا نتیجہ ہے یہی سونے کی اینٹوں سے میری قبر کی تعمیر ہو عاشقوں کے قتل پر قاتل نے جب ہادی کر جین کر یہ میں حوایا یا دخال زیر زلف جب گیا وہ تو نہال حسن سیر باغ کو</p>	<p>ابنہ شکل جگر افکار مہبل ہو گیا نال غامہ پر گمان تار سنبل ہو گیا جو کہ مست بادہ جام تو کل ہو گیا شور قتل حضرت ناسخ کا قتل ہو گیا رشتہ تار نظر بھی تار سنبل ہو گیا بلبل دل کے لیے گل کشش کا گل ہو گیا جب کھلی کا گل چراغ ہوش بت گل ہو گیا قوتہ ہر کہکشا کا آواز قتل ہو گیا یہہ براق خامہ اپنا رشک و دل ہو گیا دیدہ نرگس پر نگ ساغر بل ہو گیا خوب نامت ساقی دور تسلسل ہو گیا حمد سو میں کشتہ تیغ تھا گل ہو گیا دیدہ مرغ او سکی کشش کا گل ہو گیا قطرہ ہر رشک مثل خم سنبل ہو گیا پنچہ بلبیل سے ٹکڑے دامن گل ہو گیا</p>
---	--

مرتبہ میں تم سے بڑھ کر شور و فزع ہو گیا ہر صفیر و سر و گل قمری و بیل ہو گیا	کشتگان ساقی عیسے نفس زندہ ہوئے قامت و رخسار جاتان کو چین میں دیکھ کر
	کیونکہ اسے انسان پاؤں ثمرہ شکل مراد عشق میں شیوہ مرا صبر و تحمل ہو گیا
عید کا بھی چاند آفتاب مہر مہر ہو گیا شعر کے سحر و زمین پر عالم یم ہو گیا ہاتھ میں خامہ جو تھا اک نعل ماحم ہو گیا صورت غنچہ دل و لکیر پر جسم ہو گیا دایہ جو دل کو لگا وہ نقش خاتم ہو گیا رنک گل اسی عذیبہ صحت شہبم ہو گیا آئینہ میں عکس بھی ایساں جیدم ہو گیا چاندنی سے پر افروز خون کو مرہم ہو گیا سوز و رفت شملہ رونا و نار جہنم ہو گیا شینہ کا سنہ بھی دمان ابن مریم ہو گیا مار زلف خم خم رسی سے بھی کم ہو گیا سر پہ چشم تیان اکیر اعظم ہو گیا	یار ہر و کے نہ ملنے سے عجب غم ہو گیا مندرج جب جہاں چشم پر غم ہو گیا اس قدر شعرون میں موزون قصہ غم ہو گیا کوئی زلف لکیر خان سے ہو کے جو آئی نسیم حشر تک نام و نشان اپنا رہے گا عشق سے بہر گلگشت چین آیا اگر وہ محسوس وہ صفائی حسن نے تیرے کیا حیرت زدہ زخمی تیغ ہلائی ہوں جو اسے رشک تر چلتے ہیں عاشق ترے لیکن سنیں مگر داتا ہے ہی کشان مردہ دل کے تن میں جان بل نکالے وصل کی شب مثل شانہ ہاتھ سے اک کھچر پڑتی ہے مثل طلا ہوتا ہے
	لالی منت مجھ کو ہو گئی میں جو دیکھ سچیتاب شہر کا دفتر مثال زلف برہم ہو گیا
روح تھرائی ہوئی یوں کہ جلاو آیا گر مرا رشک گل و غیرت شمشاد آیا نامہ پہونے کو ہر رنچ چین زانو آیا سینو دیوانو کہ ہنگامہ فریاد آیا وان سے شمشیر لیے ماتہ میں جلاو آیا	جب نظر مجھ کو وہ ترک ستم ایسا دیا بانج میں بیل و قمری سے لڑائی ہو گی زخم اوں گل کو کیا جو دل پر دایہ کا حال فصل گل آتی ہے زنجیر گرہی جانی مارہ سٹوق لیے بیان سے کہو تر جویا

<p>تین لہجے ہوئے سو بار وہ جیلا و آیا دم آخر سے نہ ولدار کو میں یاد آیا</p>	<p>سبز سخی سے شاد منوئی ہو کہ نصیب جاگنی میں بھی نہ آئی مجھے ماسکی اور واسے</p>
<p>سجدا پھر گئی آنکھوں کے تلے قدرت حق نظر اسے بت جو ترا حسن خدا و آیا</p>	<p>کون مہیت کوئی بت پر فن سمجھا مندر وچ ہیں جو مضامین کھائے نگین کے</p>
<p>شیخ سبھا جو ہر دم ویر برہن سبھا اپنے دیوان میں نغمات کا معدن سبھا دل پر داغ کو میں پھولوں کا خرمن سبھا چشم غور شید کو میں چرخہ سوسن سبھا دیدہ کو دل کو نہ اسپر سہی میں دشمن سبھا دامن و منت سیلان کو میں گلشن سبھا جو ہر آئینہ کو غفہ سوسن سبھا دل پر نور کو میں وادی امین سبھا اپنی ہر بیت کو میں خس نہ روشن سبھا خطر ہی سامنے آیا تو میں بھرن سبھا گردن شیشہ کو منصور کی گردن سبھا دوست کو دوست نہ دشمن کو میں دشمن سبھا دل صد چاک کوں ناخ نے چلن سبھا</p>	<p>الفت لالہ رخاں میں یہ گلون کا سہم جو مسی لب کے قصور نے کیا یہ اندھیر آتش عشق حسینان میں مجھے جوتک دیا خار اور آبلہ پانی تو یہ گل کاری کے مسی آلودہ لبوں کا جو پڑا عکس ای گل جلوہ فراسہ ہے جو اس برق تجلی کا جمال وصف جو عارض پر نور بہتان کا لکھا شوق بادی جو رہ کو چہ جانان میں ہو سن کے حق حق کی صدا بادہ کفی میں ساقی تیک و بد کی نہ ہی عشق میں اصلا تمیز جلوہ گرا و سہیں ہے اک پر وہ نشین کی صورت</p>
<p>زلف کے دہیان میں تساج بقول ناخ سعد تیرہ کو میں خس نہ روشن سبھا</p>	<p>وہ بہار حسن اگر نامہ سربان ہو جائیگا گر لکھوں رخسار ان کی صفت اور ماہر و</p>
<p>حال اپنا صورت برک خسر نہ ہو جائیگا ہر ورق دیوان کا مثل کمان ہو جائیگا وصل کی شب بوسے لینے میں عیان ہو جائیگا تیر ساقد کوئی دن رشک کمان ہو جائیگا</p>	<p>راز سربستہ دمان تا پدید یار کا توڑے گا پیر فلک ان نو جوانوں کا غرور</p>

<p>سنبستان ارم ارجان دیوان ہو جائیگا ہے یقین ہر روگشا تن پر زبان ہو جائیگا پردہ چشم متشر مثل کستان ہو جائیگا منگ اسو ویترا سنگ استخان ہو جائیگا</p>	<p>زلفین تیرے لئے آتشاک پر دیکھے اگر وصف بالون کا ترے او موکر منظور ہے چاندنی کی سیر کو نکلا ہے جو وہ ماہر تیرہ نجان محبت چوستے ہیں اسے صفا</p>
<p>وصف سحر چشم جادو میں گنا ہے وہ خوش کوئی دن تسلیخ بھی جادو بیان ہو جائیگا</p>	
<p>سامری تک بھول کر اب محسوس ہوا غیرت چرخ چارم اپنا کاشانہ ہوا مردم چشم قمر تجسیر کا دیوانہ ہوا پیش ازین کب جو تھا از روزن منجانہ ہوا اہلکہ پاؤں میں جو تھا مشک کا دانہ ہوا پہنچہ خورشید روشن خان کاشانہ ہوا آہ برق حسرت میں آدم بھی دانہ ہوا دیدہ پر ہم مرا لبہ زیر پیسانہ ہوا ای صنم تیری جاکیتائی کا انہ ہوا بادہ ہفت کشور ستیرا دیوانہ ہوا نیش عقرب سے سراسنا نیکا دندانہ ہوا</p>	<p>پرفسون وہ چشم جادو فن کا افسانہ ہوا وہ بت خورشید رو اگر جو ہم خانہ ہوا دیکھ کر خال رخ روشن جو دیوانہ ہوا زادہ دن کسل کو عشق چشم بست یاد رہا ایکیا صحرانوردی میں جو زلفون کا خیال وقت تو تین پر تو دوست نگارین سے ترے حسن گندم گون سے کیونکر حرم دل بل بجا ایکیا چشم غمارین کا تصور سامت عازم بست خانہ ہو گا شیخ کعبہ چوڑا کر لے پر یروسکہ داغ خون کے زور سے مانگ تیری جب نکالی اس صد چاک کو</p>
<p>سادہ لوح کے قلم لکے ہیں اوصاف صاف صاف تسلیخ اپنا دیوانہ کاشانہ ہوا</p>	
<p>داع مستاب امتاب ہوا جان مضطر یہ کیا عذاب ہوا کیا زمانے میں انقلاب ہوا شہر اپنا وہ لاجواب ہوا</p>	<p>دن کو وہ مسر جو بے نقاب ہوا وصل میں بھی اد سے حجاب ہوا مجھے چمکے لے وہ غرون سے مہرب ہو گیا مہراں نکت</p>

<p>رخ روشن کی نیاو امین احی شیم گردش چشم منت ساقی سے وصف لکھا جو دیدہ تر کا</p>	<p>قطرہ اشک آفتاب ہوا ساری دینا کو انقلاب ہوا فال خامہ رگ حساب ہوا</p>
<p>و یکسر جوش چشم طوفان ابر خجلت سے آب آب ہوا</p>	
<p>شمع محفل جو کہی وہ مہتابان ہوتا باغ میں سرو قد اپنا جو خرابان ہوتا گیسو سہتے جو ترے اخیے پر کہی دل صد چاک کو رہتا جو تعلق تجھ سے</p>	<p>مطالع نور مرا کلبہ احسان ہوتا سرو آزاد چمن سر گر بیان ہوتا لکھ آبر سے خورشید نمایان ہوتا شانہ گیسو میں ترے پنجہ مر جان ہوتا</p>
<p>عشق ابرو میں ای نساج دکھاتے جو ہر اپنے قبضے میں اگر خنجر بران ہوتا</p>	
<p>مضنون دلیان یار کا باندہ ہے گا کاکل جو آنکھ چاہے یہ دل نادان وہی کرے لکھوں مباحث رخ پر نور کا جو وصف ناوک کا گہر مو اول افکار میں سرے دوہون کی زندگی پہ ہوا بل دل کونار یکتا گہر میں حرف رقم جو کیا ہے وصف دل میں ہمارے جان نہ تنگ لگی ہوا رکھے نہ پاؤں سخت سیلماں پہ نہ ہوا عشاق تیرے پہ سبجئے میں سلطنت نبیوں سے راز کہتے توجہ دل ان عاصی ہو زیر سایہ دامن مصطفیٰ ہو وی غنا و رقص کا کیونکہ نہ بھگوشو</p>	<p>عشق نشا نہ ہونے کا اب میرے تیر کا سلطان عمل میں لاتو کہ کنا و زبر کا حرفوں کا دائرہ سے پیالہ ہو شیر کا خانہ فلک پہ دیکھے جو زاپے تیر کا حال ایک ہے کھد میں امیر و نقیر کا دادار یہ مال و مشال و تعلیم سر کا زندگانی میں وبال ہے رہنا سیر کا کھل جاے جبہ عقدہ نقوش حیر کا کب شوق تھا خلیل کو تاج ہیر کا دنیا میں کسکو علم ہے مافی الضمیر کا جس دم کہ شور شر میں ہو وار کیر کا نساخ بندہ ہون میں سیمع و بصیر کا</p>

<p>خویرین صلیب میں پائیگان شہلخ خلدین مراج ہے شیعہ و بشیر و نذیر کا</p>	<p>میرین سودا ہے جواک آہونی صحرائی کا لطیف سمجھے نہ کہی شعرا میرے جاد بخدا غیر کے ہاتھوں پہ سجا تو ایست قصہ حضرت یوسف ہے نہایت مشہور کنج غم میں شب بھران میں جو رہتا ہوں وصف جواہر و وقرکان و نگہ کا لکھوں گفتگو اوس کے تصور سے کیا کرتا ہوں شعر روشن کا سمجھتے ہیں شناسا رتبہ روز مثل گل خورشید بینچ میں اوسکو سن کے آواز غنایار کے مروی ہوئے چاک کی طرح بوگر و دشمنین رہا کرتا ہوں حقہ پینے میں نکلتی ہے صدائی نگین</p>	<p>ایکون کو شوق ہوا باد یہ سپہ جانی کا رتبہ کیا گنگ کو معلوم ہو گویائی کا معتبر قول نہو دے کہی سودائی کا بھائی کو خوف جان میں ہر سدا چائی کا دہیان آتا ہے مجھے گور کی تنہائی کا صفیہ دیوان کا ہاوی میدان صفائی کا شب بھران میں بینچ غم مجھے تنہائی کا دیدہ ویر جانتے ہیں مرتبہ بینائی کا مشتہی جو کہ ہوا اوس میر جانی کا کام داؤد بھی کرستہ میں سیجائی کا چرخ بھی کاسہ سر ہے کسی سودائی کا تری منال پہ شکستہ مجھے شنائی کا</p>
<p>جان نسلخ نکلتی ہے بقول آباد اسے میجھائی میں موقع ہے میجھائی کا</p>	<p>اوس سے جو موزون قصہ غم ہو گیا آیا جو ذکر حبیب روز وصل میں عالم کا روشن حال ہے مستی میں بیان بیل نے پائی جان تازہ باغ میں بے تیرے ساقی خمدہ ہے عکدہ لکھی جو تیری شان اعظم کی صفت دیکھا جو بزم غیر میں گاتے اوسے</p>	<p>خامہ مرا ماہ محرم ہو گیا شادی کے بے دل کو اک غم ہو گیا دل اپنا مثل ساغر بسم ہو گیا عجسہ دیان ابن مریم ہو گیا ساغر کا حلقہ چشم پر غم ہو گیا ہر شعب اپنا اسم اعظم ہو گیا ہر تال میری جان کو سم ہو گیا</p>

موزون ہوا جو ماچر اسے چشم تر فسلح کا دیوان آب یم ہو گیا	کام کیا چشمہ خورشید میں ہے پانی کا عام تھا شعی سے مشہور ہوا پانی کا حل کسی سے نہو مطلب خط پیشانی کا اکتش طور کو کچھ خوف نہیں پانی کا	پاک فوجی سے رخ روشن ہو میرے پانی کا شہرہ خامیہ کا ہوا صفیہ پر دیوان سے نہیں کہتا کہنے لقتہیر کا لکھا خافل دماغ سوزان کو نہیں اشیاء روانہ خطہ
سلے پری کیون منو پر باد غبار فسلح حال سب پر ہے حیان تخت سلیمانی کا	ہے پروں میں او سکے عالم سبزہ پامال کا چاہیے میرے کفن میں ہووے کپڑا چال کا چشم حیران ہے جو اسے صیاد حلقہ چال کا اوسکے کا کل نے ہر نایار تہہ رنگے خال کا بوجہ کو تپا ہے کل سے بہت کم شال کا خوف سکان خلک کو کسب ہوا ہو سچال کا زور کیا چسپی کسنگے چل سکے دجال کا منطسوں کو رنج و تپا ہے دیوان کسناں کا	ایک جو اسے ماہر و عاشق ہے تیری چال کا ایک سر و گلشن خوبی سے مارا ہے مجھے زلف کس آئینہ رو سے ہو گئی پر تو تن گن بند و ن کے پسے ہو قدرت کی بڑھگئی ہیں فقیہ آزاد غنم اور زیر بار غم امیر ماذات دہر سے ایمین رہیں عالی دماغ کوچہ جاناں سے بھکو دیکھ کر سبھا گار قیہ سیم و زر کے فیکنے سے کیوں نہو گلین فقیر
غسل دینے کو بڑی کافی چشم گرہاں بعد مرگ غم نہیں فسلح کو غنیمت کچھ غسال کا	حرف کا دائرہ گویا ہے سبزل گل چین کا شہر باز اہل پر ہے مرے یالین کا عطیہ عطار نہ کہنچو اسے گل قالیں کا سر دیوانہ تو محتاج نہیں یالین کا کبیر سن لے جو کلام اوسکے لب شیرین کا	وصف کہتا ہوں جو اوس گل کے رخ رنگین کا ہجسہ میں خواب مجھے مرگ سے بھی آزاد ہے کام کیا آئینہ کو خطوطی احیران سے رہا خواب کا کسکو ہوا ترک علائق میں خیال کرے مشرق و مشرق سب کے شرط و بنات

پیش خورشید نہ نور عیان پر دین کا	زور سے روشن سے ترے رنگ جینو کا اور
دراغ کے وصف میں تسلیح بقول ناخ ہینن قرطاس یہ ماسن ہے کسی گنجین کا	
ہر صاب جب آگ انکھو تر ہو جاینگا مطلع خورشید محشر اپنا گھر ہو جاینگا پار دل کے نالہ مر رہا ہے ہو جاینگا نفا مکمل آئے گا جب رشک تر ہو جاینگا رشتہ زنا مر تار نقشہ ہو جاینگا ہر سخن میں اپنے سببی کا اثر ہو جاینگا طائر سیاب مرغ نامہ ہو جاینگا	ویرہ مست او سکا عکس انگن گھر ہو جاینگا اس طرف اوس صروش کا جب گھر ہو جاینگا بانگہ دے کر وصل کی شب کو تو مانند ستان باعث طفلی سے رخ او سکا ہے رشک آفتاب انتظار می یوں ہے اوس بلند و پسر کی گھر یتیم ابرو سے صنم کو وصل میں گر چوم لوں حالت بیتابی دل جب کروں خط میں رقم
	یوں ہی انی تسلیح کر او سکا قصور بگیا یار کا موسے کمر تار نقشہ ہو جائے گا
زبان خام یہ عالم ہوا استقرار بیل کا سینین ہوتا کہنی تھامنے سے سید لال کا گل نہو ک طرح ثابت مستند و در و تسلسل کا خام خوش تر ہو رہے شک ز قمار دل کا ہولے ہو رہے ہیں جہاں کشش کے گل کا کہ زخمی ہوں میں اک سزا کی قلع قفا قفل کا	کیا جو فصل گل میں وصف موزوں رقم کو گل کا کسی صورت میں جاتی کجی تیر درد و فون کے مہین گروش سے فرصت جھکو ویر رخ گراں ہوا ہے شہسوار لاتی کے عشق میں جولان لگا رہتا ہے جو شکل حنا قد موٹے اوی قاتل لگا کاٹنے کے اے جراح تو سوئی کے تاروں کے
	نہاں جو ہوا ہے حال خسار محتاط یقین ہوتا ہوا ہی فساد جھکو تھم سبیل کا
کہ خوش کرتا ہے زکوٰۃ تیرا پیراع بسمل کا ہمارے کا دکھ ہو گیا ہے تیرے محسن کا ہماری آنکھوں کا شعلہ ہے تیرا ناہ کاں کا	نہ لوٹے کس طرح مقتل میں گشت تیغ قاتل کا ز بس سنتی ہیں اکثر وصف اوس ملی شامل کا ز بس بد نظریوں سے میں تیرے زور و تاباں کا

<p>نکاح تک شہرہ جو پونہ پانچ سو پر فرور کا تیرے محبت سر و قد و منکے گلہ کیہ لہو کی ہر شاہ ہے چشم مست ساقی کا قصہ ز بعد مردن بھی مکملہ گیر عاشق دیوانہ کے ہوشم ہرین قتل نرشتون کا غور اسکا کچھ پہل نہیں سکتا عجب کیا اگر دل سیدیا دیکھے اوسکے جلتون</p>	<p>مہ و غور شیدین عالم ہوا کشلول سائل کا کہ شکل طوق فرتے ہے جو مالہ ماہ کامل کا شراب سرخ سے لہریہ ہو کا سہ مری گل کا گمان ہے جو ہر شہر بران پر سلسل کا کہ روشن ہے جہان مین حال سب پر جاہ بابل کا گلے مین چاہیے اسے مو منہ بہنا حامل کا</p>
<p>حق سے ہو دیکھا سر عاشق و لیکر جدا تیرا عاشق مہو سچے بت ہے پیر جدا زیست بھول کو رہے یا تو کہ ارجی سر مرا شعلہ زبانی میری کٹواگی وقت پر صاحب ہر نہ سے نامہ کا سچہ پانی تہی کیسی جلالت کہ بڑی مشکل سے</p>	<p>نہوشی تہان کا مین جہاں لساخ کشتہ ہون صد اہر گز بہین و تہا پھیا بھی مری گل کا سر مجھ پر مہو بدن سے پو تغیر جدا وامین شمع سے ہوتا بہین گلگیر جدا مرگ تک پہنچ زنون سے نہوشیر جدا کوسے محفل مین سر شمع کو گلگیر جدا جنگ مین میان سے ہو جاتی ہوشیر جدا ہریم خمین ہوئی اب سہ تری نقشہ جدا</p>
<p>منہ دے بتلائی خال عاشق چشم میگاہ کا جو بدگوہ مین اونسے کیا خطر عالی زفا مہو شکست شیشہ دل سے مین شمشیر کا بنایا تختہ لالہ کریبان اور دامان کو</p>	<p>نصنڈی آنکھوں کو کرے یہ دہ رلا و نساخ اڑا وہ بد امر کی تاشیر جدا دل می خوار کو ہونا بہین ہے شوق امین کا کہ ایمن سنگ سوا میکشوشیشہ ہر گردو کا پیرا بشاش ایللی لہر جو تورا کا سہ مجنون کا یہ ازنی سا گوسفہ ہے ہمارے چشم پر خون کا</p>
<p>بہین چلتی لبون سے کچھ قسم نساہی اون آنکھوں کی بڑا ہوتا ہے بڑل فرق اعجاز اور اخون کا دل لب سے نہوا پنا دل تیا ب جدا</p>	<p>بہین چلتی لبون سے کچھ قسم نساہی اون آنکھوں کی بڑا ہوتا ہے بڑل فرق اعجاز اور اخون کا ہر یہ مشکل کہ ہوشم ہرین سے سیاہ جدا</p>

<p>عقل کو تپتی ہے انسان سے محراب جدا راست تویہ سے کہ زلفون سے نہوتا جدا کو محی ہوتا بھی ہوا داغ رخ حجاب جدا نہو گرداب سے خار و خش کو گرداب جدا</p>	<p>یاد چشم سنیہ مست نے سر مست کیا تیرہ و تار و کون سے نہیں جاتی ہے کچی عشق میرے دل روشن سے کہی دور نہو کیون نہو گردش گردون سے بمانی مشکل</p>
<p>نہو نساح کہی جو ہر ذاتے زائل اصل سے کر نہیں کتا ہو کوئی آج جدا</p>	
<p>آشیانہ سین عالم میں عیان عنقا کا حال ہر شخص پہ روشن ہے یہ بیضا کا حال کیساں نہیں پتا جسم و دنیا کا نظر آنا نہیں سایہ سہی کین عنقا کا</p>	<p>وصف دیوان میں نہیں اوس دہن ریا کا بات کے گل سے بخل چرخ بہ بین شمس و قمر کہی خندان میں گل اسین کہی گریان بیل بات کیا آئے بھلا اوسکے کر کا مضمون</p>
<p>کسکو اککار ہوا ذات خدا سے نساح کون فاکل نہیں عالم میں بت یکتا کا</p>	
<p>کیا برہمن کے بدن سے ہوئی تارا سبز ہے پھول سے جبکہ کہ نہو غا جدا</p>	<p>ہم نفل ہو کے نہو اوس سے تارا صحبت نیک میں جبکہ پائیں مہر میں پرا</p>
<p>حرف کے بدلے شر ہو یہ قلم سے پیدا بیسے لارے کے ہوں تہج کے ٹھسے پیدا کیا ہی گرمی ہے تری تہج روم و سردا ہے خطا پشت لب لعل حاتم سے پیدا لیکا کم بود گیکے عاشق تہج سے پیدا حال عالم جو ہوا سا غریم سے پیدا</p>	<p>یہہ اثر ہو صفت روی صدم سے پیدا جو کہ رشتا ہے ترا نام محمد پرا و سکی بعد مردن بھی شہید وں کو بدن گرم پیدا دلپہ نقش خط یا قوت رقم خوان پیدا اک جہان گو کہ ہوا ہی مر قاشد الی جلوہ گر ساری خدا الی ہے دل صافی میں</p>
<p>پنچہ شل ہو گیا حاجت رہا محتاج کا</p>	<p>کہو تاسے زلف کی عقدہ و نکو شانہ عاج کا</p>

<p>کیا عجب گراستخوان گھل جائیں گریہ سے سر ناوک غم سے ہیں دل افکار جو خاموش ہیں واہ وا دست خدائی کا عجب نیرنگ ہے حق تو یہ ہے اسکی کھٹائی کا مین کشتہ ہوا جنتی ہی جنتی وہ جو کہ ہے اسکا مقر دیدہ ترکو نہیں تخریر سرمد کا خیال</p>	<p>آب سے مشکل نہیں ہے زخم ہونا عالج کا تیرون سے چلنے نظر آیا جسک آماج کا یہ بچہ مر جان ہوا ہاتھوں میں خزانہ عالج کا زخم دل پر ہووے چھٹا پٹہ علاج کا دوزخی ہے دوزخی منکر ہے جو معراج کا چشمہ زرمزم پہ گویا قافلہ ہر علاج کا</p>
--	---

کب ملے بوسہ دیان تنک کا نسخ کو
 تنک ل ہوتا سین حاجت روا محتاج کا

ہو دماغ آج اسی نسخ غلک پر اپنا
 بال عقدا کا ہے سایہ تن لاغرا اپنا
 ہجر میں دامن دریا ہوا بستر اپنا
 نہ کھلا خنجر خون خوار پہ جو ہر اپنا
 طائر قبلہ بنا ہووے کیو تر اپنا
 تھو کرین کھاسے گا ہر شخص کی اب ہر اپنا
 ہو گیا غیرت عقدا تن لاغرا اپنا

وصل میں بر میں جو ہے وہ نہ اوز اپنا
 ہون میں یاد کمر یار میں وہ دراز بخت
 دیدہ زار جو مصروف بکا میں ہر دم
 قتل مجھ کو نہ کیا اوس بت سفاک تو نہ
 یہ کمر دیا اوسکو رقم حالت تہذیبی ل
 رفص جانان کے نقویں جو دم کھلا
 عکس ہے صفحہ بستے پہ ہمارا معدوم

برج حوت ای یار می کا آگینا ہو گیا
 داغ دل پنا سیلان کا نگینا ہو گیا
 خاک میں مدفون قارون کا خزینا ہو گیا

پڑ گیا جو یکبشی مین کان کی مچھلے کا عکس
 دیکھ کر اوسکو ہوا ہے رام وہ رشک پہ ی
 دولت دنیا پہ کب لازم ہے انسانک غرور

رہ کیا نسخ کا آغوش خالی یار سے
 عید کا بھی چاند خالی کا مہینا ہو گیا

جب کہ یہکا دیدہ نازک نکلن یاد آگیا
 وقت مردن گروہ گپ ہو وہین یاد آگیا

ہو گیا چین چین دل سینے میں جیتی کی طرح
 سپے یقین اپنی بے گئی گور سہی تازہ بیکہ رنگ

حضرت وحشت کا جب مہک کو سخن یاد آگیا	ٹکڑے ٹکڑے ناسخ و اقتس کے دیوان کو کیا
دل بیدار و اعتراف ہوا	یاد آئے جو دایہ چھپک رنج
پارساتون آسمان کے اپنا ملا لگا گیا وروسا چہرہ جو تھا آکے وہ ملا ہو گیا صفحہ قرطاس دیوان مرگ چلا ہو گیا	یاد و سحران میں جو آیا پار کا تہ بلند دایہ چھپک نے لگا یاد داغ حسن یارین وصف جو آہوے جلانکے ہوئے ہیں مندرج
شوق کسکو نہیں یوسف کی خریداری کا نقشہ انگہوں میں پھر گور کی انہ پاری کا خوف ہوتا نہیں عشقا کو گرفتاری کا سادہ دیوان میں نہیں نام وفاداری کا تعجب کیا ہے چڑھنا تیغ کی منہ پر سیاہی کا کہ زائل ہو رہا ہے چراغ صبح گاہی کا دل زار دین میں ہوتا ہے مکان یاد الہی کا	عشق عالم کو ہے اوس شاہد بازار کیا ہیساں آیا جو مجھے اپنی سیمہ کاری کا گوشت گیر دن پر پڑیں دام و ترسے کیا چ آب پر نقش ٹھہرتا نہیں فسلخ کبھی ہے الفت و لگو اپنے جنبش ابرو توکل طلپش داغ جل کی گم ہوئی ایام پیری میں تصور اوس معتم کا جاگزین ہے پیرستین
رات شمع محفل اغیار وہ جانا تھا اجتماع شیشہ و می ساغر و چاند تھا	کیوں نہ بنتا دل مرا پروانہ سو و گدار ساتی جوش نہ تھا شب زہد اپنی ہریم
گور ہوتا ہے بجا یعقوب کا ایک عالم ہے سدا مجاہد کا نام پھر روشن ہوا دیوب کا	وہ یوسف سا جو ہو نور نظر عمر پھر کیوں کر نہ دیوانہ زہد ہے چراغ مرقہ فسلخ صبر
آشنائی لب جانان سخن ناز و ناز لال گلشن میں ہر اک مرغ خوش آواز اک روشن گشتا بہت و شوہر آفاق ابن ہلک تنک سو کیو لگ کر نہ رہا بات و تہا ہے سیاح کو تکلیف چلندرات کا	حسرت آتی ہے کہ لب اپنی ہے بگائے اڑتے اڑتے جو خیر سن لی مرغ نالوکی گاہ جاگاہ گرمی دن کبھی برسات کا گفتگو اس میں ہے یہ عقدہ نہیں تامل تو مگر ناسخ ادسکی رافت ہو نہر گاہ

وصف گیسو میں ہر اک سطر کو سنیل سنہا	وصف رخسار میں ہر حرف کو میں گل بہا
قلقل شیشہ کو میں نالہ بیلل سبھا	میکشتی میں جو ہے اس رخ گلنگ کی یاد
عاشقوں پر لشکر تصویر کاہ ہو کا ہوا	لکھتے ہیں تلوار میں فصل میں کھڑی ہو
نوجوانو تم پچھو سرخ پیہر کا وہو کا ہوا	لطفت کے پردے میں کرتے ہو ستم عشاق کو
ہر لب جہان میں تشنہ ہے آب حیات کا	کیون ہونہ ہو کے لب جان بخش کا خیال
ضبط نفس نے تو اسے رشتہ حیات کا	آنا جو اسے بند کیا میب ہی جان لگی
مشہور و ہر حال ہے اصحاب فیل کا	شوق شکست کعبہ دل تو مگر حسنم
طالب ہو خضر سنگ نشان کا نہ میل کا	کب میں ہوں راہ عشق میں محتاج رہے
لقمہ شہر سنگ ہوا لبک در ی کا	پامال ہے چالوں سے تری یہ دل ہوان
تن مرا مرقد میں طعمہ ہو کا ما رہو کا	زلف و خط پارتے مارا ہے دیکر حجاب
وصل جنت سے ہے ترخانہ ہماری گور کا	خاکساری رہنا ہے منزل عالی ہوے
نارے آگاہ دل کو یا عصا ہے کوز کا	عشق پوچھا یگا مہم کو چہ مشوق میں
بے عصا ہے سخت مشکل راہ چلنا کوز کا	کوئے جانان سے بغیراہ کب نکلتے قریب
دیکھ لینا مہر جتنے کا ستارا ہو گیا	گر مرے نور مجھ کا نظارہ ہو گیا
دل ہمارا سخت مثل سنگ خارا ہو گیا	وہ بتان سنگدل کی ہے محبت پر اثر
ہمارے آبرو اسے پردہ یا چشم تر کہنا	گھٹا چھائی ہوئی ہے فصل باہان پر نظر لکنا
ہو زبان خار مانت سمندر زیر پا	میں وہ ہوں آتش قدم صحائف دی جان
میرے مرقد کا جو آسے شک مر مر نہ پیا	ہے یقین یا قوت کو ڈالے گی تاثیر حنا
نصو جب کیا شعلہ فشان دست خانی کا	یہ بیضا کا ہنمون ثابہ آیا میرے ارموی
کہ طالب طائر رشتہ بیا ہو وے ربانی کا	ہوا و ام نفس سے مرغ جان کو شوق آراوی
پدہ کور کی و و لایا	خاک کوئے صنم اڈھٹا لایا
حکم شانہ جو حق بجا لایا	جان دے دیا ہو اسے کامل میں
شکل ہے سخت یہ کہ مٹے نقش سنگ کا	کیا دور داغ عشق بتان میرے دل سے ہو

ہو گیا گرد و گداز سے مکدر ہر دل
 جھپٹے و پرچہ گردان سے یہ روشن ہو گیا
 یاد آئے جو گیسوی سینہ خام کسی کا
 دل سیارہ کو در چشم منو بساڑے کیا
 اوسکی چشم نیم واکے یاد جو آئی مجھے
 ہوئی ہے بزم عشرت بزم ماتم رقص سے تیرے
 سحر تک جو نہ آیا شب کا وعدہ کر کے وہ ہر
 نہ بعد مرگ بھی ماتمہ آئی اوسکی پابوسی
 ویکھ کر خط یار ہوں معنوم
 مثل آئینہ اگر تجھے مقابل ہوتا
 سخت جانی ہے مری باعث تھی جو ہنگام

وگر جس بزم میں اس خاک بسر کا نخل
 دیکھیں کیا کر دشن دوی منہ راحت و آرام
 سو جائے وہیں بخت سرشام کسی کا
 زور چلتا نہیں تشرآن پہ کسی جادو کا
 مثل مرغ نیم بمل رات بھر ٹوٹا کیا
 ہزاروں کا تری شو کو یہ دم ایجان جان کیا
 تر پنا لوٹنا سر پٹینا اور تلملانا تھا
 کہی نہ گور پہ اپنی وہ خوش خرام آیا
 دل نہ خوش ہو حشران میں گل چین کا
 آج آئینہ زانو مسہ کامل ہوتا
 خنجر قاتل فری گردن پہ آرا ہو گیا

نسخہ کے اعجاز کے قائل نہیں حاسد
 کچھ شک نہیں شیطان سے عیسیٰ نہیں ہوتا

ملع

تھل بوسما و پیہم کھے نہ شام وصال اصلا
 فروغ داغ دل غریبان پر نور سودا و زلف بی
 شب ملاقات بار جانی پیہ چلی ساغفہ درمکان
 کشان کشان اشتیاق خنجر گلے میں لایا تری
 فروغ ہے انکس سے داغ سینہ ہر برق خرمین
 نہیں ہے صحت کا ایسا مکان کہ ہو یہ ایک چشم جان
 کمال انوار و روشن بلکہ کو کرتا ہے دو دکھن
 ہتھاری برق نگاہ جانی ہوئی ہو تیج جان تنائی
 نمونہ کر بلا ہے وہ گوہر جویا یا چشم و ابرو

لطیف دل نغم عطف تو ردت و جنبہ
 کشمش جن کبوق مزین کبد روضہ اذنب
 لعا نفسی لعا نفسی فان شرح الشباب
 مددت کفی و کسبت ادری ابازل ما سلت
 قلت ذلخلة حشا امک لظ الشوق منك
 من استحب الراس مینا لقاہ الدہر ما لولا
 ضلال قلب ضیاء عینہ و من سببہ الدہی
 ملک ملک القلوب طر اہم ہفتاد تحت خلہ
 تطاوت حوالہ رؤس کا تھا السیور

اللسان

اللسان

اللسان

اللسان

اللسان

ہمیں تو نساج ہے ہی تم کہ وہ پری چہرہ جان عالم میرے کھل پٹی فنی اذا قمتی الخلیط ملکہ	
کنم چو دامن صد چاک خود دامان صحرارا دماغ جان معنبری کند عشاق شیدا را کشم در شبکہ فکر سہمی غولیش غفارا چہ شد تحت فریدون کاخ کسری افسرارا	رمانی از سلاسل گردند دست چون پارا خوشا آن دم کہ آید ضیا از کوچہ زلفش اگر گویم حدیثے زان و مان تا پدید او کجا آئینہ یسکندری کو جام چشیدی
اثر کردہ است آہ پر شرم در دل سنگش کہ اخگر راست ای نساج جاوہر سینه خارا	
در خلق فترتیم زوالید بیضا با نور تخی است وصالید بیضا بندیم چہ مضمون بخیالید بیضا در نسخہ سودائی خالیید بیضا ہر خط کف است ہلالید بیضا	بنماید اگر و ت جمالید بیضا ایمنہ مقابل بنود شمع رخت بجز وصف رخ خوب توانا و غلہ دل بنوشت فلاطون فلک دانہ آسم ہر ناخوش او بد ز ترن ترن و غمت
نساج بوصف رخ آن نور مجسم ہر شعر عیان کرد جمالید بیضا	
ای خال رخت چشم و چراغید بیضا	بینی تو تحلیلست ز بارغید بیضا
ردیف ہے ایجد	
بدرسان گھٹیا تو قیر شعاع آفتاب قتل پر ہے کہم شمشیر شعاع آفتاب کر تہمین ہندو جو تو قیر شعاع آفتاب ہے عیان شعرون سے تاثیر شعاع آفتاب پار دل کے کیون نہ تو قیر شعاع آفتاب	رخ کے ہمسرہ جو تنویر شعاع آفتاب روی قاتل سے ہے تو قیر شعاع آفتاب کیا رخ بت سے ہے تنویر شعاع آفتاب وصف داغ دل ہے تنویر شعاع آفتاب عکس مرگان جب رخ روشن پہ آجای نظم

<p>اوس کفر و دشمن کی آفتی میں کھیرن مجھ کو یاد عکس کا کل عارض روشن پر تیرے دیکھ کر یاد اسی نور مجسم سبزہ خط کی سنیں دیکھ لے کر سینہ سوزان پہ عکس لطف یار روزِ نون سے گھر میں اوس خورشید کو ہار یار دل ہوا دیوانہ روزے منور چاہیے چشمِ پردے کیا تجھے دیکھا تھا چشمِ صر نے بوٹیاں بن جاتی ہیں اک یہ اسکے فیض سے زلف و روی یار کا جوش جنون میں حیرتِ خیال اپنے دامن کو بنادیتی ہے معدنِ لال کا خلق کے دل کو جلا دیتا ہے حسنِ شعلہ رو</p>	<p>جب نظر آتی ہے تحسیرِ شعاع آفتاب دل ہوا پابند زنجیرِ شعاع آفتاب کھپ گئی ہے دل میں تحسیرِ شعاع آفتاب کھائی سج و تاب زنجیرِ شعاع آفتاب اندون چمکی ہے نقدِ شیرِ شعاع آفتاب ہو گلے میں میرے زنجیرِ شعاع آفتاب دبدم لگتے ہیں جوتیرِ شعاع آفتاب کیسا گر ہے یہ تاثیرِ شعاع آفتاب پڑ گئی پاؤں میں زنجیرِ شعاع آفتاب چشمِ برقع میں ہے تاثیرِ شعاع آفتاب سوزِ بان سے ہے یہ تحسیرِ شعاع آفتاب</p>
---	--

باعثِ عشقِ تانِ حروشِ نساخ کو
یادِ مینِ اعمالِ تسخیرِ شعاع آفتاب

<p>شیون اہلِ غراہینِ نالہاے عندلیب کرتے ہیں مضمونِ رنجِ بھر اوس گل کو رقم دشمنِ جانِ خیرین ہوتے ہیں کشتیاں چین سینہ باغِ بختِ نازِ بایں ہجومِ داغ سے کس طرح چھوٹے سہاگنی اپنے پیراہن میں وہ</p>	<p>ہجرِ جانان میں خوش آئے کیا نواہِ عندلیب ہر صریحِ کلاک سے پیدا بکائے عندلیب سرگزشتِ اپنی ہے اسی گلِ ماجراہِ عندلیب یہ دلِ نالان ہے پہلو میں سجائے عندلیب دامنِ گل کی اگر ہوتے قباے عندلیب</p>
---	---

عرصہ محشر کو اسی نساخِ گلشنِ ہجر میں
صورِ سرافیل ہے مجھ کو نواہِ عندلیب

<p>شہرِ وکے بزم میں کیا بار پائے عندلیب پے اثر ہے ناکہ عاشقِ دلِ معشوق میں رتبہ ایجا و کب تقلید سے حاصل ہوا</p>	<p>شہرِ پروانہ نہیں محفل میں جاے عندلیب باغِ کوکب آہ سوزان سے جلا سے عندلیب نغمہ پروازی ہزار اپنی اور اسے عندلیب</p>
---	--

کان رکھ کے کہنا معشوق فرما شوق کا حال	گویش تاک گل کو نہ پہونچین نالہاے عندلیب
میرے بدلے کوچہ جانا میں نالان میں قریب	ہو خزان میں زراغ گلشن میں بجائے عندلیب
روئے رنگین دیکھ کر شور و فغان کرتا ہے دل	فصل گل میں رنگ لائین نالہاے عندلیب
عاشق صداق کو دے معشوق اکھون پر گم	تروق گل پر بار بار دیکھے میں پائے عندلیب

کب قیون کو ہوئی نساخ سے الفت اسیر
آتش نائے گل نگہ و آتش نائے عندلیب

ہم تمہیں دیتے ہیں دعا صاحب	اور تم کرتے ہو دعا صاحب
آج کیا دل میں آگیا صاحب	اس طرف جو کرم کیا صاحب
نامہ کے کل حروف میں منقطع	حال وقت کا جو لکھا صاحب
بل جو کھا کھا کے آپ اوتھے ہیں	دل مرا بھیجے جائیگا صاحب
سر چڑھے غیر میں نظر سے گردن	یاد رکھیے گا بھیجے بہلا صاحب
روزہ ہوتا ہے برہم اک عالم	بندہ گئی زلف کی ہوا صاحب
چست بندش ہو صاف مضمون ہو	ہے یہی لطف شکر کا صاحب

ہجر نساخ جو نصیب ہوا +
یہی قسمت کا تھا لکھا صاحب

وصل کیر میں ہوا بدست میں پیکر شراب	عقل کے جامہ سے انسان کو کرے باہر شراب
وصف لعل یار لکھتا ہوں جو میں پیکر شراب	کیون نہ نوک لکھ سے ٹپکا کرے اہر شراب
پھر سجاؤں بے مہر سے خانہ سے محروم میں	اپنا صدقہ دیجیے بند چٹو بھر شراب
گر سجاؤں سوئے خانہ وہ ہوں مست	اوڑ کے آئیگی بیان پیدا کریگی شراب
دامن ساتی کا چھان رکھ دے میرے زخم پر	خشک کر دیتی ہے اہی جراح زخم تر شراب
دل کو یاد چشم مست یار حوران میں ہے	دفع کر دیتی ہے رنج و درد و غم اکثر شراب
ہر نگاہ مست ساتی میں ہے کیفیت نئی	ایک سی تاثیر میں ہوتی نہیں ہے ہر شراب
دور چشم مست ساتی نے کیا عالم کو مست	پیتے ہیں ملک و فرنگستان میں سب گھر گھر شراب

<p>کشیہ ہے نساخ او کی زکس مخمور کا پھول کے بیٹے جڑاؤ گورر سیاغ شراب</p>	
<p>بیغرض فصل ہماران سے ہے باغ آفتاب میکدے میں کیا عجب گر جام می گردش میں ہے نالاہ بیل سے گلشن میں منو گل کا صبر غیر کا احسان لیتے ہی نہیں روشن ضمیر گور تیرہ میں ہو خاکی دانع دل کی روشنی جو کہ روشن دل میں اک دن بھی نہواؤ کو سرور مہ سے باہی تک نہیں ہے عشق سے خالی کوئی زلف شبگون میں نہاں ہے عارض تابان یا اپنے دانع دل سے شمع طور سر مندہ ہے</p>	<p>کب ہوا محتاج روغن کا چراغ آفتاب دور میں ہر روز رہتا ہے ایام آفتاب باد صحر سے نہیں بھجت چراغ آفتاب سچا ہے کا محتاج کب ہوتا ہے ناع آفتاب رات کو روشن نہیں ہوتا چراغ آفتاب کب می گلگون سے ملو ہوا باغ آفتاب ایسی سہ ماہ کے دل میں ہے دانع آفتاب رات کو ملتا نہیں ہرگز سراغ آفتاب دست بیضا سے نخل ہووے چراغ آفتاب</p>
<p>خود بخود نساخ روشن دل کو ہوتا ہے سرور ہے شراب نور سے ملو ایام آفتاب</p>	
<p>دانع دل سے ہے جو خاکی صفائی آفتاب ہو گیا تجھ پر قلندر کتے میں سکان چرخ کو تیاے چشم سہا ہے جو تیرا خاک پا در درو ہو جاے خجالت سے اسی اوڑھنا تیرہ دل سے رہ گیا رکھے جو روشن ضمیر</p>	<p>ہاتھ میں رکھتا ہے کشکول گدا کی آفتاب کر کے اسے مہ چار آبرو کی صفائی آفتاب تیرے در پر کر رہا ہے جیہ سائی آفتاب دیکھ باتے گر تارا رنگ طلائی آفتاب رات کو ہرگز نہیں دیتا دکھائی آفتاب</p>
<p>افشک چشم پر غم نساخ او ٹھہ سکتا نہیں مے کند صائب اگر شبنم ربائی آفتاب</p>	
<p>یاد میں لعل بے بہا کو تیرے ہے شدید او تیکے لعل میگون کی صاف ہو جاے آب خجالت سے</p>	<p>چاہیے چشم تر بہاے شراب خون سے گلہ نگاہی قباغ شراب لعل ساقی جو دیکھ پائے شراب</p>

پرتو یون سے مانگتے ہیں سرور اسی نسیم ہر بلبل ہے روح عنادل کا آتشیان ہر اشک سرخ لعل ہے کبک در سے ہوا عشق ہے شکلِ طبلِ مثلث تنِ سنجھت سیندور کا گمان ہے غلط او سکی مانگ میں سیرہ خط خوشما ہے رو سے روشنی پر تر	جلوہ فراچمن میں سرور وان ہے آب کس گل کے غم میں چشم سے دربار وان آب یا و خرام و فذق آتش افشان ہے آب نام و نشان نہیں بھی نام و نشان ہے آب فذق کارنگ جو سن صفا سے عیان ہے آب نقش سے خالی نہیں دیکھی جبین ماہتاب
---	---

مٹ نہیں سکتا ہے اسی نسلِ خ قسمت کا لکھا

محبوب ہو سکتا نہیں طبعِ جبین ماہتاب

جاگتی ہیں جہی نہ آئے گی کسی پہلی راسین سوچتا ہے نیک و بد غفلت میں کرنا کو پائین روشن دل سے بہرہ ساکن ترو کی دو ہے پس مرون خیال کا کل سنگین لان روز و شب رہتا ہے گیسو کے معبر کا خیال دہسپان او سکی زلفِ مشکین کا جو شکو آگیا قطرہ ہر اشک میں پڑتا ہے عکس زلف یار شعر و صفت کا کل اب درد زبانی یار ہے	خاطر دلبر میں گزرے گی ہماری یاد کب بوریا مسند ہو یکسان کرتی ہی تاثیر خواب فیض پونہما ہے سب کو گو کہ ہے دور آفتاب جاسے رنگ پیدا ہوئے ہیں گور کو تہرین سانپ بانہی کی صورت ہے ہر زخمِ دل مضطرب سانپ بن گیا تارِ نظر ہر سمت اپنے گھر میں سانپ آج لہر اتا ہوا آبِ صافی گوہر میں سانپ اندھون لہر ار پار ہی چشمہ کوثر میں سانپ
---	--

کیون جگہ دی دلمین یاد زلفِ عنبر نام کو

پالتا ہے کوئی بھی نسلِ خ اپنے گھر میں سانپ

روایت تارے قرشت

مرتبہ اسے جو کہتے ہیں مکان کوئی دوست بس میں کافی ہے اسی قاصدِ نشان کوئی دوست ڈر کے مارے شکر عاشق کہ فی جہل سکتا نہیں	حاملانِ عرش کرتے ہیں بیان کوئی دوست دود آہ عاشقان ہے آسمان کوئی دوست کم نہیں مار سید سے پاسبان کوئی دوست
--	--

دیکھتے رہتے ہیں جو اوس حور و ش کو سر کھڑی شور و غل کرتے ہیں برپا عاشقوں کو دیکھ کر پہستے ہیں صورت گندم دل عاشق کو اوسکے عاشق کا ہوا شک بدگمانی سے مجھے استخوان بھی عاشق کشتہ کے رہ سکتے ہیں میں یہ سمجھوں چلیے جی جنت میں پایا ہوتا سیر خبت کا ہے او کو لطف حاصل نہ اہر بعد مردن بھی رہوں قایم وفا داری میں ای سیجا آسمان پر بھی نہیں کہتے قدم	داخل خبت ہیں گویا ساکنان کوئی دوست ہیں رقیب بیجا گویا ساکنان کوئی دوست اسیسا ہیں یہ زمین و آسمان کوئی دوست جب نظر آیا کوئی انسان میان کوئی دوست کرتے ہیں بیکار ہما گویا ساکنان کوئی دوست رہتے کو بھاسے گر کوئی ساکنان کوئی دوست سامر باغ جنان ہیں رہروان کوئی دوست دفع کیجو میرا لاشہ در میان کوئی دوست مہر سے ہیں سر بلند اقدا گان کوئی دوست
--	---

مثل ناسخ مجسمہ بھی فساد روشن ہو گیا
عرش اعلیٰ سے کہیں بالا ہے شان کوئی دوست

باریابی کیا نہیں ممکن میان کوئی دوست ایک جنبش سے کیا ہو کام عالم کا تمام چادر ممتاز بالائے حجاب نور ہے باوجود رنگ نظمانی وہ ہے عین ضیا قطرہ افشان صحن گلشن پر ہے ابرو بہا ہو گیا اسے ہر مویہان بند بند اپنا جدا وصل کی شب مصرعہ اہلی ہے ای فساد دل ناسخ ہوا کوئے صنم کا شیدا گذرے جو ای نسیم تو گرد مکان دوست لب نور پستہ چشم ہے بادام سے فروں شب خواب میں گئے تے پشت برین کو ہم عالم کو روئے روشن مہ کا لیتیں ہو	کیون حبالا قی نہیں کچھ نقس جگہ لوی دوست طلحہ زن تیغ قضا پر ہے خم ابروی دوست یہ حاجی میں بھی ہے دوہر انقلاب دی دوست ہے سوا و چشم گویا زلف عنبر بڑے دوست یاعرق افشان رخ رنگین پر ہے کیسے دوست ہے نیام آستین میں تیغ ومان بازو دوست عاشق اندر پوست کے گنجر جو بندہ دوست کون مومن ہے نہیں جب کو تمنا ہے بہشت پونچا مرے غبار کوتا آستان دوست شیرین ہے قند سے کہیں زائد زبان دوست تغیر ہے کہ ہووین گے پھر مہمان دوست دیوار سے وہ مہر جو اپنے لگاے پشت
--	--

طوطے کو بند سیزہ رخسار سے کیا
رو جاو میرے گھر میں تم اسی یار شبکی شب
حیران آئینہ کو گرے گی صفائے پشت
رہتا ہے جلوہ گرہ کامل تمام رات

عاشق کبھی کرتے نہیں جانان کی شکایت
شبانہ نہ کہے زلف پریشان کی شکایت

رو لیف نامی شجرہ غزل صنعت بیس و لزوم و تکرار میں ہے

وہ پری ہے دشمن جان الغیاث
وصل کی شب کا ہوں خواہان الغیاث
جان لے کے چشم گریان الغیاث
ہے دیان یار کا عقدہ نہان
میں تو اوروٹھ جاؤں عدو بیلا ہے
زلف نے مجھ کو چھنسا یا دام میں
تنگ ہوں اشک و دل بتیاب ہے
یاد میں ہوسے کے ہم روتے ہر آن
کب نظر آئے گا وہ آئینہ رو
کب پھرے اپنے یہ برکت نصیب
وہ رنج روشن ہے اکٹھو سے نہان
اس خرابہ میں میں ہوں کون تاکجا
ہجر میں بتیابی دل بڑھ گئی
پنجتہ زمیں سے دل کو غوی کیا
کفر کی ظلمت جہان میں چھا گئی
سرو بال ووش ہے شاخ کو

الغیاث ای جن و انسان الغیاث
الغیاث ای روز ہجران الغیاث
الغیاث ای روی خندان الغیاث
الغیاث ای راز پنهان الغیاث
الغیاث ای بزم جانان الغیاث
الغیاث ای خط جانان الغیاث
الغیاث ای برقی و باران الغیاث
الغیاث ای بھل خندان الغیاث
الغیاث ای چشم حیران الغیاث
الغیاث ای چرخ گردان الغیاث
الغیاث ای ماہ تابان الغیاث
الغیاث ای گنج پنهان الغیاث
الغیاث ای برقی رخشان الغیاث
الغیاث ای شاخ مرخان الغیاث
الغیاث ای نور ایمان الغیاث
الغیاث اسے تیغ بران الغیاث

مثل حافظ مر گیا قساح بھی

النباث ای مایہ بان البناث	
میرز پلٹ و کرم کیا باعث	ہمید یہ ظلم و ستم کیا باعث
جوٹ و عدسے تو نہ کچھ صبا	آپ کیوں دستہ میں دم کیا باعث
لکنت یار کا شاید ہے خیال	رگ کیا ہے میں دم کیا باعث
کیا اس میں دل لگاؤ کساح	
آکھین کیوں ہو گئیں ہم کیا باعث	

روایف محیم اجد

مے کدے میں ہے فروغ جلوہ جانا آج	ہر لب میخوار پر ہے نغمہ مستانہ آج
گوہر دندان صافی کاسے زندان میں خیال	ریشک اختر ماہر و نجیب کا ہر دانہ آج
ساقیان حور و سن کے پر تور خسار سے	ہو گیا ہے غیرت بانع ارم سے خانہ آج
دبران سیم تن کا آگیا ہے جو خیال	کلمہ اخراں کو سب کہتے ہیں دولتی آج
کر دیا آزاد فصل مے میں اوس صباد نے	کیا قفس سے اوٹھ گیا ہر سراپا دانہ آج
عند لیبوسیر کو وہ ریشک گلشن آسیر کا	بانع میں رہنے نہ پاسے نہرہ بیکانہ آج
زیر تیغ ابرو سے ہو خوار قاتل وقت ذبح	سر جیکانا ہے ہمارا سجدہ فیکر انہ آج
روٹھکھ کل سے گیا ہے مجھ سے جو وہ جان جان	ہو گیا ہے دل کا عشرت خانہ ماتم خانہ آج
فصل گل آتی ہوا بدلی ہوئی ہے اسے بری	جاسے گادندان سے صحرا کو ترا دیوانہ آج
جان جاسے یار ہے سر سے کفن باند ہے ہو	کو چہ سفاک میں جلتے ہیں ہمیا کانا کج

کیا عجیب ہو کانب جاسے گند گردان اگرچہ

میرے دل سے نکلتے ہیں اک آہ بیتا بانہ آج

کوہ و صحرا میں گئے ہیں عاشق دیوانہ آج	ہو گیا ہے اوپری آباد ہر ویرانہ آج
چوڑ دے کنبے کو زانہا و ہر برہمن ویر کو	گوش زوہو تیری بیکتائی کا جو افسانہ آج
ووقدم میں کوہ و صحرا کی اور اڑا ایک خاک	ای پری زندان سے چوٹا ہے نرا دیوانہ آج

<p>وعدہ فرما کر لکھا کہ آج بیل و قری ہوئی اسے نفع دے دیوانہ آج ہو گیا بیت احرام سے زیادہ میخانہ آج اسے پری غل جو نہیں کرتا ترا دیوانہ آج ہو گیا لہر یز میسری عمر کا پیمانہ آج اپنی ترکان بن گئی گویا پر پروانہ آج بزم ساقی میں جو دیکھے گردش چہانہ آج</p>	<p>اسے پری جھکویت تکش جلتے دوکان روسے رنگین و قد موزون کو تیرے دیکھ ہر طرف سے رنہ می آشام کا جو ہے ہجوم خانہ زنجیرین تیرے خموشی کی ہے یاد چشم مست ساقی سرشار مجھے پھر گئی شمع حسن عارض پر نور کے نظارہ سے نشد ہووے کا سہ چشم غل لال کاہن</p>
---	--

و جد کا ہر حال کیفیت اور تھانیں اہل فہم
حضرت نساج پشیہ وہ غزل مستانہ آج

<p>خار حسد اڑ پری ہو صورت پروانہ آج برج میزان سے زیادہ ہے مرا کا شانہ آج گردش شمس و قمر سے گردش پیمانہ آج سیکے میں جو کیا ہے نعرہ مستانہ آج چشم جادو فن کا جو شہرہ ہوا افسانہ آج خانہ آئینہ ہے گویا جو اہس خانہ آج اوسکا قصہ ہو گیا ہے دہر میں افسانہ آج دل جلاے برق کا مصراع بیتا بانہ آج اوس رخ پر نور پر دل ہو گیا دیوانہ آج شمع دکھلائی ہے اپنی بہت مردانہ آج ایکسان ہے بوربا و مسند شانہ آج منہ لگا ہے آئینہ اور سر چڑھا ہوا شانہ آج تیرے سودا کی کا قصہ ہو گیا افسانہ آج</p>	<p>گرم رو ہووے جو یہ آتش قدم دیوانہ آج وہ بیت زہرہ چین اگر ہوا ہم خانہ آج وہ بیت پر نور ہے جو ساقی میخانہ آج شیشے ٹوٹے خم پٹھے اور چوبے پیمانہ آج ہو گیا آباد دیوانوں سے ہر ویرانہ آج پر تو لب و اللہ اس دندان سے ترے سات آئینوں کا حاصل تھا جسے کل تک فراغ خندہ دندان نما کے وصف میں اوشک ہر بالہ سہ طوق ہوزنجیر ہو تار شعاع اٹ نہیں کرتی ہے پروانے پہ ہوتی ہستی چشم وحدت بین کو ابراہیم ادھم کی طرح اوسکی آرایش نے طرہ رنگ دکھلایا مجھے مختصر کو بقی زلفوں نے فطول کر دیا</p>
--	---

ناداؤ نساج دیتے ہوئے کہ اس خبر میں

جینم ورافت و جرات حسرت و دیوانہ آج	
کیا تجب ہو نگاہ چشم سبست یار کج وصف کا کل میں مرے غامدے کے ہر قبا کج کیا تجب سر انجام ہو جب ہو بدی آغاز میں راستی تیری مژدہ کو زیب دے ایر کو خم کجو ورن کی چال کب چلتا ہے غیرت ہے جیسے راستی پیشہ پروا نکا جو کین آواز حسین موزیون کی راستی بھی رنج دیتی ہے بہت ترجی نظرین عاشقوں سے تیغ زن اچھی نہیں	بے کی حالت میں اکثر چلتے ہیں می خار کج دیکھتے تھے غور سے چلتا ہے ہر اک مار کج ہو مکان ٹیڑھا ہے معمار اگر دیوار کج تیر سید ہا ہے تو ہے امی تیغ زن تلوار کج مار کی صورت ہنر دے شیر کی رفتار کج بان دنیا میں نہ دیکھا سر و کوز نہار کج خوف ہو رہو کو کم ایذا کا گر ہو خار کج رخسما کیا کاری لگے پڑ جاے گر تلوار کج
صائبیا لساخ کو کیات جسم گشتہ کا خم نیت عیسے کر بود شمشیر جو ہر دار کج	
عارضی حسن کا کیا ہو رخ عاتان محتاج راغ عاشق سے بہن کا پریریون کو صف کی صف ایک ہی جنبش میں کرے صاف جگہ یار کا مشتاق ہے عشاق کا دل کام کیا حسن خدا داد کو زینت سے بہلا	خال مصنوع کا کب ہو مہتابان محتاج کب ہو ماہ کا خورشید درخشان محتاج تین و پنج کی مینیں ہے صف شکران محتاج کہ ہے الماس کا ہر گوہر سلطان محتاج پان کا ہونہ لب لعل بدخشان محتاج
سوزش ہجرین لساخ بقول صائب راغ نایت بد سوزی ایران محتاج	
قبضہ قاتل میں ہے شمشیر آج بہیمے رنجیہ کا کل کا نیال	بے لب ہر زخم پر یکسیر آج کیے دیوانوں کی کچھ بدسیر آج
مال لساخ لکے دانشکاف خون سے ناس کچھ تجھ پر آج	
ہے وہ ناوان جانتا ہے جو کہ دشمن کو حقیر	توڑ دیتے ہر جہاز کو میرہ ہستائیں حیر

۴
جینم ورافت و جرات حسرت و دیوانہ آج

بہ زریں تنوں نے رقص پر باندھی کر ہر ویش ہر کما کہ شب آمد سر اسے اوست	بھیا کر دیتی ہے انسان کو زر کی احتیاج خانہ بدوش کو مہین کچھ گھر کی احتیاج
---	--

رولف جیم فارسی

جس پہل جاے ذرا زلف کر بگیہ کا پیچ بل بے پیشاری کہ اکشب نہ سنا ہر کے کان بستہ زلف و دوتا کو نہ رہائی ہو دوسے کس طرح میں لا کر کیا عشاق کو قتل ہو گا دیوانوں سے ہر خانہ زندان آباد عمر کٹ جاتی ہے پر خاک مہین آتا ہاتھ میشل زنجیر گلو کیسہ ہوا عاشق کا گھر سے کر ڈالتے ہیں ویدیکے جسکے خدا	دھن کا کل میں وہ سنکے مری تحسیر کا پیچ نہ چلا تجھ پہ مرے ناکہ شبکیہ کا پیچ بڑھکے زنجیر سے ہے زلف کر بگیہ کا پیچ نہیں کہتا ہے ترے جو ہر شمشیر کا پیچ فصل کل اتنی ہے کھل چائیکا زنجیر کا پیچ کب ہو سں یہ کھلا نسخہ اکسیر کا پیچ زلف سے بھی ہے سوا جو ہر شمشیر کا پیچ چلے دیوانوں پہ وشت میں نہ زنجیر کا پیچ
---	--

غیر کے نام سے نسخہ اوستے کیسے نامہ
تاکہ اوستہ نہ کھلے آپ کی تحسیر کا پیچ

پیمہ غزل صنعت روالصد رے العنبرین ہے

پہنچتہ میر پہ چلتا مہین بدیسہ کا پیچ تج میں گیسو دن کے کتنوں کو اکچھا مارا پہنچ کا کل میں ہنسنا نے کے لیے لکھا خط پہنچ سے داو پہ سب او کو چڑھا یا تاکہ اس پہنچ آنت سے ہو واقف وہ جو آئین چھپے پہنچ میں لاس کے شکستے میں جو کیسہ بنا جسکو	بند مکیا دل پہ مرے زلف گر بگیہ کا پیچ نہ چلا اسن خلک پیر کا پیچ میں سمجھتا ہوں ای نو خط تری تحسیر کا پیچ پہنچ کو میر سے وہ سمجھے یہ ہے تقدیر کا پیچ شمع کی کوئی زبان سے سنے گلگیر کا پیچ مجھ کو کھلا مجھ پہ تری زلف گر بگیہ کا پیچ
---	---

پہنچ سے چرخ کس طرح کوئی کیا کھلے

چہ نوجوانوں کو بچھا رہے وہ ہے اس پر کایچ	
نہیں کہلاتے تری زلفوں کے گر پیچ کسی کے ماتہ کیا سید ہی طرح آئے پریشان ہو بزرگ نگہت گل دبان شانہ سے کو لا یہ عقدہ تغید کرو یا زندان تن مین	پرین کے میری جان پر پیچ پر پیچ کرے زلفوں سے زاید وہ کہ پیچ ہے سبیل پر زلفوں کا اگر پیچ کر بھی اک نہ اک زلف دو سے پیچ پڑا تارِ نفس کا جان پر پیچ
سین شاخ جو بلنے کی طاقت بند ہے عشق کا مجھ پر گڑ پیچ	
روایف حار حطی	
رہے گی قید سدا جسم کے نفس میں روح ہوئی خراب ترے وصل کی ہوس میں روح ہوئی ہے قید مرے جسم کے نفس میں روح نہ عشق لیلیٰ و عذرا ہو میرے دل کو کبھی کہیں نہ چھٹکے پریشان ہو دام کا کل میں جواک سوار پر وہ ہو گئی ہے دیو اسنے ادن او بھری او بھری کوچہ میں چھٹا کر دن گرہ وہ دیتے ہیں بند قبا میں کس کس کے	رہانی مانکے گی ہر گز نہ سو برس میں روح اگر نانی اسکو تو کہا سے فتین روح یہ جانتی ہے نہیں قیدیوں کی رہیں روح انگلتی ہے کہیں بیل کی خار و خس میں روح ہوئی جو قید سے جوڑے کے نفس میں روح ہے قید خانہ نقش سہم فرس میں روح ہوئی ہے قید اب ان بیب بیش رس میں روح ہے کشمکش میں ہمارے ہر اک نفس میں روح
شب فراق میں نسخ میں بقول ظفر ندون بکھنے اگر ہووے اپنے بس میں روح	
مضمون کر کا با حقہ نہ آیا کسی طرح جو عیب جس میں ہو نہیں جاتا کسی طرح دیکھنا نہ چشم حلقہ نہ بوجب میں سر شک	ہنستا نہیں ہے دام میں غمفا کسی طرح چہنستا نہیں ہے چاند کا وہنبا کسی طرح آہن دلوں کا دل نہ پسیمبا کسی طرح

مضمون باندہ ہے کیا لب جان بخش کا حصہ	شیطان ہو سکے نہ میسا کسی طرح
جو تنگ دل ہو لاسے کھانے وہ حوصلہ	نکمن نہیں کہ چاہ ہو دریا کسی طرح
تاب جہاں یار نہ لاسے کبھی رقیب	دیکھے نہ آفتاب کو اندھا کسی طرح
مضمون چشم زار سے نہ شمع	کوڑے میں بند ہووے نہ دریا کسی طرح

دشوار اتفاق ہے مسلح و یار کا	ضدین جمع ہو دین نہ اک جا کی طرح
------------------------------	---------------------------------

اے بچم ہے اگر ہر درخشاں رو سے صبح	ہے بجائے شمع ہر کو کیسو سے صبح
کیسو سے شہزاد و روی صاف ہو فیض	تیر کی رو سے شام و ساد کی رو سے صبح
ہو دوبارہ زندگی حاصل مجھے اے ماہ رو	ہجر کی شب کو اگر آجائے مجھ تک ہو سے صبح
صاف دل کو ہووے حاصل صحبت ازون	گرم ہے خورشید عالم تاب پہلو سے صبح

وصف و تسلیح مکتور کو صبح بار کا	کلاک صائب و شیریں تندر گفتی کو صبح
---------------------------------	------------------------------------

ہے حسین او سلی اگر ماہ منور کی طرح	قطرہ نورے روح روشن پہر آخر کی طرح
پہل نہیں باغ جہان میں کوئی اس سے پایا	قد کشی خوب نہیں سرو صنوبر کی طرح
کاوش الفت ثرکان سے ترے او قاتل	سائنس بھی جلتی ہے سینے میں تو غفر کی طرح
اثر الفت کیسو سے مغنبر سے ترے	آہ سوداں میں ہے یو غبر از غفر کی طرح
آبلہ پانی سے اپنی مہر ہوتی ہے حالت	خار صحرے جنون میں مژدہ تری کی طرح
شعلہ پیرا شب فوجت میں ہے آہ سوزان	آخر چسپ درخ برین ہو گئے اظہر کی طرح
جتنی تکرار ہو ہوتے ہے حلاوت ازون	تری دشنام بھی ہے قند مکر کی طرح
تار کا کل کا اگر کیچھے احوال رستم	موج طوفان بلا خیر ہو مسطر کی طرح

رو سیاہی کا ہے باعث ہی دنیا میں ام	کوئی نساخ بری چیز نہیں زری کی طرح
------------------------------------	-----------------------------------

جو ذکر حق میں ہیں ایمن چرخ گردان سے	کماستیا سے ہے خوف و امان پریش
-------------------------------------	-------------------------------

ردیف خاصے شخ	
<p>اوں سے نکل چلی کی نہ سہو و سہن کی شاخ گلر و عبث نکالتے ہیں باکین کی شاخ باغ جہان میں خشک ہو نخل کمن کی شاخ پیدا ہو میری گور پہ نازک بدن کی شاخ ورکار بہر کلک ہے یاں یاسمن کی شاخ کیا سبز و تر بہار میں ہووے ہرن کی شاخ ہو سہرہ میں کے نخل عقیق میں کی شاخ ہوتے نہیں ہے نرم کہی کر گدن کی شاخ عالم کہے کہ چھوٹی ہے گویا وہن کی شاخ پیدا ہوئی ہے شجر کی سہرہ ہرن کی شاخ</p>	<p>میں دست و پاسے پار گل نازون کی شاخ اہل جہان میں ساوگی یار کے غلام عرصا گیا ہے پیری میں ول اپنا ہم صغیر اے چرخ ہوں میں کشتہ بازوے نازین اک سیم تن کی کلتے ہیں تعریف اندون کج خلق کو جہان میں شرہ منن نصیب گر سرخ ڈوے دیکھ لے چشم کھل کے باقی نہیں ہے سخت دلون کی کشتگی منہم و ہونے میں کرے جو وہ مسواک گلاب مازاج ویراوس نے دل و انخ و ار پر</p>
<p>نستاح تو کر او بروے و لہد ارجو سنا کھاتی ہے سچیاپ غزال متن کی شاخ</p>	
<p>سہرہ برق کے ہمسرہ ریشہ شاخ بہر یہی ہے سرخ سے ہے شیشہ شاخ عالم میں ہے اب لہو و لعبہ شاخ</p>	<p>ہے عشق سے ملو چرک دریشہ شاخ اشک شفیق آنکھوں میں او سکی نہیں امی چرخ کیونکہ نہ کرے عمر گرامی کو تلف ماے</p>
<p>جل جانیہ کیونکہ فکر سخن کاہ کے مانند ہے شعلہ فشان آتش اندیشہ شاخ</p>	
<p>میش تمیت ہو جو پڑ جائے گھر میں سوانح</p>	<p>اے صنم چاہیے ہو میرے جگر میں سوانح</p>
<p>ردیف وال ابجد</p>	
<p>یکساں کا دم ہو گیا ہے دیکھ کر رفتار بند</p>	<p>نطق طوطی ہو گیا شکر تری گفتار بند</p>

<p>بعد مردن بھی نہو چشم خیال اسے پار بند او تر سے بالوں سے ہوے جو روزن دیوار بند کلاک سے ہو جائیگی منتظر موسیقار بند رچھڑیں آنکھوں کو کر لیتا ہوں سو سو بار بند چشم اختہ سان نہو گا دیدہ بیدار بند چشم کر سکتا نہیں ہے طالب دیدار بند طوطیاں مہند کے ہو جائے گی منتظر بند کم نہیں شمشیر بندوں سے تراو ستار بند ہے رگون سے سنگ تاک بھی اعرصہ زنا بند کیا تعجب ہے کہ ہووے جو ہری بازار بند کر دے شیریں کے لبوں کو محل شکر بار بند کب ہو غنچہ کے قفس میں بیل گلزار بند مثل نافہ ہو گیا ہے مشک کا بازار بند</p>	<p>گور میں بھی خواب ان آنکھوں کو ہو خواب خیال چشم عاشق کو ہو اسے شکستہ کا گمان وصل اک مطرب پس کے کرتے میں تخریر ہم خواب میں او سکھو کہیں آنے کا آجائے خیال انتظاری رات بھر اس ماہ ہر جا کی ہے وصل میں بھی خواب ہو جاتا ہے آنکھوں کو خیال روزِ مہربان سے بیل غنچہ میراے کلاک کے پیچ و خم تیرے شعلے کے کیا ہو جھکو قتل یہ اثر پھیلا ہے تیرے تار باقی زلف کا پرے ایشک و سخت دل تیرے لب درود ان منہ مسنے کے کو ہن مارے خجالت کر نہات کب جگہ ملتی ہے عاشق کو دل معشوق میں کس بت چین کا کھلا جوڑا کہ خود شہر و جان</p>
---	--

بیچتا ہوں یاد کو کھلا شب جو اکا حال
 روزِ ای نساح کرتا ہوں سنیہ و چار بند

<p>نقش غر زرد ہو اور چاند کی تصویر سفید سبز خط سے ترے چہرے پہ جو تیر سفید ہو گیا غم سے جن عاشق و لگیہ سفید کہ ہے اسے رشک قمر ماہ کی تصویر سفید کیسا اگر کرے آہن کو بھی اکیہ سفید اپنی آنکھیں جو ہیں مثل قدح شہر سفید آئینہ رویوں کو کر دے تری تقریر سفید ہو گیا ہے قلم کا بت نقہ پر سفید</p>	<p>سہرے پر گئے جو گلہ وہ بیت بے پیر سفید ماہ ہے منہ سے ترے اویٹ بے پیر سفید روز رہتا ہے جو موسے کے صاف کا وہیان دل رواج کو اپنے ہے صفائی حاصل خاکساری نے مری صاف کیا یاد کا دل ہے تصویر جو صباحت کا تھے اسے ضرور منہ سے اک بات خجالت سے نکلتے ہر گز کھینچی ہے اویٹ تر ساری گوری صورت</p>
---	---

<p>وہ سید کار ہوں عالم میں کہ بعد مردن وہ اوڑا یا ہے ترے زبک طلائی فرنگ</p>	<p>مین رہنے کی مری قبر کی تعمیر سیف کاسہ مہر ہے مثل مدح شیر سیف</p>
<p>وصف اپنے دل صافی کا جو لکھون قشاح کیا عجب ہووے سیاہی دم تحریر سیف</p>	
<p>چرواند کب ہو مالہ آتش نشان پسند انسان کے ہوتے آئے نہ جو زبان پسند او کو اگر ہے محرم آب روان پسند میرے زمین پسند تو وہ آسمان پسند وہ طفل شوخ کیون نہ پیر و جوان پسند یا تھون کو دل پسند ہے اکہو کو جان پسند اتاب سے کب ہا کو بچہ استخوان پسند ناوگ لکن کو آب نہ کیونکر کمان پسند یوسف سی جہنم کیون نہ کرے کاروان پسند حاسد کو آئے خاک ہماری زبان پسند</p>	<p>حاشق جو ہے نہواوے شور و فغان پسند مجھ کو بہشت سے بھی ہے اوسکا سرکمان پسند ہو میرے تاراشک کے ڈورے تو ہو بجا آہ رسا سے اشک کو ہو کیا مناسبت ابو ہے اسکے شکل کمان اور نگاہ تیر کیا جان و دل بچین کے ترے دست و قدم بڑی یہ آکے تیغ شمشیر ہے یارنگی وہ دیکھتے ہیں قامت نیم گشتہ کو مرے ہے دل مرا عزیز بہتان زمانہ کو خفاش کو بے ہر درخشان سے دشمنی</p>
<p>رہ جائیں گے ہمارے تو کھائے سگ حنم نساخ و لون کو میں سے استخوان پسند</p>	
<p>منہ سے تیرے ہو گیاروے میرا تو سیف بام پر او سکے جو بیٹے زراغ کا ہو سیف سلنے دانتوں کے تیرے ہو گیا گوہر سیف ماگ کو تیری مین سمجھارات کو اثر و سیف انتظاری مین ہے شکل دیدہ اختہ سیف روتے روتے کیون نہوے اپنی چشم تر سیف بے گرد دست خالی مین ترے ساغر سیف</p>	<p>ہو گئے دندان صافی سے ترے اختر سیف وہ صفائی عارض جانان کا پہیلا ہے اثر پانی پانی ہو کے غرق آب بخلت جو ہوا تیرے جو سہر پر ہو کیون گنج کا جھگو گمان ای بت مردو ہماری آنکھ جو پتھر اسکے صاف ہو جاتی ہے اکثر چیز ہونے سے ساقیا ہے یہ دل صافی جو تیرے ماتہ مین</p>

منطس گر روے رنگین ہو تو مارے شرم کے نام ہی خون کا سینہ باقی نہ اتی یار مین	جام مین ساقی ابھی ہو سے مو احر سفید صورت موسے مکرست یہ تن لاعتہ سفید
حضرت شمساح بھی مین نغز زن مثل حسن ساقی حی وہ کہ ابرے خاست از غا و سفید	

دل مین ہو مرے نالہ پر سوز گمان بند کیا جاے عجب ہو دے اگر بت کا دبان بند ہر مین جو کہ سبکبار وہ ہوتے مین گمان بند دشمن کا گزریا کے گہ مین مین ہو تا کیون چپ نہ لگے جھکو کہ دل خون ہو تا کیون واند رہے عاشق حیرت زدہ کی چشم چپ جھکو لگی دیکھ کے سیند و کا ٹید کا	رہتا مین گروں و خانی مین و ہوان بند سے غیب کے پر د مین ہر اک تر نشان بند کر سکتی ہوا کو مین زنجیر گران بند خاستی کے لیے ہے در گزیر حسان مین گلشن مین را کرتی ہے غنچہ کی زبان بند ہو تا ہے بھلا دیدہ لظویر کسان بند شجرف سے ہو جاتی سے انسان کی زبان بند
--	---

ولہ

جو مین خوشخوار ہو اول کو صفائی حاصل سرخ پوشاک کا ہو جا بگا عالم کو گنا مین یہ سمجھوں کہ رقیب مین دل و سکا ہوا صفا ہو صفائی نہ دل تیرہ درون کو حاصل بند مردن بھی خیال رخ رنگین جو رہا تبع خوشخوار کو قاتل نے سبٹھا لاجو کہین تن رنگین سے شلو کے مین ترے احوال کو سارے اوس شوخ مین اپنی شمس قمر کے انداز وہ دندان سنم کا ہے تصور ہر دم	مین دیکھا کہی رنگ رخ بہرام سفید پہنے پوشاک جو وہ یار گل اندام سفید سینچے کا غنچہ جو ہے وہ بت کفام سفید مین ہو تا ہے کہی رنگ رخ شام سفید سرخ ہو گا کفن اچھا یار گل اندام سفید چرخ چرخ پہ ہو خوف سے بہرام سفید لعل کے بن گئے سب سیپ کے ہوا مین سفید صبح ہے زرد لباس اور شام سفید روتے روتے تھے مین دیدہ ناکام سفید
--	--

ہوے صاف وہ شمساح بقول ناسخ ہو گئے آہ مرے ہونے یہ نام سفید	
--	--

<p>تاکہ عالم میں ہوا گشتِ ناصح کا چاند ہو گیا کیا جہنم صرقا عید کا چاند ہو مجھے ماہِ محرم سے سوا عید کا چاند آسمان صورتِ کفکول گدہ عید کا چاند زرد خورشید درخشان ہو تو دستاویز انتظاری میں تھے دیدہ خواب سفید</p>	<p>اپنی اونگھ سے تو امی ماہِ تباعید کا چاند نبین آنا ہی نظر کا سے جینے گدہ کا گر نہوں ماہِ رخِ یاس سے روشن کہیں قطرہ حسنِ طلب کر نیکو آیا لیس کر واغ روشن سے مرے عارِ من بابت سے تا مہ بر تو نہ پھرا اور بزرگ کا عہد</p>
<p>کہ بہر صید رہے گھات میں نمان صیاد کبھی نہ مرغِ چمن پر ہو نہ سر بان صیاد</p>	<p>ہے مرغِ دل کے لیے خالی زلفِ پین کبھی نہ عاشق جانیاز پر وہ رحم کرے</p>
<p>اور نہ سینہ او مرغِ چمن طائر پر بند حاکم جبے کرتا ہے وہ مجرم کو نظر بند خوف سے ہووے ابھی اہم کا نورِ شہید رہا اسیرِ حیرت افزا ہے رہا صیاد ہوا بھی رہتی ہو ایمان کبھی جا میں بند ہووے نہ رہا سلسلہ زلف کا پابند</p>	<p>کیا بلبلِ دل قید سے زلفوں کے رہا آگہوں کو مرے دہیان پر و دیدہ نگہ کا گر می داغِ جگر دیکھے جو ای شعلہ غار ہوئی سوزِ زلف کی زنجیرِ قیدِ آزادی ہماری جانِ دل صافین نہ ٹھہری گی ہو جان رہا دامِ نفس سے تو رہا ہو</p>
ولہ	
<p>خطتِ رامشکِ سیران آفریدند مراقبِ نالان آفریدند مرچشمِ ابرِ گریان آفریدند مہِ خورشیدِ تابان آفریدند جبینِ ماہِ کفان آفریدند چہ گوہرِ اسے فلطان آفریدند کہ آن گیسو سے چیان آفریدند ترا شمعِ شہستان آفریدند</p>	<p>دلِ رازِ خشمِ خندان آفریدند ترا سہِ دلِ گلستان آفریدند زلزلتِ برقِ خندان آفریدند ز نورِ آن جبینِ نورافشان ز نورِ آن کھٹ پائے نگارین دو چشمِ از قطرِ مایِ اشکِ صافی بہ خودِ چھید مارِ آرزو از زشتک قر از خاکِ پروانہ سہرشتند</p>

<p>سرت کما چشم پریم کرد کردند شده شوق سینہ صبح قیامت جہانے را چون گندم چاک شد دل</p>	<p>از آن دور ناسے عمان آفریدند که این چاک گریبان آفریدند چو آن نار در دستان آفریدند</p>
<p>دل فسخ را روز نخستین بر اسے عشق خوابان آفریدند</p>	
<p>از غمزه تو غنچه خندان گلدار از پنجه تو پنجه مرجان گلدار از تیغ نگاه تو که سفاک جهان از کاکل و آئینه رخسار و لب از جسد سپاه تو که وزید سیاهی</p>	<p>وز گریه من ابر بهاران گلدار وز لعل لب لعل بهشتان گلدار بیدار گرا کج ششیدان گلدار چوین و حلیت ملک بهشتان گلدار از بخت سیاهم شب بجران گلدار</p>
<p>فساخ ازین خرقه سالوس که داری کفایت تنگ اندر مسلمان گلدار</p>	
<p>دل که سدر گم غم همانند شد رنگ برگ پان که دندانش گرفت دل بیاو آن پری و ابرو چون طرح بسته را کشادی راد مهر و نبض و عداوت عالم دانع دل در ساق مادر نمی نزد از در اسباره اهل سماعت</p>	<p>شور عشقش در جهان افسانه شد از زمر و لعل این در وانه شد سینه دندان خانه دیوانه شد عطر جوع من پریشان شد کم شد و بیش شد و و چندان شد غیرت آفتاب تابان شد صدای ماتم فریاد از کساری آمد</p>
<p>رویف نوال تحنه</p>	
<p>بند ہے بین یار پر رو کے دند پر تعویذ بتون پہ خاک بھی کرتا مہین اثر تعویذ</p>	<p>کہ دفع قلم ہے بہتر تعویذ جلا سے ہننے تو لکھ لکھ کے عمر بھر تعویذ</p>

ہمارے نام سے بھی اب تو کو نفرت ہو رہائی اسپہ بھی گرداب چہرے منوئے چمکا ہو عقدہ ثریا کی کنگشان میں عیان اڑاے اے گل بہتان حسن اور اسے ہوا نہ رام وہ بت یہ خدا کی قدرت ہے	لوکھاتے ہیں ہمیں دامن خوب اثر تعویذ میا بے بچہ ہیں بھی شب سے تاسو تعویذ بند ہیں جو رشتہ تری مٹا کر پر تعویذ بے ہیں بیل جوشن کے بال و پر تعویذ لہا سے سیکڑوں پانی میں گھول کر تعویذ
--	--

ہے جو کو دروہ مصرع مصحفی مستراح
لکھتے ہیں تری ہیکل کے تاکر تعویذ

ردیف رومی قرشت

کام کیا ز نیت سے رکھے روی خندان گہر عاشقو سنتے بھی ہو کچھ دیکھیر شان گہر پڑ گئے سوراخ دل میں آہ پھر کیا کر سکے طوطی حیران کی صورت خو حیرت ہو گئے کسنے چغم چشمہ حور شید میں دیکھا ہوا شک پنچہ مرجان ہو غرن دست غنائی سے ترے سنگدل سے کب ملین ہم صحبت نازک نزار صاف دل کو دولت دنیا سے دوں حاصل کب گوارا کرتے ہیں نازک منش سخی کا کام جو میں عالی منزلت کیا کام اؤ کو غیر سے کب کسی کو رنج دیتا ہے جو ہے روشن ضمیر قدر کیا اوس دل کی عالم میں نہو گردن غشی صاف دل کو خود بخود موتی سے حاصل آہ	کب بھلاستی کا ہو محتاج دندان گہر گویش معشوقان اوٹھائیں بار احسان گہر رشتہ کو سکتا مہین زخم نمایان گہر دیکھا آئینہ رو کو چشم حیران گہر کان میں گرداب سے پیدا نہو شان گہر پانی پانی ہو ترے دانتوں سے دندان گہر سنگے آہن تول کب سکتے ہو میزان گہر صورت گل زر سے کب ملو ہو دمان گہر اوستخوان کوئی چہا سکتا ہے دندان گہر اوتھ نہین سکتا ہے گویش مہوا احسان گہر کب زبان کو صدمہ پونہ چاتا ہے دندان گہر قیمتی کر دے گہر کو زخم دندان گہر ہو دے کب مسواک کا محتاج دندان گہر
---	---

غم میں بھی مستراح کا دل صاف اؤ آزاد ہے

پاک باگر و تپسیاست دامان گھر	
<p>تیر ہے گویا قد بالاسے یار وہ غضب ہو دیدہ شہلا یار ہو دیر سو آسن پور پور یار گلشن فردوس میں شدا یار دیکھ لے کر دیکھ لے شہلا یار اس لیے رہتا ہوں میں جو کیا ہے منہ شوریدہ کو سو داسے یار دیکھ لے کر چشم مہر مہ سحر یار لعل گویا میں وہ دروہا سے یار ہے قیامت قیامت بالاکار یار آفتاب حشر نقش پاسے یار دل میں ہے میرے خیال پاسے یار ہاتھ مافی کے میں گویا پاسے یار</p>	<p>خوس گردون ابروی دریا یار چو کڑی بھی لہرن کر دیکھ پاسے عشق تیرے سے یقین ہو دیرین حور و نعلان پر کسی ڈالے لکھ نہ سہرے چشم آہو کا ہرن ہو شکر جہیزہ یا بستہ رہ بود ہو نیال انگہ کو میرے کو عشق چشم عاشق میں جان ناریک ہو وانہ گوہرین وہ دندان صاف اہل عالم کا پستہ میں شکل سید ہے صد اظہال پاکی بانگ صو ہے سینہ آئینہ خانے میں کیا نقشہ روی تہان نقش قدم</p>
<p>و میں وہ نایاب و سیر و وہ جان جو کہ ای نساج میں بنیا سے یار</p>	
<p>آواز ہے مزار کی پازیب کی جھنکار کشتون کو اگر یار کی پازیب کی جھنکار ہم دم بت عیار کی پازیب کی جھنکار تم سے نہیں کم یار کی پازیب کی جھنکار اوس شوق دل آزار کی پازیب کی جھنکار اوس یار جھار کی پازیب کی جھنکار کتنی ہے یہی یار کی پازیب کی جھنکار</p>	<p>مرغوب ہو دل لہر کی پازیب کی جھنکار مر جائیں ابھی خضر و مسحا ہی جلا سے نہر دن کو ہر شکر تو مردون کو تو جیسی جی اوٹھے ابھی مردہ صد سالہ جو سن پا پاؤں کو کہی ناتہ لگانے نہیں دیتے آنکھیلی کی رفتار سے کرتی ہو مجھے قتل پاؤں ہو ہے جو وہ پامال ہوا ہے</p>

ہے غافلہ حشر و یا شور قیامت	یا اس بت عیار کی بازیب کی جھوکار
نصائح ساویندار بھی سن لے تو تڑپ چاہے	اصنام ستم کار کی بازیب کی جھٹکار
پر تو عارض سے یہ سید ہے دامان بہار عشق میں لعل لب جان بخش کو ای گلبدن ہر سر نہا فیضان بن گیا ہے شاخ گل باغ میں نہایت یہ اور سکے کم ثباتی سے ہوا صرصر آہ دل سوزان سے یاد زلف میں توت لطف اور سکے حق میں ہے تو ای نامید الفت عیشیم جنوں نالے صنم سے باغ میں چاہی انعام عام اہل کرم کو مشکل ابر گلشن تصویب ہون نساخ باغ و ہرین	سہمے دل نالان ہر امر مع خوش احوال بہار اشک رنگین سے بہت دامن اپنا دامان بہار بستہ ہے فیض قدم سے اپنے دامان بہار دوش پر صرصر کے تھاتخت سلیمان بہار غیرت سنبھل ہوے ادوارق دیوان بہار ہر وہان غنچہ ہوتا ہے شاخون بہار نخندہ گل ہو گیا چاک گریبان بہار صورت گل خار بھی ہوتے ہیں صمان بہار ہون منور اور حشران میں اور نہ شایان بہار
فصل گل میں کیوں نہ دے نساخ کو تر وہاں	ساغر رمی وار و کھٹ ہر قطرہ باران بہار
رکھوں جو ساق ساقی گلغام دوش پر بال آگیا ہے ساغر بلور صاف میں جھومرتے اور زلف سپہ فام سے تم سے جان سارے تن سے کھچکے مرے میرن کی نجات بدوش کو نہیں کچھ غم جہان میں اند رمی صفائی کہ بغلون کے بال سے	لبریز کیوں نہ عیش کا ہو جام دوش پر یا منعکس ہے زلف سپہ فام دوش پر سر پر ترے سحر ہے تو ہر شام دوش پر نکلا وہ تر کہ رکھ کے جو صمصام دوش پر پاتا ہے طفل راحت و آرام دوش پر صیا و کامرے ہے عیان دام دوش پر
نصائح جان تازہ سے مجھ کو بعد مرگ	پو لاشہ اور ٹھاکے گر وہ دلارام دوش پر
ہے حشر ویدر رخ انور تہ منجھ	نساخ نہ کس طرح ہو مضطرب و خجھ

<p>دکھلا میں گے قاتل تجھے جو ہر تیرے آگے جو عاشق نے رکھے سر تیرے تیرا نہ دم فوج ستارے تیرے سر کے گاہ ہمارا نہ کہی سر تیرے ممکن نہیں تھکے جو مرا سر تیرے اک بات بھی آئی نہیں لب پر تیرے گروں زوئی کیوں نہ مضطر تیرے دیکھا نہ جو میں شخص نے تجھ تیرے</p>	<p>تیرے بھر ہی نہ سر کا تین گے ہم ہر تیرے جو ہر تیرے نچ میں ہے یا نقش محبت ان مضبوط تیرا بی دل کی کہ نہ کی اف دہر کا ہے کہ تکلیف نہوات کو تیرے رکھے کی تیری حسرت ویدار جو مضطر آئینہ سامنے دیکھے چپ لک گئی قاتل کیا سامنے آنکھوں کے تر ہو چکو قاراؤ عکس مرثوہ اوس ویدہ غور پر یہ دیکھے</p>
---	---

منظور ہے نظارہ ابرو سے ستارے
 نسخا رکھ چکے نہ کیوں سر تیرے

<p>سینہ ہے مدار و صفت بیل کے برابر جز ہونہیں سکتا ہے کہی کل کے برابر ہے ناکہ دل نغمہ قاتل کے برابر میں خار سیاہان بھی رک کل کے برابر یہاں دور نمایاں ہے تسلسل کے برابر سروی ہوئی کلکتے میں کابل کے برابر اشک و گھر آنکھوں میں ہونے تل کے برابر</p>	<p>پایں داغوں پہ آغ اور میں گل گل کے برابر دوزخ بھی مری گنگن دل کا ہے شہارہ بیوش ہو جو حال سے جوش لکا کے عکس چمن حسن ازل ہے جو گل نشان گردش ہوئی ساغر کے تو آسنو ہوئے جاری پالا جو پڑا ہے نفس ہمد سے جھسکو یاد آئی جو موزونی سلک دور و مدار</p>
--	---

سوق گل رخسار و لاتا ہے جو نسخا
 ہے نغمہ دل ناکہ بیل کے برابر

<p>دیرہ عاشق کو چہ پار ہے میں یہ شمس و قمر پیش داغ آتشین ہمارے میں یہ شمس و قمر فرقت دلبر میں انکار ہے یہ شمس و قمر لکھناں ہے چوب نقار ہے میں یہ شمس و قمر</p>	<p>روشنی میں کسے رخسار ہے میں یہ شمس و قمر دست موسیٰ میں ہو بیضا شرم کے بار و بار یاد دلو اگر جلا تے میں وہ روی آتشین پیر گردن ہے عجب تعارچی جسکے لیے</p>
---	--

یار کی ڈھیلوڑی کے ہر کار سے میں تیسرے قمر	روز و شب کے حال کے پرچے لگا دیتے ہیں
جب یہ شہادت ہو کہ سید سے میں تیسرے قمر	شک نہیں بھرتے ہیں روز و شب تلاش ہیں
دلبر دھنا کے رخسار سے میں یہ تیسرے قمر	آسمان پر کیوں نہوں نساح اب او نکا دماغ

پہلے غل و فافیتیں ہے

دل کرتی ہے خون اوں بت بلی پیر کی تقریر	تقریر کی تقریر ہے شمشیر کی شمشیر
جیسے کہ پڑے اوں سکی نگہ کیوں نہوں مائل	انگوں میں ہے وان مہر تہ شیر کی تحریر
آیا نہ کسی رات وہ بالین پہ ہمارے	و کیہی نہ کسی نالہ شہگیر کی تائید
دم اپنا نکل جانے گا اک چشم زون میں	آنے میں اگر اوجت بے پیر کی تاخیر

ہزار کا ہو خامہ مویک تعلیم است
کیجئے اگر اوس دلف گر گہر کی تصویر

داع سودا کب ہو فرق عاشقان راز پر	پھولتے دیکھا نہیں ہے پھول نوک خار پر
قتل عاشق چپ نہیں سکتا ہو شیریں بھی	ہے عیان لالہ سے خون کو ہنک کسار پر
کشتہ جو رو جفا ہے صاحب گفتار حق	بیگنہ منصور کو لوگوں نے کھینچا وار پر
داع سوزان کا ہمارے سر پہ نہنا ہو بجا	پھول کا ہوتا ہے طرہ شیخ کی دستار پر
برق پر چٹمک زنی کرتی ہے آہ شعلہ بار	خندہ زن ہوتا ہے انسو ابر وریا بار پر
چنٹھائے گل کی صورت نو عروسان چین	پس گئے لاکھوں مناسے دست و پا بار پر
قطرہ ہائے اشک رنگین کب ہیں شرکائے سر	تخت لالہ کھلا ہے آج نوک خار پر

ہے میان یار سے فساح جواو بجا ہوا
رشتہ جان کا گمان ہے رشتہ زنا پر

نازک مزاج وہ ہے در امیر زائش	بار گران ہوئے جور و مال و دوش پر
اتنے گناہ کرتے ہیں جکا نہیں شمار	سنگ آگے ہیں کاتب اعمال دوش پر
ہمکو نظرون سے گریہیں غیر کو سیر جریا میں	کیوں نہ نالوں سے اوٹھائیں آسمان بالا میں

کلب تھلن ہووے شبنم کے دوپٹے کا بھلا	ہو روا ہے بوسے گل جھکو گران بالاسے سر
سانپ سے ڈرتے ہیں ہم دھوکہ دینا دیکھو اور	اک بلا ہے کا کل عنبر نشان بالاسے سر
کیا دیکھتے تھے نجات فساد اس سفر میں کیجیے	
دور منزل لنگا میں بار گران بالاسے سر	

قانع جو ہیں جہان میں رہتے ہیں سر بلند	پر ہا ہے تاج سر بادشاہ پر
نمایان اوپر ہی رو خطا ہی تیرو رو تباہ	یہ مور ناتوان چڑھ آئے ہیں ملک سیلما پیر
دور چرخ سفلیہ پرور میں سو کجرو کو عروج	ناوک افگن کھتے ہیں اکثر کمان کو دوش پر
رورو کے جان دھڑے جو چٹمان یار پر	آگہ ہیں ہر نچڑھائی میں میرے فرار پر

رولیف زاسے ہوز

رنج کو کرکھا فیض خطا مشکبار سبز	کاشٹوں سے ہو گا رنگ گل سرخ یار سبز
ہو بوستان وہر میں سبز ہزار سبز	پر ہو نہ رو برو سے خطا سبز یار سبز
اوس سر خوش خرام کا ہو دھڑا اگر گز	گلشن میں ہو دوسے رو لیجے یار سبز
سما شیر زلف کم نہیں ابہر سار سے	بعد وصال بھی ہے ہمارا فرار سبز
کھائے شہید سبز خطا کو جو آٹھوان	طوطی کی طرح ہو دھڑا اہر سبز
فیض خیال پر تو خورشید یار سے	ہو مثل تاک خشک مرا جسم زار سبز
نیرنگی بہار و خزان سے ہر اک نہال	گر لاکھ بار زرد ہو لاکھ بار سبز
لکڑیا ہوں وصف سبزہ رخسار گلزار	خامہ ہے مثل شاح نہال بہار سبز
ای جان دورا تیرے تیرے زلف کا	یا سچی پڑھتے پڑھتے ہوا جسم زار سبز
ادگلا ہوا ہے شیر میں یہ زہر زلف	خطا سے نہیں ہو دھڑا مصفا یار سبز
رکھی گلوری میں جب لہر دھڑا	لاٹھ سبزہ زار ہوا دوسے یار سبز
پر زہر آٹھ کو مرے دل کے دیکھیے	دیکھا نہوا اگر گھر آید ار سبز

مضمون لکھے جو اضی زلف سیاہ کے

	گو یا بنا ہے خامہ شاخ بار سبز	
ابر بہار سے ہو سوا سبزہ دار سبز اگر گلبدن ہو شاخ شمال بہار سبز ہو وے نہ فصل گل میں کہی چوب دار سبز مکن نہیں کہ سنگ سے گلچین شہر سبز شاخ غزال کو نہ کرے گی بہار سبز		اشکون سے میرے ہو خطر خسار سبز نازہ ہو جسم خنک مرا وصل میں خسار کیا انقلاب چرخ سے ہو بد گھر کو نفع آہن و لون میں خاک اثر ہو ہزار کا کجماں بہرہ مند نہیں فیض عام سے
	حاسد بھی فیضیاب میں میرے کلام سے باد بہار سے ہوے لسان خار سبز	
کیون وقت بکا گلچین نہ آگہوں سے گہر کشت دل نتاخ ہمیشہ رہے سر سبز رکتا ہے سیہان کو بہت میزبان غریزہ		ہے خطا کے تصور سے مراد بد و تر سبز روے عرق آلودہ کا باند ہے جو تصور پیکان تیر دل کو ہے اے جان جان غریزہ
	رو لیف سین معص	
ہے میرے بلبل دل کے لیے بنائے قفس پھر کہ پھر کے مرا منع دل تڑائے قفس نہ بعد مرگ بھی ہو لون گامین و فائے قفس کرے جزا لہ آتش نشان جلائے قفس رہائی نیچے بلبل نے وہی بہا ہے قفس یقین ہے توڑینگے دم اپنا کہ لے قفس طربو باغ میں رہنے کو جا بجائے قفس جو آشیانے کو برباد کر کے پاس قفس وہ آشیان میں مجھے چین ہو سوا قفس قفس ہے میرے لیے اور میں برا ہے قفس		ہوا ہوں خلق میں اس باغ میں برائی قفس اگر ہوتا رہے آہن کے بھی بنائے قفس جدا کیا مجھے آغوش سے نہ ایک گہری عجب نہیں ہے کہ فصل بہار میں بلبل ذرا تو شوق خریداری اسیری دیکھ وہ ہلکے ذوق اسیری ہے گر رہا ہو جان وہ عند لب گرفتار ہوں نہ اسے قفس نہیں ہے اسکی طرح اس چمن میں خوش میں نہ ہوں نزع گرفتار باغ عالم میں سمجھتا ہے اپنا ہے جیاد سے اسیری میں

وہ بان و بہرین ہوں عند لیگ نشہ گرین
رہا ہوا جو میں گلشن میں آسکے پہول گیا
جسے ہونہ زوق اسیری وہ کیا رہا ہوا
کہ محکوم دست گلشن ہے تنگنا سے قفس
ہوا سے بان کمان اور کمان ہوا قفس
ہونو سے محو چین جو ہے آشنا و قفس

اسیری میں لی نسلح صورت صانع
خوش از قضا سے چین بہت تنگنا و قفس

پرواز رخ شمع سحر ہی خلوت فانوس
ہے داغ جہان تاب کی جا شمع و روزان
کیا پہول گئی شمع کو آغوش میں لیسکر
پرواز صفت شمع کی ہے گرد ہمیشہ
ہے ہرمین جو اس شہہ خوبان کو لہذا
کیون شمع مرد و مہر سے روشن ہونہ
دل عشق حسینان کے لیے خلق ہوا ہے
کیا کام ہے اغیار سے عالی منشون کو
انھوش میں ہے صاف دلوں کو رخ روشن
ہر صاف درون کو ہے خوبان جان کے
احسان نہ دے غیر کا ہرگز دل روشن

ہے سمت پرواز سے خوش قسمت فانوس
ہے اس دل صافی کی طرح صورت فانوس
پرواز سے پوچھے تو کوئی راحت فانوس
صورت کی طرح صاف نہیں سیرت فانوس
زیب بدن شمع ہوا خلعت فانوس
یہ گنبد دوار بھی ہے صورت فانوس
بس شمع کے باعث سے ہوئی خلقت فانوس
کب شمع سرور کو ہو حاجت فانوس
دیکھا ہے سدا شمع کو ہم صحبت فانوس
ہم صحبتی شمع ہے اک عادت فانوس
کھینچنے نہ کہی شمع قمر سنت فانوس

ہو داغ دل صاف ہیں شمع چکر روشن
اسے اور شمع سے عزت فانوس

موسم گل بن ہوئی بیل گرفتار قفس
توڑے گل کو آگ گل چین تو ہر عند لیب
کون روشن دل کو کر سکتا ہے عالم میں آہ
فصل گل میں سیل اشک بلبلی تیار ہوا
اس قند بلبلی کو گل نے بن میں صدمہ دیا

کم نہیں ہے غار سے ابر باغبان تار قفس
روز تاربان چین ہووے شب تار قفس
مرغ زرین خاک کب ہو گرفتار قفس
کیا تعجب کا محل ٹوٹے جو دیوار قفس
ہر گل گل جان بلبلی کو چوئی تار قفس

<p>سہ ہر اک چاک قفس جو چشم بیہ را قفس ہو گیا ہے گرم فصل گل میں باز ارقفس</p>	<p>جھاگ بھی سکتے مہین میں عندلیبان آسیر عندلیبون کو چھنایا دھام میں صیاد نے</p>
<p>منا بہ تساح کیونکہ ہوں رہا مثل سنے پنا منہ از روز ازل ہستم گرفتار قفس</p>	<p>پھر ہنکر سرخ نکلا ہے وہ جانانہ لباس میرا صفوں باد ہلکا جاسد نہ پائیگا فروغ</p>
<p>جسم پر عاشق کے پھر ہوگا شہیدانہ لباس زیب عورت کو مہین دیتا ہے مردانہ لباس ترک کر دے فصل گل میں تیرا دیوانہ لباس آج جو ہے زیب جسم گل شہیدانہ لباس چاہیے اس کے گداؤں کو فقیرانہ لباس و انکو کب زیب دیتا ہے عروسانہ لباس</p>	<p>پرکش و خشت میں ہو جامہ سے باہر یقین پڑ گئی ہے تیغ چشم پار کیا اسے عندلیب کبر و تخت ہنود حسین بابت ایسی تکیے پیر عشق تو جوان کا دم جو مارے عیب جو</p>
<p>رکھ نہ تو مثل ظفر فساخ کچھ زینت سو کام چاہیے درویش کو کیا بادشاہانہ لباس</p>	<p>مچھو کیا معلوم ہوا غار و انجام قفس - بگھوس کب دھلف قید عشق سے واقف ہوا</p>
<p>گوش زد میری رہائی میں مہین نام قفس ہرزہ پر دازون کو کیا معلوم آرام قفس خوش ہے صبح آشیان سے بلبلو شام قفس ہم صغیر و کیا بیان ہو مجھے آرام قفس میں شب گلشن سے خوشتر مچھو ایام قفس</p>	<p>اتاہے میری خبر لینے کو وہ صیاد روز آشیان میں تھی نہ یہ نہ احت جو دی صیاد نے صورت صیاد گل و درستی ہے پیش نظر</p>
<p>تو بھی ایسا تساح کہہ صیاد سے مثل سیر کے گرفتار تو مہید اندر سر انجام قفس</p>	<p>میں داغ جگر صورت داغ پر طاؤس شمع دل پر سوز کے مانند ہے محفوظ</p>
<p>کیون عرس پہ ہو دے نہ داغ پر طاؤس اب باد مخالف سے چراغ پر طاؤس قبضہ میں ہے ماروں کے یہ باغ پر طاؤس لانہ آئے نہ تاحشر سرائے پر طاؤس</p>	<p>لفون نے کیا گھر دل پر داغ میں اپنے تشبیہ جو داغ دل گم گشتہ سے دیکھے</p>

مصنف میں رکھا کرتے ہیں جو حافظ قرآن	ہے عرش سے پہ دماغ پر طاووس
نساخ سدا مثل تنور دل سوزان	رہتا ہے کمان گرم آواز جاغ پر طاووس

رویف شین منقو ط اور شت

ہے دماغ جنون سے مرے دستار میں سوزش	جس طرح سے ہووے کر کو نار میں سوزش
گر لکھوں کہ ہے اس ل انگامین سوزش	پیدا ہوا بھی دفتر اشعار میں سوزش
ہوں منتظر اس صاعقہ طور کا ہر شب	کیون ہو نہ میرے دید و بیدار میں سوزش
جہان کے جو وہ خورشید جہان تاب کسی دن	تو ہونے لگے روزن دیوار میں سوزش
کھلا جو کہی ہو کے تو اسے برق جہان سوز	بابل کے دلوں میں ہوئی گار میں سوزش
لگے جو قدم قبر پر اس سوختہ جان کے	ہو فعل سم تو سن رہو ار میں سوزش
کیون جن نفس شعلہ نشان میں جو دم زنج	پیدا ہو ترے خنجر خون خوار میں سوزش
ہڈی چو اوٹھا کے کوئی اس سوختہ جانی	پیدا ہوا بھی زناغ کی متقار میں سوزش
سے وقت بکایا جو اس برق نگہ کی	ہوتی ہے مرے انسوؤں کو تار میں سوزش
پھیل جوا تر شعلہ رخسار کا تیرے	پیدا ہے ترے سایہ دیوار میں سوزش
میں شعلہ نشان دماغ جنون میرے جو میرے	ہے مثل تنور اب مرے دستار میں سوزش

نساخ جدا جیتے ہوا حرو و شون سے

ہوتی ہے تپ غم سے تن زار میں سوزش

بات میری دلیہ ہو تیرے کہیں ای یا نقش	روز یا بدوح کے لکھتا ہوں میں دو جا نقش
نقش بر آب ہو قونیہ اور افسون کا اثر	اونکو دم ہو کہ پلائے ہمنے سو سو بار نقش
مٹا نہیں سکتا کسی صورت سے یہ نقشہ ہوا	دلین ہے نقش حجر الفت کا ای دل بار نقش
چار دیو ار عنا صر گر گئی تاثیر سے	رو بہر وصل لبر لکھتے تھے ہم چار نقش
تیر زنتار دو پایہ سے بھی تیری چال ہے	کیون منور ہر وہ کے دلین نقش پاکار نقش

لکھنا

<p>گرنہ دیکھا ہو ٹھہرتے آب پر سنا زلفش نام ہنہ تیرا لکین دل پہ جواہر زلفش حاجت تعویذ کسکو کسکو ہے درکار زلفش دفع گورون مین کئے جو لکے کئے بار زلفش ورنہ او سپر بے اثر تعویذ ہن سبکار زلفش</p>	<p>نقش لبریکہ اس قلب قیق صاف پر ہو گئے شکل سلیمان تابع اپنے جن واپس جذبہ الفت کی بان تاثیر کا مشتاق ہوں بے اثر وہ ہن کہ بس جھک ملا یا خاک مین + جذبہ الفت او سکویا نیک کہنچک لائے کو لایا</p>
<p>یار کی تصویر اگر نساج دیکھے اسی طیف ہو دے یوں حیرت زدہ جیسے سر دیوار نقش</p>	
<p>بیک کو کیونکر منو دے ماہ انور کی تلاش عورتوں کو بیشتر ہوتی ہی زیور کی تلاش مور کو پستی ہے اکثر شہد و شکوہ کی تلاش بیکشون کو ہوشہر اب رنج پرور کی تلاش</p>	<p>ان دنوں جھکے ہے اوس مہر نور کی تلاش طالب دنیا کو سیم و زر کی ہو دے جستجو بوسہ نعل شکر خاے تنان کی ہی ہوں کام ہے عشاق کو تیری نگاہ مست سے</p>
<p>فکر کو چوگان کو راستی ہی مدام اے شہسوار ہے ترے فزا کو نساج کے سر کی تلاش</p>	
<p>زبان تنوع کو دیکھا ہے بیشتر خاموش دیکھین اگر اوس ترکہ کی تلوار کی بندش</p>	<p>ہمیشہ چپ ہی رہے جو ہو صاحب جوہر ہو جائیگا دم بند ابھی ٹخنہ زنون کا</p>
<p>پہندے سے تیرے کر کے عقد بچا ہے پر سپر ہے زراہ تیری دستار کی نقش</p>	
<p>تیرے کان مکہ سناستش ماشوق زار یک جہانستش کہ بدل مثل جان بکا شستش سد نے ہست یاد ہانستش</p>	<p>ابر و سہ پر چشم کمانستش رنگ مجنون و غیرت فرما د گاہ در چشم شکل انسانے پر کہ فی بنیش زگوہر تر</p>
<p>حال نساج خود چہ می پرسی مشغلہ نالہ و فغانستش</p>	

زولیف صا و سقص

کر رہا ہے وہ بت خود شید و خود کام قص
 شیخ مسجد میں ہے رقصان تو برہمن برہمن
 رقص میل چھ نزار و ن بلبلین کرنے لگیں
 دل ہوا اوس طفل نادان کے لگیں برنار
 کیوں نہ چنیا بین گل قالین گل حشاش تاج
 رقص جانان کے تصور میں جو صحر اکو چلا
 جان جان بیتیابی دلکا اگر پیلے اثر
 تو ہے وہ صبا و شہلو و یکہ صوفی کی طرح
 آسمان پر کون ہو کوکب کی شاد ملی ہے دہوم
 دست پر و بزم کرتا ہے اوٹھتا ہی جو مائے
 کم کمان سوز قیامت سی ہو گھنکدہ کی صدا

کیوں نہ محفل کو بنا ہے چرخ مینا نام رقص
 میکہ عین کر رہے ہیں رند نے آشام رقص
 صحن گلشن میں کرے جو وہ بت گلنار رقص
 بزم فہر کے ترپنے کا رکھا ہے نام رقص
 بزم میں کرتا ہے وہ محبوب سیم اندام رقص
 ہو گیا اے لولی گردون مرا ہر گام رقص
 بس ابھی کرنے لگیں دیوار و سقف مینا رقص
 یہ ترپتے کب میں کرتے ہیں اسیر دام رقص
 کرتے ہیں سیارہ گردون جو صبح و شام رقص
 نوٹے اہل بزم کا دل اور بت خود کام رقص
 خفتگان خاک کو کرتا ہے بے آرام رقص

مائے اوٹھتا عین جو ہوتا ہے بغلیگری کا شک
 وصل کا دیتا ہے اب نساج کو مینا رقص

کیوں کہے مینا عین سے یہ دل نا کام قص
 کار دولت کب شرف کو گوارا ہو سکے
 ہر مکان خاص میں لازم ہے چرخ عین ہی
 سنگدل سے عیش کیا حاصل ہو بزم و ہرین
 کار دولت کے زمین پائید جو کجبار ہیں
 یاد حق میں بھی ہے بیتیابی دل پر شور کو
 کار دولت کب ذلیلوں سے چٹو گر ہو عروج

مرغ فہر کا نہیں ہے قابل انعام رقص
 بزم و مینا میں کرین اشخاص ناز جام رقص
 محفل میخوار میں کرتا ہے بیک جام رقص
 اے برہمن بتکدے میں کب کرین انعام رقص
 روز و شب کرتے رہیں افلاک مینا نام رقص
 طائر قبلہ نما کرتا ہے صبح و شام رقص
 دور سے زہرہ کا ہے افلاک پر بھی کام رقص

صائب نساج کا دل خود بخود بیتاب ہی

سیکند خجراست افش راز بان در کام رقص	
تقلیل شیشہ ہے گھنڈہ کی صدا ای نسلیخ	جام ہے محفل رندان میں بجای رقص
رو لیف ضا و ضطغ	
<p>بھگو ہے چشم و ابرو سے خونخوار سے غرض باغ جہان میں ہے گل بخار سے غرض ساقی سے کام ہے نہ تو نثار سے غرض بلبل سے کام ہے نہ تو گلزار سے غرض بھگو مہین ہے اختر سیار سے غرض مطلب ہے وشت ہو نہ تو کھسار سے غرض انگہ دین کو ہو وے روزان دیوار سے غرض دل کو ہے میرے زلف و رخ یار سے غرض کچھ کھنکھ سے ہے کام نہ دستار سے غرض بھجان میں ہے نیچے امین دو چار سے غرض</p>	<p>خجراست عا ہے نہ توار سے غرض رکھتا مہین ہون میں خطر خسار سے غرض ہے یہ اثر تصور چشمان مست کا دل ہی ہمارے پہلو میں سینے میں نار میں نہ تھکے موم چشم تبار کا دور مجنون دگوہ کن کی طرح بھگو ای صنم ادس حسن خالکی کے تصور میں کیا عجب مطلب مہین ہے گردش بلبل و نہار سے وشت بخون میں بوسہ و پیا جاتے ہیں جہم فریاد و درو و نالہ و افغان و شور و آہ</p>
دور رخ کا غم ہے اور نہ جنت کی کچھ نہی	نسلیخ کو سپہ یار کے دیدار سے غرض
<p>گل سے بلبل کو ہے لڑی کو صبور سے غرض ہوتی ہے ای جان جان طوطی کو نگر سے غرض یار کو کب ہو ہمارے جسم لاغر سے غرض ہر دیوانہ رہے لڑکوں کو پتھر سے غرض مست کو رہتی ہے اکثر جام و سائے سے غرض</p>	<p>ہے دل و ارادت عاشق کو دلیر سے غرض سچہ خط کہوں نہو بلبل بشیرین کو گرد کام کیا ہے گلش عالم میں گل کو خار سے طفل اشک آتے ہیں سخت دل لیے میرے لیے کام ہے بھگو خیال چشم مست یار سے</p>
شیخ کو نسلیخ جام می سے کچھ مطلب نہیں	کب رہے خفاش کو خورشید انور سے غرض

اے پروردگار دیوانہ ہے سلطان جهان یہ سنیں خال رخ شعلہ فشان پر اوکے جس کا دل صاف ہے پر خون نہوا کر جمال ہر دقت پیر قصدا چرخ کسں ہوتا ہے	دراغ سودا کا مرے سر پہ ہوا فسر کی عوض زراغ پیدا ہوئے آتش میں سمندر کی عوض بیل پیدا نہوا سیب میں گوہر کی عوض اہل دنیا یہ ہے یہ آہ شرر بار کا فیض
--	--

کور وہ چشم ہے جو او سکون دیکھو فسخ
عام ہے صورت نہ نور رخ یار کا فیض

ر دلف طارح

اوڑاے اور حسن سبز خزان کو بہار خط کہد رس کے آئینہ کو کروے غبار خط زبس اسے نامہ بر رہتا ہے جھکنا انتظار اوڑا حسن جوانی عشق سے عاشق فرمنا ہوا نہ پوچھے جلد گر لیکر خط دلدار نامہ بر نہد محفوق خاک کے باد صحر سے گلستان کو گذر زنگ کدورت کا نہو بیگا کسی صورت شکایت جو خیال دیدہ قنار کی لکھی ہے خط اوس محبوب گل خزار نے ایدل جو مندا یا بہار حسن پر تیرے خزان کی آمد آمد ہے بھرے زخم دل مجروح ای جراح دم بھر زبس دروگر ابناری عم کا حال لکھتا ہوں نصو روز شب ہے آمد خط زرافشان کا خط دلار کی جو آمد کا تصور ہے	ہو سر نہ آئینہ رویوں کی آنکھوں کا عین خط خزان کرے بہار عارض رنگین کو خار خط کھٹکتے ہیں مری آنکھوں میں خار خار خار خط خزان سے گلشن عارض کو کیا کم ہے بہار خط سفید آنکھوں کو کرے مثل کا غذا انتظار خط نہو دے رو در رنگین تیان پر احتیاج خط کر گیا صاف اوس آئینہ رخ کو غبار خط ہوا ہے آہوئے چشم جنو زرا بھی شکار خط تو بیچھی حسن نے حجام کے ہاتھوں بہار خط گل عارض کی پہلو کو دبا لیوے کا خار خط ہوئی ہے ہر دم رنگار یا د سبہ زار خط یقین ہوتا ہے قاعد سے نہیں دھیک کا بار مری آنکھوں کو کہتا ہے منور انتظار خط کرے گا گلے گلے گلے دیکھو بیسے خار خار خط
---	--

کیا ہے دیدہ فسخ مثل تو تیار روشن

	مناد مقلد دین و دل چہ اصائب شمار خط	
<p>صنبت ممکن کسی صورت نہیں اسے جان جہان انگریز کی سرکاریں ہے دکان مکان لڑکوں سے ہنسی ہوتی ہے اچان کمان آہوں کو جو کرتا ہے ترا سوختہ جان حق پہ ہے کہ ہے صورت منصور کمان سیکھا ہے مگر غم سے اے سوختہ جان پتیلی دل ہوتی ہے پان صنبت نہ دان</p>	<p>صنبت کس طرح کروں تجسرتین میں آہ و فغان کی دل میں جگہ چرسے کا فرسے بنگہ ہر غنچہ گل بیل گریان پہ ہے خندان ہر ایک نفس بن گیا شعبہ کا زبانہ آجائے گا خود لب پہ مرے راز محبت پروانہ جو کتا نہیں حال دل سوزان اب عاشق و معشوق نے دیکھا اثر عشق</p>	
	<p>مناسح کی سن تاکہ ہوں خندہ زنان غیر گر بیے کو تو کرا اپنے ظفر وقت بیان خط</p>	
<p>خط کیا عجب ہووے پر حشر خاب خط کیون نہوے دامن سیلاب خط جلد بیچ اسے ہر عالم تاب خط راہ خط و چین کو کرین گوہرین خط کرتا ہے راہ دیر ہر اک برہمن خط یہ اعتماد دوستی جان و تن خط مناسح آپ کا ہے یقینا بیٹن خط کہول کر پڑھتا ہوں سو سو بار خط قاصدا ہو تو گولنا دشوار خط</p>	<p>خط حالت درد جاراتی کی سبب دیدہ تر کا کلمہ ہے نینے حال دیدہ عاشق منور ہو کہ میں دیکھیں تنہا سے دیدہ ناو لنگن اگر دیکھا ہے جبے مصحف خسار یار کو مرنے کے بعد بھی کہیں پتہ ہوا رہا مہر جو ہم کہتے ہیں دہن تنگ یار کو سہ سہ سہ کما بیت بوسے پر تکرار کے میں جو شوق وصل کا مضمون لکھوں</p>	
	<p>رولیف خامی ضطع</p>	
<p>نہوے تھکوا شکر اگر مہ کا سنا خیال غیر کا مجھ کو نہ آشنا کا سنا</p>		<p>ہر دیر سی تیغ کو کیا خون آشنا کا سنا فراق میں سر بازار نا کے کتا ہوں</p>

<p>کہ کافرون کو نہیں خانہ خدا کا کھانا رہا جو بد نظریہ چشم پر میا کا کھانا کہ آتش کو مناسب آتش کا کھانا ز بس ہے بد نظریہ نقش پاک کا کھانا اور ٹھانہ وصل ہیں ہی بار دربار کا کھانا اور ٹھا اب ایسا تری چشم پر حاکم کا کھانا نہ دوسرے مہر کو گریزے نقش پاک کا کھانا تجھے جفا کا کھانا اور مجھے وفا کا کھانا</p>	<p>ہماری دلشکستی سے نہیں تیر کو خوف کسی کو آگنہ اور ٹھا کر خداک نظر دیکھا نہ بکچھے سامنے میرے رقیبے ہیں میں تیر کو چھوچھو میں جاتا ہوں کھل کر اور پا نہ سینے پر سے دو ٹھا کسی طرح سر کا ہے میرے سامنے گھر قطارہ و سترچ سے چلے نہ سوئے زمین کر کے نہ فکا کی تو مجھ کو گالیان دیتا ہی چہ میں نہ تھا ہون</p>
--	--

دوسرے نہ زلف سے تسلی کیوں بقول ظفر
 پیر وہ بلا ہے بلا کو ہے اس بلا کا کھانا

<p>وانتوں کی تعریفیں در سے بھر عمان لفظ شمع معنی سے ہو روشن ماہر وہ ان لفظ ہے بھرا اب قہقہے چشمہ حیوان لفظ مصر دیوان میں بھری ہیں یوسف کنعان لفظ کیا عجب ہو جائے ٹھنڈا سینہ سوزان لفظ معنی نازک مرے اشتیاق میں ہو جان لفظ گوہر معنی سے مملو ہو گیا دامن لفظ اصل معنی سے ابھی ہو جائے خالی کان لفظ معنی روشن ہو اسے قیدی زندان لفظ چاک مانند کتان ہووے ابھی دامن لفظ</p>	<p>گل سے مملو وصف عارض میں ہو دیوان لفظ یہ اثر پھیلا ہے وصف عارض پر نور کا اے خضر شعرون میں مضمون لب جان بخش ہے سینے لکھا ہے جو عشق حسن باز از یکا حال ہجر میں لکھتا ہوں حال سرور دھرتی تان جان جان تیری تراکت کا جو کرتا ہوں جان میں جو موزون کئے وصف روزن دان صفا جان پر خون کے مکمل جانیکا اگر مضمون لکھوں ای غریب و وصف ارد سے رشک یوسف کر وصف جو اس ماہر و کوہ روشن کا لکھتا ہے</p>
--	---

مثل صانع غم طہ زن ہووے اگر تسلیاں تو

گوہر معنی توانی یافت از عمان لفظ

روایت عین سہم

تاسیہ کہ نہ کر عارض روشن کے تگے لای شمع
روشنی میں دیدہ نور شید پر شک کرے
پانی پانی سے خفے افشان روشن ہو جو
جائے انور جس تہم میں کرتے ہو سبے گریباں
چشم پر نہ بین جو ہے جوہ گروہ ششور
گر میان کیا کر سبے پروانوں سے آگے ترے
طوطی آہستہ نکا حیران میں ہوں عاشق بایکا
جہاں کیا پروانہ لایق جل بھیجیں ادا شہاد
گر چاہے کہ چچہ بینا اوس خورشید کو کرانے
دور داران سے بھیجا میرا چہرا رخ زندگی
ہوئی ہے آتش زبانوں کی رسانی ہر جگہ
مرگ عاشق کہ لکے امین کسی معشوق کو
تیرے چہرے کی زبان پہوختی ہے ادس کو ضرر
سو ز عاشق کا اثر ہوئے دل معشوق میں
ہے دل سے زبان کو میرے عشق روی امان

پروہ فانیوں میں میں اسی ماہر و چپ جاو شمع
چشم پروانہ میں کر اسے ماہر و ہو جاو شمع
ساق سین کی گداز کی دیکھ کر گہلاے شمع
جو شرارت تم میں ہے کیسے کہاں سے کا شمع
وایت کے کہ کم نہیں ہے قامت زیباو شمع
تاب گستاخی تری محفل میں کیونکر لاو شمع
عند لیسن محو گل پروانہ میں شیداے شمع
سوز دل کا حال جب اپنے زبان پر لاو شمع
ماہ تابان کیا تعجب ہے اگر دکھلاے شمع
جس طرحے جنبش دامان سے گل ہو جاو شمع
بار بہ محفل میں اسے خورشید و یو باو شمع
غم تنگے کا جلاے سر سے لے تا پاو شمع
اپنے اشک گرم سے پر اکھڑا پے شمع
غم میں پروانے کے گھلتا ہے قہر عنائو شمع
کو منسایا روانہ ہے مسکو نہیں سو داسے شمع

کیا غم فلاح دیکر کہ صبا نے کہا
کے غم پروانہ دار حسن پر داو شمع

پیش روی روشن جامان نہیں تو قیر شمع
تیسرے کی زبان وینا میں جلتے ہیں درم
وصف میں معشوق کے ہوتے نہیں عاشق کو با
کب دہری تقلید سے ہو ویکا حاسد کو فروغ

مہر تابان کو پہنچتی ہے کوئی تنویر شمع
غیر جانے کی نہیں ہے کہ خطا نقد پر شمع
اصل محفل کب نہیں پروانے سے نور شمع
شمع کی صورت کیسی روشن نہو تھو پر شمع

روئے روشن نے جلا مارا میرے عشاق کو تیز ہے جسکی زبان خاموش رہتا ہے دلم	پھونک تیتی ہے پتنگوں کو یہ ہے تاثیر شمع بزم عالم میں منو دے گوشت زو و تقریر شمع
--	--

رویت غین ضلع

یاد روئے یار میں دغا خاے تن چراغ داع سوزان کا جو اے گار و گردن روشن چراغ شمع کی حاجت نہیں آگ کا وہ نور شید رو یا روئے یار میں حکلا تو آنکھوں میں میرے حلقہ کامل میں یاد آ یار رخ تابان یار آتش افروزی کرے گلشن میں جپ ہر ہوش ترع میں بھی داغ سوزان کو نہ پوشیدہ کرو رونگٹوں پر پیر پروانہ کا جھمکو گان کشتہ ہے اس کے طلاقی رنگ کا یہ خاکسار داغ سوزان سے ہوا پنا خانہ دل جلے خاک نہ سو اور شمع و کوہ جو شبنون کا خیال پڑ گیا ہے عکس کیا اوس عارض پر نور کا	خانہ مرقد میں بعد مرگ ہے روشن چراغ ہو سیر و بزم میں مثل گل ہوسن چراغ اوس کے نقش پا ہے ہو گا گور پر روشن چراغ ویدہ غول بیابان ہو گیا روشن چراغ بن گئے ہیں خانہ دل کے مرے روزن چراغ ہون تنگے عند لیسین اور گل گلشن چراغ میں جھپٹا ہی مہین ہرگز دم خفتن چراغ دغا خاے تن سے ہیں یان زیر پیران چراغ روغن اکیر سے ہو گور پر روشن چراغ برق کے بدلے جلا لینگا مرا خرم چراغ ہو فروغ عکس تن سے حلقہ جوشن چراغ بحر میں گرداب ہراک ہو گیا روشن چراغ
---	--

بزم میں نور شید رو تکی اور قساح خرم

خون پر زانہ سے ہو دھول کا معدن چراغ

داغ دل کا ہو بغیر از اشک کب روشن چراغ رے تابان شمع ہے قصر بلند یار میں تیرہ دل کہ پیش رو شندل نہیں ہوتا فروغ اشک چشم تر ہے باعث ہے فروغ داغ کا فیض مردہ و لے دنیا میں ہونا چاہے کسے	بزم عالم میں نہیں جلتا ہے بے روغن چراغ خانہ اطلال میں ہے مہر کار روشن چراغ مہر کے لگے منو دے ماہ کار روشن چراغ تیل گھٹاتا ہے جب ہوتا ہے گل روشن چراغ آتش خاموش سے ہوتا نہیں روشن چراغ
---	---

<p>شعرو چہتا مہین ہرگز تہ دامن چہراغ مرگ پر پروانے کے کرتا مہین شیون چراغ جان پروانہ کا ہے او شعرو دشمن چراغ نالہ راتقان مہین کرتا دم مرون چراغ مرومہ کا چراغ پر جلتا ہے جو روغن چراغ</p>	<p>روے روشن کو کر مر عاشق سے کیا پہنان درو عاشق کا نہو صدمہ کہے معشوق کو روے روشن نے جلا کر خاک کر ڈالا ہے عاشق دل سوختہ ہے جان بنے فریادوی جہین عالی منزلت ہے خود بخود او کو فروغ</p>
<p>تنگدل کو کب ہوا نساح دنیا میں فروغ کب کرے روشن جہان میں خانہ مدفن چراغ</p>	
<p>بلبل گل جس سے ہوں بستان میں داغ بس ہے مجھ کو کلبہ اخوان میں داغ لگ گیا زہد ترے ایمان میں داغ دل کے بلے سینہ سوزان میں داغ پڑ گئے ہیں گنبد گردان میں داغ</p>	<p>ہے وہ اپنے سینہ سوزان میں داغ اب نہیں کچھ حاجت شمع و چراغ اپنی طاعت پر جو تو مغرور ہے تیرے فرقت میں ہے اسے ماہ تمام چہرہ پر کب جلوہ گرہیں مہروما</p>
<p>لکھی ہے تعریف جو اس ماہ کے پڑ گئے قساح کے دیوان میں داغ</p>	
<p>خانہ زنجبیر میں ہوں حلقہ غل چراغ کفش کا تیرے ہواؤ خورشید رو ہر گل چراغ میکدے میں ہے کف ساقی پہ جام چراغ روے روشن سے ہوا جو حلقہ کا گل چراغ روشنی میں ہو گیا جو دیدہ بلبل چراغ</p>	<p>اپنے داغ دلکار روشن کر کروں او گل چراغ فندق پائے خانی کی عجب تماشہ ہے پڑ گیا ہے عکس جو اس کے رخ پر نور کا دل ہمارا بن گیا پروانہ سوز و گداز اوس گل پر نور کو دیکھا ہے شاید باغ میں</p>
<p>غم شب تار یک بھراں میں مہین نساح کو شمع رو ماتھوں کے اوسکے ہو گئے گل چراغ</p>	
<p>کیوں عرش پر چڑھائے تہ اپنا داغ داغ جلتے ہیں روز و شب مرے مثل او باغ داغ</p>	<p>پائے جوزلف مہر و شان کا سراغ داغ سہے جس سے شعلہ رخ آتش نشان کی یاد</p>

و کلائیگا بہار سچ لالہ زار کی	فساخ ہو گون سے تن زار داغ داغ
نہیں پیری میں مرے داغ جگر میں گری	ہر دوش وقت سحر کیون نہو پری لہو چرخ

یہ شعر صنعت تلون میں ہی یعنی نو بکر کی ہے

بوسے تیرے تازہ سپہ دلہر داغ	کیون خواب عرش کے اوپر دماغ
-----------------------------	----------------------------

روایت فامی معنی

وہ لڑائے آنکھوں میں سے جو کہ ہو سے مراد ہے	چشم قاتل ہے نگاہ تیرے سے شہر کی
نیف سے تیرے ہیں دریا میں صدف گوشت	کیا تعجب گر پٹاؤں بھی ہونہار کی
ہے یہ روشن چمکتی کرتے ہیں مکان نکاح	روز و شب پھر تیرے ہیں ہر وہاں جو
اسے گل شاداب یونہی گل ہمارے ہاتھ میں	بکھر میں جس طرح سے ہو وہاں صدف گوشت
انتظاری ہے بت ترسا سے سیکش کی	دیدہ ترانہ کے قطرہوں سے ہر سانس
یہاں کی کیا فیدیاری اور نہیں منظور ہے	گل ترانے میں جہان میں روایت
وہ ہم ہر سیراوس می نوش کوئی ہے	جوش سستی سے جہاں سحر میں سانس
اس طرف سے ٹھنڈ نہ پھر سے تیغ قاتل چاہی	ہے صدف عشاق فتنہاں شاد و سحر
آج کس ہیوش کی آواز ہے جو گلشن میں ہے	شہر و زگس صراحی در انہل سا غر بکشت

دیکھئے فساخ کیا محشر میں ہوش فلظ
ہو دینا اے سال بد کا اپنے جب فرقہ

ہے جلوہ زلف دو تا ایک اس طرف ایک طرف	یا آسمانی ہے بلا ایک اس طرف ایک طرف
ہر دورخ و کدہ پر قربان ہوں قہقہہ و مست	کر دیکھنے پائین ذرا ایک اس طرف ایک طرف
میں تیرے میں دو پرنگے پر ابرو سے پر خم ترے	بینی کے کب میں دلہا ایک اس طرف ایک طرف
تیغ و دوستی سے دلا مقل میں اوسکی ہوا	دکھلائی دے گی کہ بلا ایک اس طرف ایک طرف
محبوب و ہودین اگر میرے بغل میں سیما	بت زندگی کا ہونہار ایک اس طرف ایک طرف

ہے منہ پہ تیرے بتلا جوڑے پہ تیرے کوفہ	ای ماہر و صبح و مسا ایک اس طرف ایک اس طرف
لشاح کو اب دیکھ کر رخ پر ترسے کیوں تیرے بل کرتی ہے زلف ووتا ایک اس طرف ایک اس طرف	
ہو سچ و ہرین پر ورون سے بھی انسان کو جو گوشہ گیر ہے تسانی سے اوسے کیا کام نہیں ہے چشم مری اشک صاف سے خالی خالی نہیں ہے صن سے شام فراق بھی عنبہ خطا صنم ہو ہر اک خال خالیہ نازک ہے اس قدر کہ چمکتی ہے بار بار بڑھا یا رتبہ ان آنکھوں کا اشک صافی نے	کہ موتیوں کے لیے توڑیں استخوان صدف ہوئی ہے قابل گفتار کب زبان صدف بھرا ہے گوہر شہوار سے دامن صدف آنکھوں میں اپنے خلعت بیت الحزن ہر زلف آنکھیں ہرین ہین ناؤ اشک خن سے زلف اون کی کمر سے اوٹھ نہیں سکتا ہے بار زلف جہان میں گوہر ترسے ہے آبر و صدف
رو لیت فاف فرشت	
ہو گیا جب سے بتلاے فراق دیکھتے کچھ نہیں سواے فراق وصل ہووے نصیب باز فراق مجھے یکدم جدا نہیں ہوتا بکیسی میں نہیں کوئی غم خوار کھجیے اب بیان کس کس کا پہ ڈاسے گی صورت گندم زندگی ہو رہا رہ پاؤں جان آہ و انہان و شور و نالہ زار	تکلم اب ٹھائے سے جفا و فراق اپنی آنکھیں نہیں سواے فراق کسین مل جاوے یہ بلاے فراق میں ہوا قافل و فارے فراق جسہ غم و درد جان گزارے فراق لاکھ صدے سے سواے فراق دل عاشق کو آسیاے فراق اگر آئے قضا بجائے فراق چار چیزیں ہیں مقصاے فراق
حرف سارے ہوں شعر میں مقلوع کرین موزون جو ماہر ہے فراق	

ہے طیفیل روئے انور دہوپ سو نیکا ورق اس قدر تاثیر سیلی میرے رنگ زرد کی دیکھ بے تیرے سنہری رنگ کو گر آفتاب پر تو داغ دل عاشق بھی وہ اکسیر ہے اس قدر تیرے سنہری رنگ نے چمکا دیا تیرے روئے صاف سے جو میرے رنگ زرد	ور نہ بن سکتی ہے کیونکہ دہوپ سو نے کا ورق ہو گئی ہے صاف زرد گرد دہوپ سو نیکا ورق صروش ہووے مقرر دہوپ سو نیکا ورق ہوا بھی اسی کیمیا گرد دہوپ سو نیکا ورق ہو گئی اسے ہر انور دہوپ سو نیکا ورق چاندنی چاندی کا پتر دہوپ سو نیکا ورق
--	---

ہے اویسی کی شاعری نسلخ اتب و تاب کی باندہ لبو سے جو سخن ورد دہوپ سو نیکا ورق	
---	--

یہ غزل دو قافیتین ہے	
----------------------	--

ہے جسم مرا اے گل رخا شجر عشق بے پردہ مری نقش کے ہمراہ وہ ہو گئے کان اور سکے بھرے ہین مری جانب سے نظرون سے گرا غوار ہوا چشم جہان مین پہلو و دل و سینہ کیا خاک جلا کر لب خشک ہین تر آگین مین اور زرد چہرہ	انگور ہر اک زخم کا گویا شجر عشق دکھ لایگا اک روز تماشا ہنہ عشق سنتا مہین وہ یار دلا راخبر عشق جس پر پڑے اے دل شیدا نظر عشق ہے نار جنم سے زیادہ شہر عشق صورت سے مری صاف ہر میدان عشق
--	--

ہے خشک جو چہر ان مین تنہا قد ناسخ پہو نچا یگا اک دن او سے صدا تیر عشق	
--	--

کرتار ما تصور قاتل شب نراق افلاک پرستارے ہوں مانند لب مرگ سے راضی ہوا انسان کبھی	نریا کیا مراد لب نراق آکھوں مین داغ ہو مکمل شب نراق کب گوارا ہووے دلبر کا فراق
--	--

رولیف کافی کلرین	
------------------	--

<p>نہ نکلا کچھ بھی تیرے ماتہ سے کام آسمان اتنا ہیکتا ہے جو ٹوک ملک سے لعل روان اتنا گراہ کیا کو چہ محبوب کا دل نے نشان اتنا مزا ہے شربت نیلو فریا کا منہ میں یہاں اتنا ملے ہمد میں میرے نالہ واہ و فغان اتنا پری و حور و عظام و فوشہ انس و جان اتنا</p>	<p>نہ آیا مرقد عاشق پر وہ سرور و ان اتنا کسی کے لعل میگوں کے لکے تھے و صفیہ کیا اوڑائی خاک بھی گا زمین سے توڑنا کیکن مسمیٰ مالیدہ لب تیرے جو چوسے پل کی چٹے ہیں گو قرار و صبر تیرے عشق میں لکے نہیں واقف ترے اسرار سے کیا نشان تیری</p>
--	--

<p>نہ آتے تم تو کیلے او میری جان کو ح کر جاتے دل و دین عقل و ہوش و خواب و خورناک تو اتنا</p>	<p>دل بجا رہی ہے اگر نازک رشتہ عمر سے سوا ناسا</p>
<p>خوی جانان ہی ہریشتر نازک ہے مرے یار کی کمر نازک</p>	

ر دلف کاف فارسی

<p>نہان ہے سنگ میں ایشوخ فتنہ گر رگ سنگ شمع ہر سے چمکے گی بیشتر رگ سنگ ہزار رنگ نکالے اگر شرر رگ سنگ زبان شمع صفت جن جھمکی ہر رگ سنگ کہیں کے بالکو شیشہ کے شیشہ گر رگ سنگ رگ جگر سے منو کی سخت تر رگ سنگ ہے انتظار میں ہر رشتہ نظر رگ سنگ رگ بدن ہے بت غیرت تو رگ سنگ عجب نہیں کہینہ رشتہ گھر رگ سنگ تو ہو رنگ رگ لعل جلوہ گر رگ سنگ بنیں گے تار نظر اپنے سر سیر رگ سنگ</p>	<p>تیری مرقہ سے جو کرتی ہے ولین ڈر رگ سنگ کروں گا کوہ میں جاکر جو آہ شعلہ نشان برابر میری آہوں سے کر سکے گی کمان رہا میں بھی گرا اپنے سوز دل کا اثر رشتا بہت بت چینی کی جو کمر سے ہے ہزار دن توڑے ہیں تلوار میں سخت جانی میں خیال ہے غم سنگ دل کے آتے کا جو جھپٹ آپ کی سختی و سر دھری ہے زمیں گلو سے بت سنگدل سے ہے چپان خنائی پاؤں جو سنگ فرار پر وہ سکے خیال آمد و رفت تباہ ہے آنکھ بھر</p>
---	---

<p>اوپر سے سوئے دیوار ہا تو بین پتھر کسی منہ کی کمر سے ہوئی ہے شہر ہند</p>	<p>بنی ہے فصل بہار ان میں مثل پر رگ سنگ نہان جو رہتی ہے نظر من سے بیشتر رگ سنگ</p>
<p>موا ہے عشق بہ سنگدل میں جو شاخ بچے میں تار کفن اس کے جسم پر رگ سنگ</p>	
<p>خیال زلف بتان میں ہو بارگر رگ سنگ بتوں کے نشتر ترکان کو دیکھے گر رگ سنگ وہ گلبدن جو رکھے پادوں سنگ مدفن پر خیال جو بت یسین کا شبکو سو نہیں ہے نہان ہے چشم گمان سے ہو اس قدر بار کیا یہہ شوق وید ہے پتھر اکھن مری اکھن اثر کرے نہ کسی منطق کی تیغ زبان یہہ جوش ماتم فساد ہے جوا شیریں مراں رہتے ہیں عالم میں تنگ سنگین دل نہیں ہے سختی تنگی دہر سے ایمن جہیں ہے سخت و لون کو زبان تیز ہو کام بتوں کے دل میں کر یگی ہمارے آہ مہی بتوں کے غلم سے کیا خوف گو شہ گہروں کو دلون میں سنگدلون کے ہو جاوے روشندل</p>	<p>وہ بال لاینگی مرقد میں جان پر رگ سنگ ٹپ کے سنگ سے ٹپکی سر مہر رگ سنگ قوزم ہو رگ گل سے زیادہ تر رگ سنگ ان آنکھوں کو ہو رگ خواب تا سحر رگ سنگ تری ہے کیا منہ سنگدل کمر رگ سنگ عجب نہیں کہ بنے رشتہ نظر رگ سنگ بند ہی ہے ایسی صفائی سوا پیر رگ سنگ عجب نہیں ہے رگ ابر ہو اگر رگ سنگ ہے روز و شب یہی درہ زبان ہر رگ سنگ ہوئی ہے گوشہ گزن سنگ میں اگر رگ سنگ جہان میں رکھتی ہے کب خوف بیشتر رگ سنگ کہ کو ہمار میں ہے مسکن شہ رگ سنگ ہے اس کے نشتر ترکان سے بچو رگ سنگ شہ کو دیتی ہے اپنی بقل میں گھر رگ سنگ</p>
<p>سے خامہ دو زبان رشک تشہد شہر باد زمین سخت یہ شاخ ہے اگر رگ سنگ</p>	
<p>چھو مکدی ہے یاور خ نے داغ عا عین ہے مسی بالیدہ لب پر پنجہ مزیکن کا عکس چشم پر خون کو تصور کب سے لعل یار کا</p>	<p>لگ گئی افسوس کیا پوئے پہلے گلشن میں آگ شاخ مر جان سے لگی ہے تختہ سوسن میں آگ آتش گویا نے پھونکی لعل کے معدن میں آگ</p>

میدہ پر غم کو اوس گلگون تبا کا ہے خیال	اگ گئی ہے موم آبی کے بھی سکن میں آگ
نقش ہے دل میں تمہارے الفت نسخ کا ہو شرارہ شکہ میں اشد زلزلہ میں آگ	
ر د ی ف ل ا م ک ل م ن	
بیلا جبران میں ہو کر بٹھکے غمنا و دل کام ہے کی کنی کا کرتی ہے یاد شرہ کیا غرض ہے سیر و شت و کوہ سے او گلزار رنگی جو آنکھ اوس مست شراب حسن سے مشرم سے موسیٰ چپا رکھین بریضا تکون قیس کا لڑکر کیا ہے خضر کا جی چوٹ مارے شعلہ روت جب کرے عاشق سے شہد گریہ جاوہ فرما ہے خیال و س غیرت غور شید کا مثل جسم و سایہ تجھ سے میرے دل کو ربط ہے عشق کی حقیقت سے جب گرد و رت ہو رضا جب کرے غم و ن سو گریہ میں احو شمو و جل بجھے ہر قیامت حشر کے دن ماہر و	حیف دل افسوس دل و احسنا دل با و دل کیا رہے ناسفتہ او جان کو ہر کیتے ل ہے خیال روئے زمین لالہ حمرائے دل ہے شراب عشق سے ملامت میناے دل داغ ہے غور شید سے روشن بھلین جائے ل ہے یہ وحشت زمر اصرار و وحشت او دل آنکھوں کے رتے سے پانی ہو ہو کو کہہ جا دل کیا تعجب کا محل ہے آسمان بن جائے دل تو جہان جائے پر پر و سنا حقیرے جاو دل آئینہ خانی کا جلوہ یار کو دکھلاے دل صورت پر دانہ مار رشک سے جلیا دل داغ مالے آتشین اپنے اگر دکھلاے دل
ہجر کی شب سینہ میران میں اسے ابرو کمان ہو تراز و ناوک آہ فلک پیامے دل	
مہر بے مہر پر جو ایک دل چمن میں نغمہ پیرا ہے مراد جو اوس دلبر سے ہو ویکجا جاد دل نظر سے یار کے جو گر گیا دل	ہوا ہے مورد و جود و جفا دل بین میں اسے شک گل شور و غنادل کرے کا نالہ و آہ و بکا دل پہلا کسی نظر میں پھر چڑھال

<p>چرا کر کے گیا وز دست دل ہمیں آنکھیں دشتان جان بادل بنا ہے طائر قبلہ نما دل ہوا ہے شعلہ رویوں پر ہوا دل ہے گرم نالہ ہر صبح و مسا دل ر عایا کو رکھے خوش شاہ عادل</p>	<p>گر قتا راو سکو ہاتھوں ہاتھ کر لو نہیں کہتا ہے کچھ ای یار جانی منہ او سکا جامد ویر تیان ہے نہیں ہے مرغ آتشخوار سے کم خیال زلف و رخسار تیان میں ہوئے بندش سے میر و حیت مضمون</p>
<p>ہے غم میں قول خسرو درد نساج کجا ما و کجا جان و کجا دل</p>	
<p>ای میکشودل بریان سو ہے کہا بخل ہے ساغرے گلگون سے آفتاب بخل ہے پاؤ صاف سے رخسار ہتاب بخل ہماری آنکھوں سے ہو دیدہ رکاب بخل ہے ماہ و نہرہ و برجیں و آفتاب بخل</p>	<p>سر شک دیدہ پر خون سے ہو شراب بخل بخل ہے ساقی آتش لباس سے میخ ستارہ خال کھدست سے ہو شرمندہ ای شمشورہ اور نور حیرت میں ایسا برج و جبین و کف دست و پای روشن</p>
<p>بخل ہوئے دل بشتاب سے جو برق پیمان ہے چشم پر غم نساج سے سحاب بخل</p>	
<p>دست پر سر رہ گئی چہرہ تو جاسوس خیال</p>	<p>در چشم باری نے پیمان جو دکھ لے لیا</p>
<p>گر دین لیس و نہار چرخ سے روشن ہر صاف ہے یہ قندیل فلک نساج فانوس خیال</p>	
<p>کم نفع صورت سے نہیں شور بکائے دل لاون زبان پہ وصل میں کیا مدعا دل آٹھون پہر فراق میں ہی یہ دعا دل ایسا منو کہ ہاتھ سے جان کو گنوا دل</p>	<p>چونک او پھین مروی سن لین اگر نالما دل چشم سیاہ نے مجھے سرمہ کھلا دیا پھر مچھینیں ہون وصل کی یار کین نصیب رکتا ہے پاؤں کو چہ الفت میں دیکھ</p>
<p>جب پیچ عشق میں پرے نساج کھل گیا</p>	

کمال

	کوئی نہیں ہے جان کا دشمن سوائے دل	
جو صلہ ہو دوسے نہ کم ظرف کو اصلاً حاصل ہرگز نہ دوسے کو جلائے ہرگز بھر دنیا میں تنک ظرف نہو دریا دل	ظرف خم کر نہیں سکتا کسی شیشہ حاصل کپ فرنگی کو ہوا عجب از مسیحا چل ہو دوسے تالاب کو کپ وسعت دریا چل	
	مثل قساح نہو دوسے کیسی حاسد کو فروغ سامری کر نہیں سکتا یدر پیغا حاصل	
خال کو گوشتہ ابرو کے نہ چوم او قساح اے از خیال عارضت دارم گلستان و نعل گر بشنو یک نغمہ کلک اسخ مرا ہر تار گیسو سے ترا تار و چین زیر نگین حدی بیا ایک بہرین کہ پار ہائے سخت دل رخسار پر نور ترا جمع وطن در استین	جسکی موت آتی ہے کما تار ہو وہ تلوار کے پہل وز یاد زلف پر خمت صد سنبستان و نعل منتظار خود ساز و نہان مرغ خوش الحان نعل یا قوت لبائے ترا کوہ پاشان و نعل پر طعل اشک لالہ گون دار و گلستان و نعل چشم سیمہ مست ترا شام غریبان و نعل	
	نفسخ و تو صیف آن رشک گل باغ جنان ہر شہر را باشد نہان فردوس عنوان و نعل	
	رویف نیم کلن	
عمر بھر تک وہ رہا قساح زیر بار غم بہتر اس یغیے سے ہو موت ایدل بیمار غم او گل گلزار خوبی حالت ہجران نہ پوچہ ہجر جانان میں کنارہ کش ہو جو بھون خور کھاتے ہیں اور رشک یوسف غم تر و عاشق ام گیسو سے پر سحر کا ہجران میں بند تھا ہو خیال اسے طیبو یہ نہیں ممکن کہ ہو میسر علاج	چر گیا اکبار جب پر سایہ دیوار غم آفت جان خزن ہے صدمہ آزار غم نیشتر سے بھی رگ جا بگو سواہین خار غم غم ہوا غمخوار بسید امین ہوا غمخوار غم گرم رہتا ہے نہایت اندون باز غم پٹی رہتی ہے مری گرون لین ہر دم مار غم حضر شعیب سے بھی اچا نہو بیمار غم	

پیش چشم خود نشان حائل ہوئی دیوار غم کھا بیگا اک دن مجھے زندگی آدم خواہ غم پے شب و بچور سے بھی بڑھکے روتنا غم موج زن جس وقت ہوتا ہے ہم دو خار غم اوٹھ مہین سکتا ہے نسل خیزین سے بار غم	روی شاوی خاک آئے میری آنکھ کو غم خال رخسار پر رویان کا رہتا ہے خیال تیرگی آنکھوں میں چھا جاتی ہے او غم چار دیوار غم کا مجھے رہتا ہے خوف کافر ہے پیر کو میرے کوئی کر دے خبر
---	--

درگاہ عجبناہ عشق میں جانا جو ہو

بارہ ہلے نشان اپنے سر پہ تو دستار غم

نہ غرض دانہ سے کہتے ہیں نہ کچھ دم سے کام ہے نقطہ کیفیت ساقی گلغام سے کام اسے طیبو ہے مجھے روعن بادام سے کام دیدہ و گوش کو ہے نامہ و پیغام سے کام	ہے مجھے خال سے اور زلف پیغام سے کام شیشہ و ساغر و مینا نہ ہے و جام سے کام گر ہوش چشم صنم دیکھ کے دوران ہوا انتظاری میں کہیں قاصد جانان آجائے
---	---

صبح سے دان تو ہے چنی کی گندہاؤں کا خیال

بیان لسان کو ہے خواب ہر شام سے کام

شمع خانہ روشن از نور تجلّا کردہ ام نقطہ از مردمان چشم سینا کردہ ام من مگر گیسوے مشکین تو پیدا کردہ ام غرقہ بہر تماشا سے رخت واکر کردہ ام رشتہ فکر رسا را دام غنقا کردہ ام	سینہ معمور از فروغِ روئے زیبا کردہ ام نامہ شوقِ لقایت در دل افشا کردہ ام گرچہ ہر موئے دراز تو سننے وار دہم در جگر سوراخ می دارم پے تسکین دل مے مکارم معنی یار یک در وصف بیان
---	--

رولف نون کلن

ایو جس حسن ہے یہ سمٹ رہا ب میں پردہ دری ہے صاف کسی کے حجاب میں ایو جس کو یا پو ہے حجاب میں	یہ جو تیر شک گرم ہے چشم پر آب میں دل چاک چاک ہے جو وہ رخ ہے نقاب میں بجراں میں تیرے دم جو ہے چشم پر آب میں
--	--

عالم چکور کا ہوا رہسرو پہ شہسوار سوسو طرح سے کھاتی ہے بل اڑھتے بیٹے طنلی میں نیچہ کیسی چلتا ہے تو جو چال ہے چشم مست کا دل پر داغ کو چننا خط سیاہ عارض روشن سے کھل گیا ابلیس کو بھگا دے وہ اور بھیہر قیب کو وہ شہسوار گرم عنان ہو جو سیر میں سفاک کی نگاہ کی ہے یاد وقت فرج اوسکی ہنسی سے یہ دل پر داغ ہے نگار	نالے میں تہہ ہے پاؤں میں ہر کاہ میں کا کل سے بڑھ چلی وہ کمر تہ تاب میں جیتا پنکے گا کوئی نہ تجھے شہاب میں ہے بے بھری ہوئی قدح آفتاب میں زنک اگیا ہے آئینہ آفتاب میں ہے طور تیرا کاترہ شہاب میں دوڑے گا سرو تنگ بھی اوسکے رکاب میں خجر نزار وں ٹوٹے مرے اضطراب میں بکلی کی ضرب ہے سپر آفتاب میں
---	--

ناموش اہل نرم کو کر دے یہ ہے اثر
نسخ اپنے ہر سخن لا جواب میں

اوس دلربا کا جلوہ ہے چشم پر آب میں ہے عکس داغ و لکار خبے حجاب میں روے ضم کا جلوہ ہے چشم پر آب میں سوسو طرح سے باند ہے میں مضمون یاد میں پہتلاں سرخ محرم آب روان میں ہے خالی میں ساکنان فلک عشق سے اگر ہے منعکس جو کا کل پر پیچ دلربا اوس ماہر کی نرم میں چلتے ہے جو شراب رخسار پر عرق کے تصور میں مرتے ہیں دیکھی تڑپ جو کان کی مچلی کی بحر حسن اوس ماہر کی یاد میں روشن ہیں داغ دل مکن نہیں گناہوں کا میرے شمار ہو	ہم نے پری کو بن کیا ہے جناب میں تصویر ماہ ہے ورق آفتاب میں تحویل ماہتاب ہے برج جناب میں ماہتوں سے میرے قافیہ میں اک عذاب میں مکمل شفق کا جلوہ نما ہے جناب میں پھر داغ کس لیے ہے دل ماہتاب میں گویا زبان مار ہے ہر موج آب میں ہے دور آفتاب شب ماہتاب میں - کشتی عمر اپنے روان ہے گلاب میں ماہی کی طرح عمر کٹی اضطراب میں تارے چٹک رہے ہیں شب ماہتاب میں مہر و ہون جو سارے فرشتے حساب میں
---	--

فخش سم فرس سے جو تشیہ پہننے دی چو نابین کی خاک میں منجم کے ہڈیاں کہنکا گایا فراق کا امید وصل ہے	اے ہر ہے یہ گرم روی آفتاب میں بیجا غور کرتے ہیں دیرِ حشر اب میں دیکھا جو وصل عاشق و معشوق ڈار ہیں
---	---

دیوان اپنا پہن گیا ہے شمس باز عہ
تسلیاں شعر لکھتا ہوں وصفِ شراب میں

جو خبر زمین وہ نہیں رہتے حجاب میں جو ہمارے دل پہ وہ نہ ہے سچ و تاب میں خط جلوہ گر نہیں ترے رخ کے ثواب میں کیا عیش تنگ نظر ہوں کو دیرِ شراب میں کیا کام شکے نام سے دیرِ حشر اب میں سے تلخ عیش عاشق چشمان مست یار انسان کو وطن میں بھی ہو چین ہو محال خط سیمہ نہیں رخ تابی یار پر اوسکو نہیں ہے اس دل پر داغِ بر نظر ہرستیوں سے کام سپہرِ روشد لوں کو کیا ہر دم بجا ہے اس دل روشن کو شور و خط کا نہیں ہے اس دل پر داغ کو خیال دنیا میں کیفیت میں ہیں جو میں رفیقِ قلب رویِ یلغ کی دل سوزان کو پاؤں مو حاصلِ صفا سے دل نہ کہی بد گہر کو مو اتن دلوں کا دل تو پگھلتا نہیں کہے برو خبا سے منہوا چسا نہیں سنرور	دیکھا مہینا ہے ہر کے رخ کو نقاب میں ہوتی ہے موج بھی کہیں موتی کی آبا میں لکھا نہیں ہے کچھ ورقِ آفتاب میں ہوتی نہیں ہے مئی کہی جامِ حباب میں کب روشنی ہو گنجفہ کے آفتاب میں رند و ضرور ہوتی ہے تلخیِ شراب میں - پانی میں مچھلیاں بھی ہیں اک اضطراب میں کب بال آئے آئینہ آفتاب میں سنہ کون دیکھے آئینہ آفتاب میں اک قطرہ سے نہیں قدرِ آفتاب میں پیدا ہے رشک ماہِ جن آفتاب میں کیون رنگ آئے آئینہ آفتاب میں عقد یہ کمل گیا مجھے دورِ شراب میں غیر نمک نرا مہین ہوتا کباب میں پیدا ہو گہر کہے خنجر کے آب میں آفسو کا نام تک نہیں چشمِ رکاب میں فرعون کو ڈبو دیا موس نے آب میں
---	---

ہو صاف دل کو صحت کد طرف ناپسند

<p>کون سا روئے ہے جو نالہ و فریاد نہیں ہے مکان یار کا کچھ گاشن شداد نہیں احامہ اپنا تو کم از خمیر غولاد نہیں کون دنیا میں حسین ہے کہ وہ جلاؤں کوئی دن شاد ہمارا دل ناشاد نہیں کون کا فہرستہ کہ وہ بانی بیداد نہیں یہ سہ مجال تسلط مانی و سہزاد نہیں بے اثر نالہ مرغان چمن ژاد نہیں ہے سدا تیری زبان پر ستم ایجا نہیں موعود سان چمن موعود بیداد نہیں کب عیان کوہ پہ خون سر فرماو نہیں کچھ بھی تجھ کو غم حال دل ہر باد نہیں</p>	<p>دم بھر ہوا کھڑے نہیں ہے جاہلین کون سی رات مرے دل کو تیری یاد نہیں اوسکی جو گھٹ پڑے پائون پین کی نصیب وصف فرکان سے کیا ہے دل جاسد کرے قتل عشاق کیا کرتے ہیں خوبان جہان ہجرین رنج و غم و درد و الم کا ہے ہجوم سیکڑوں نقتنے کیسے دیدہ نقان و نیا کمنازک جہان کی جو کھینچے تصویر فصل گل آتے ہی اوڑ جاتی ہے گلشن تیرا طلب وصل یہ کیا مان کی توقع نہیں بلبلیں کہتی ہیں گل چمن نہ لگے گل کو ہاتھ بیستون پر کل لالہ کو تو دیکھ اے شیریں خاک میں سرمہ ملے ٹوٹے کہیں آئینہ</p>
<p>اک غزل اور پئے خاطر جاہل لکھون یہ زمین گو کہ پسند دل ناشاد نہیں</p>	<p>دل کو کچھ غیر خنوشے تباہ یاد نہیں کو نسا دل ہے کہ جس دل میں تیری یاد نہیں بیچ سے دام و درم کے مین رہا روشن دل جو کہ خادم ہے وہ محنت و دم ہوا آخر کا راست بازون کو نہیں سیم حوادث کا خطر ظلم گلچین سے ہوئی باغ میں نالان بیل یاد گلرو میں مرے نامے جو بیل نے سنے دل را ہر ہے نہیں ذکر تباہ سے خالی</p>
<p>اس لیے لب پہ مرے نالہ و فریاد نہیں کون سا گھر ہے جہان میں کہ وہ آباد نہیں مرغ زرین کو ذرا خطرہ صیاد نہیں کون سا طفل دلبتان ہے کہ اسٹا نہیں موعود ظم حستان باغ میں شمشاد نہیں ورنہ کچھ گل سے ہو سے شکوہ برباد نہیں گم ہوئے ایسے کہ انداز فغان یاد نہیں سیکڑوں گھر میں جہان میں کہ وہ آباد نہیں</p>	<p>دل کو کچھ غیر خنوشے تباہ یاد نہیں کو نسا دل ہے کہ جس دل میں تیری یاد نہیں بیچ سے دام و درم کے مین رہا روشن دل جو کہ خادم ہے وہ محنت و دم ہوا آخر کا راست بازون کو نہیں سیم حوادث کا خطر ظلم گلچین سے ہوئی باغ میں نالان بیل یاد گلرو میں مرے نامے جو بیل نے سنے دل را ہر ہے نہیں ذکر تباہ سے خالی</p>

<p>بے اثر و نہ مرے نالہ و فتنہ یاد نہیں یہ ہے قمر کاں کم از شتر فضا و نہیں کون ہے جسکو مرے شہر پر ایراد نہیں کچھ بھی اس گیند و وار کی بنیاد نہیں کوٹھارہ و گلستان ہے کہ آزاد نہیں ابو مرغان چین راہ کو کچھ یاد نہیں میرا کوٹھارہ نہ مانے کوئی حد و نہیں</p>	<p>گوش زویدار کے ہوتی نہیں غم ہو تو یہ ہے چھوڑ دیتی ہے رگ و لگو اشاریہ بدام میں تو محسوس ہوں عالم کا سخت دانی سے نالہ شعلہ فشان دم میں اور ادویوں دہون صدے میں اوس قد بالا کے پہلا ای قری سیٹیاں بھول گئے زمرے سن سن کے مرے لاکھوں بچیریں تو راڈالین ہیں فصل گل میں</p>
---	---

موم کی طرح بت ہجرت کیوں کرتے گئے
دل فستان ہے کچھ آہاں و فولا و نہیں

<p>مختار آب نرگس باغ ارم نہیں خند چاک سینہ شانہ زلف الم نہیں کم آفتاب حشر سے نقش قدم نہیں کب چاک چاک دامن و جیب قلم نہیں معلوم زندون کو رہ کچھ عدم نہیں مگر کم عندلیب مست سے پاؤں غم نہیں معاوم مجھ کو جاوہ راہ عدم نہیں یہ خوف باد سے کبھی شمع حرم نہیں یہ ہے تیغ اکہار وہ ہے حسین خیم نہیں شہباز مہربتہ دام و درم نہیں ہمارا نگاہ پاس سے یہ نہیرو ہم نہیں</p>	<p>یاد گل عذرا میں آنکھوں میں غم نہیں فیض شہنشاہ وصل سے ہجران کا غم نہیں ہر ہر قدم پہ شور قیامت بپا ہوا لکھتا نہیں ہوں کب دل و حشر زدہ کال عشق و میں کا حال کہلا مجھ بعد مرگ لکھنا ہے و صف پہول سے رخسار کا ترے زلف رسا سے یار سے پوچھوں مگر کا حال ڈرتے ہیں دوزخ سے روشن ضمیر بھی کرتے ہیں سید ہی فطرون سے عاشق کو قتل پڑتے ہیں پختاب بن کب جو میں ہر لب بند صبرت پوری نکلتی ہے جو سانپ سے صدا</p>
---	---

دلبر چٹا کپکا کوئی چال پر پاؤں
تغویز حبت و بغض سے نقش قدم نہیں

<p>کب چاک اپنے کا تنہا سے زمانہ غم نہیں</p>	<p>کب فیض شہنشاہ وصل سے ہم نہیں</p>
---	-------------------------------------

<p>لیتی ہے مجھے کام جو تیغ ستم نہیں گالی مجھے جو دے تو جلے غیر لشک سے ہوتا ہوں قتل لطف و عنایات یار سے کھاتے ہیں غیر حال مراد یکہ و یکھ کر لاکھوں کا خون ہو تلہ ہے جو ہر سیم و زر جان پاتے ہیں زنجیر جو حیران میں دیکھ کر اے جان طلب یہ بوسہ زلف سیاہ کے کر تپے قتل جھکو ترا و عدہ وصال آسان بھرا مل دول ہے جہان کی سیر اوس بت کی ہجر میں جو ٹھیکے میں اشک رشتا سیر جہان جو ہوتی ہے حاصل کتاب سے مل ہو گیا ہے مسئلہ جسے اختیار پر تو فکس ہے عارض رنگین تیغ زن کیون مد آہ بلب نالان سے بے اثر</p>	<p>دل خون ہو گیا ہے سر سے دم میں خون اوس ہر کل دشمنی بھی نسبت ہو کم نہیں میں زیر بار منت تیغ ستم نہیں + تیغ جھاسے تیری دغا یار کم نہیں کم جو ہر ون سے تیغ کے نقش و رسم نہیں ہے چشمہ جہات مری پیشم نم نہیں کم زہر سے نہیں ترے سر کی مسم نہیں د مبار تیغ تیز سے کم تیرا دم نہیں کم خط جام سے کسی نقش و رسم نہیں سنگ چکان سے کم سرے چشمانم نہیں مرفون کا دائرہ بھی کم از جام جم نہیں میں قید زلف یار او سے میرا غم نہیں خون عاشقوں کا جو ہر تیغ دو دم نہیں اگر گل جہان کے باغ میں جذر احم نہیں</p>
--	---

نسخ ہے جو طائر مضمون کی فکر میں

شہباز تیز یہ ہے ہمارا مسم نہیں

<p>یاد رخسار آتش افشان میں دل ہے پابند زلف پیچان میں ایک یوسف تنہا چاہ کنتان میں یاد لب میں بھریں پارہ لعل ہے جو زور و شہ اپنا دوست خون دو دھت زندان ہے ہر دم سے ادا دل زخمی ہے شاعر خفاک</p>	<p>سورہ شمس پر ہے قرآن میں اپنا مسکن ہے سبستان میں لاکھ دل ہیں جہر سختدان میں اشک کے بے چشم گریان میں ہمار ثابت نہیں گریان میں کیون نہ بھیجے گرسختان میں یاد افی زلف حیران میں</p>
---	--

	<p>ہمیں یہ زلفوں میں خزانہ نشان یا کہ جگہوں میں سنبلستان میں</p>	
	<p>نہار ایسا ہوا ہوں بھیراں میں ہے پسینا چہ زرخندان میں تم جو آجاو محبت اخوان میں یاد ہے گلبدن کی بھیراں میں جان دی عشق تیغ بران میں کبھی زلفوں کی یاد لب کی کبھی اوس گل تری آمد آمد کا شانہ زلف سے ند و تشبہ پھر دوبارہ ہو زندگی اپنی غسل دلو آؤ آب گوہر سے عالم خط جوہری آئے دل توڑے بازو جو ناوک افکنے پوست لب چہیکے دو لعل</p>	<p>کہ نہیں فرق جسم میں جان میں یا کہ یوسف ہے چاہ کنگان میں جان آجائے جسم بھیراں میں سیکڑوں چاک میں کربان میں گور میری بنے صفایاں میں کہ خن میں ہوں کہ بختاں میں بیلو شور ہے گلستان میں کیا کلف ہے گوی و چوگان میں اگر آجائے موت بھیراں میں جان نکلی ہے یاد دندان میں نظر آیا میان جانان میں تیر کی پردہ میں تاوان میں اجر زاید ہے خیر نیان میں</p>
	<p>چشم شہلا کا کشتہ ہے تسلیاں اوسکو دفناؤ ترکستان میں</p>	
<p>عجب کج ریت ہوا اپنی نہ جیتے میں نہ دہرے میں تو بڑھکر کوہ کن اور قیس استقبال کرتے ہیں ہر بار گیسو دن کے وہ جو بالوں کو کرتے ہیں کسی ہرہہ نشین کے عشق کا ہم دم جو بھرتے ہیں ملا کیا دیکھتے کو آسمانوں سے اترتے ہیں کبھی مسجد کی جانب ہو گئے جو گھر گزرتے ہیں</p>		<p>امید وصل ویم حیر میں بس دن گذرتے ہیں جو ہم خوش جنوں میں کوہ و صحر میں گذرتے ہیں پیشیان ہوش جمع عاشق مضطر کو کرتے ہیں نہیں ہیں آشنا نالوں سے اپنے کان کو کرتے ہیں ہے میرے عشق کے باعث جوتیرے حسن کا شہرہ ہزاروں نالے کرتا ہے مؤذن صورت بیل</p>

<p>پریشان ہوتے ہیں سب کی صورت سیرکش میں بجلا کیا اصل پر یونکی وہ شہرہ اوسکا ہیلاد سیاہی سی سہ و انجم کی آنکھوں میں چمکا جانی دامغ او نکا ہے چوتھے آسمان پر مہر کی صورت بنادیتے ہیں وہ حیرت کا پتلا رہ نور و دل کو</p>	<p>ہمارے آہ و نالے سے جو بال اونکے کپڑے میں فرشتے بھی خفاک پر نہ کر حسن یاد کرتے ہیں شب و حساب میں کو تھکے سے جسم وہ آدہ نہیں ترسے پاؤں چو اور شک عیسیٰ سر کو دہرتے ہیں روح آئینہ سان لیکر جو رستے سے گذرتے ہیں</p>
<p>ہیابان میں قدم جب عالم وحشت میں دہرتے ہیں ہمارے نالے آہن کو گلا کر کوم کرتے ہیں چمن میں بلبلوں میں ہے بیابان گامہ محشر بجرازد وہ و حیران خاک مائد آتا ہے عالم میں بلاتے مرد و صد سالہ کو ہیں باتوں باتوں میں مثل شہور ہے دنیا میں ہر کار سے دہر مرد ہوار عجب فروغ حسن سے خورشید بھی لرز لب حجر ناک کی یاد میں اسے غیرت عیسیٰ ہے وہ صیاد گلر و سانسے آنکھوں کو ہر سات قنا ہوتے ہیں اک آن میں سیل جوادیت سے بڑا ہو یا بھلا ہو سوچتے مطلق نہیں ہرگز</p>	<p>سدا اور دربان فساخ سپہ میرہ آفتاب سیجا میں مگر ہمارے پر ہیز کرتے ہیں برنگ گل سہ ہر خار کو ہم لال کرتے ہیں پر اپنے خوبی طالع سے وہ کب کا کافی ہوتے ہیں روح گل رنگ تیرا دیکھ کر فریاد کرتے ہیں رہا میں بند غم سے وہ جو دنیا سے گزرتے ہیں سیجا کالب مجرمان دم بند کرتے ہیں جو میں کمطرت میخا میں و کپ پاؤں دہرتے ہیں جو وقت غسل ہ منہ اپنا دہوئے میں کفر میں حیات جاودانی پائے میں جو تخیہ مرتے ہیں قصص میں ہر صغیر و زلیست کے دن خوش گزرتے ہیں جہاں کی طرح جو جوش مستی میں ادھرتے ہیں جو اونکے جی میں آجاتا ہے کیسر کر گزرتے ہیں</p>
<p>وہ ایسا بد گمان ہے دم چہانیکا ہوشک اوسکو جو کوئی اوس سے کھدے حضرت فساخ مرنے میں</p>	<p>ہم میان شمع کے مانند جلا کرتے ہیں چہچہ کیا کیا ترسے کیسویے دوتا کرتے ہیں جوش میں آئیے صاحب کدیر کیا کرتے ہیں</p>
<p>نرم اجار میں وہ شب کو رہا کرتے ہیں سایہ کی طرح سبھی سچ و یا کرتے ہیں بو الہوس کے لیے عاشق کو جہا کرتے ہیں</p>	<p>ہم میان شمع کے مانند جلا کرتے ہیں چہچہ کیا کیا ترسے کیسویے دوتا کرتے ہیں جوش میں آئیے صاحب کدیر کیا کرتے ہیں</p>

<p>خوب کرتے ہیں جو کرتے ہیں سیکارتے ہیں لوتی چرخ کے بھی ہوش اور کرتے ہیں وصل میں بند قباوت کے جو کرتے ہیں - جان و دل جس بت کا فریب نہ کرتے ہیں زاد خشک جو دانستہ ریا کرتے ہیں ظلم کیا گیا سر عاشق پر ہا کرتے ہیں دست گنجل بھی کوئی حاجت کو نہ کرتے ہیں دفعہ شغریہ بیان ریا کرتے حسین</p>	<p>محبوبہ و غلام دستم جو رو چھا کرتے ہیں ہاتھ میں چلتی ہے وہ شکستہ ہرہ دل زاہد کس طرح ہوتی ہیں آنکھیں پر نور ایک بات بھی بات ہماری نہیں سنتا حدیث خاک کی طرح رہا کرتے ہیں ہر شے میں غار کوئی شے نہیں باقی نہیں رہتی جو بڑی خاک حاصل ہو بتوں سے ایسے ہیں جھکو جب سے گئے ہیں بیباک میں ہم صورت</p>
---	---

فی البدیہہ جو غزل کہتے ہیں ہم اسے فساح
 قافیہ شاعر کے تنگ رہا کرتے ہیں

<p>آب حیات خضر مجھے سم سے کم نہیں صفا تمام گلشن عالم سے کم نہیں جھکو غزال شہت بھی خنیم سے کم نہیں حلقہ ہماری آنکھوں کا خاتم سے کم نہیں درہ ہر ایک نیر اعظم سے کم نہیں شادی کا روز بھی شب کا تم سے کم نہیں مرنے تک بھی قطرہ شبنم سے کم نہیں ایسا بھی حال گیسو سے پر خم سے کم نہیں ہر آنکھ چشم قطرہ شبنم سے کم نہیں زخم دہن کو بوسہ بھی نرم سے کم نہیں مضمون گرم نار جسم سے کم نہیں اس عہد کے بچیل بھی حاتم سے کم نہیں</p>	<p>دنیا کا عیش جس میں ماتم سے کم نہیں دشت میں خوش نشان جو ہوئی چشم چشم شکار افغان مشکین کی یاد میں ہر آنکھ لالہ رنگ نیکہ سے لعل کا اللہ سے اثر رخ تابان یار کا رہتا ہے وصل میں بھی جو ہر کافران کا اوس رشک گل و زیبا اور ایسا و کار سچے ہیں بیچ تاب میں جو ہم سیاہ بخت اوس رشک صبر کی جو توجہ ہے اس طرح ہر آنکھ سے سوا نکادہ غیرت سے جس میں کے جلتے ہیں نے سے نہیں پھرتے جواب صاف ہے میں کا سوال</p>
---	---

فساح اپنے اپنے سمجھ میں قبول فوق

سب ہسے ہین زیادہ کوئی ہسے کم ہین

عقدہ عشق اوس پہ حل ہوتا ہین
کب معطر یہ دل شیدا ہین -
لب پہ میرے نالہ بجا ہین -
بات کا اوسکو فرا اصل ہین
کعبہ دل ہے یہ بت خانا ہین
وہ مہ کفان نظر آتا ہین
دام میں جو زلف کے آیا ہین
محس رخ پر تارگیسو کا ہین
اپنا سایہ صورت عفا ہین
ماہرہ اوسکے پادں تک پونچا ہین
نالہ بھی تولب پہ آسکتا ہین
بہجر میں جدم کوئی اپنا ہین
ایک ٹان گر کی ہے تو صد ہا ہین
ہے قیامت قیامت ہا ہین

جسکو سودا اوسکے جوڑیکا ہین
کب خیال زلف عنبر سا ہین
بات تجھے وہ چمن کرتا ہین
جسے مضمون زبان بانہا ہین
جائے بت اسین ہین خذ کر حق
پیشم گریبان دیدہ یعقوب ہے
پیش کسی کیا عشق کے واقف ہو وہ
نہر جوہ اسے ماہ یہ خط شمع
زار جو یاد کب میں ہو گیا
وصل میں بھی حیف نارسا
ضعف ایسا ہی مشاق پار میں
جز فغان و نالہ و شرم یا و آہ
وصل میں بھی اوسکا یہ انداز تھا
شور محشر ہے صدا غمخالی کی

ہام می نساح وہ دسے یاندر

دست ساقی پر مرا قبضائیں

یہ مثل دور زمان انقلاب دریا میں
ہر ایک جاب ہو جام شراب دریا میں
کہ واژگون ہیں یہ جام جاب دریا میں
ہر ایک مون کو ہے پیتھاب دریا میں -
بھنگی پانی کے برسے شراب دریا میں
ہر اک جاب ہو تر خوشاب دریا میں

گریختے بنتے ہیں لاکھوں جاب دریا میں
جو اوترے غسل کو وہ آفتاب دریا میں
کسے ہوا ہے یہ شوق شراب دریا میں
گر اسے عکس جو زلفون کا سانپ کے مانند
میں وہ ہوں مست کہ جاؤں جو یہ بیا کو
یہ ہوں کنارے پہ چلکر جو شمع کو ہر بار

ہے مثل برق تیان مہن آب دریا میں کہ چھیلوں کو چو اک اضطراب دریا میں ہے تیری دید کے خاطر حباب دریا میں	گر ہے عکس ترے کان کی جو جھیلی کا سنی ہے کیا ترے کانوں کی چھیلوں کی تو وہ ہے اور کا تپلا کہ اب ہمہ تن چشم
--	--

اگر ہے عکس یہ کیس کلبدن کا اور فساد
نہے جو روقہ پیل حباب دریا میں

بارغ جنت کے گلون کو حاجت سنبھل کو نہا دل ہے کہ رشک خانہ مہم سنبھل خزہ سے ہر زمین زائد نیر اعظم سنبھل غیب ہے ہنسی میں ای تیغ زن گر خم سنبھل یہ وہ چشمہ ہے کہ حسین نام کو بھی خم سنبھل خزہ پر کس ن نگاہ نیر اعظم سنبھل یہ کچھ رنگ دل سے زیادہ خط جام سنبھل دار پر بھی گردن منصور اور دل خم سنبھل بیل تصویر سے انگیا کی پٹر یا کم سنبھل چشم الطاف تیان سے دل کم ازہم سنبھل دور دامن گردش خیر برین سے کم سنبھل ناکہ مہتاب سے کم حلقہ منہا تم سنبھل	گر پینار وے خوبان پر نہیں کچھ خم سنبھل کون ہے ایسا کہ جسکو عاشقی کا خم سنبھل فیض خسارتیان سے داغ سوزا کے خم سنبھل اب روی پر خم سے تیرے محبوبہ عقدہ کہلا تشنگان شوق کب ہر اب غصہ ہے ہو عاشقون پر چاہیے چشم گرم اور شکامہ حال عالم سینہ صافی کے سبب ہو شکاف سنگون حق کو نہ امت سے نہیں ہوتا ہی دیکھ کر حیران جو ہو وہ پھول سے پستان سرخ بھرتے زخم جگر او سلی نگاہ لطافت سے اک جہان کیونکہ کہ وہ بالانہ ہو ہنگام رقص تیری روشن اونگیوں کی پور ہو ماہ مینر
---	---

داغ دل کو خوف کیا فساد آہ گرم سے
گلشن نسہ و دوس کو پاؤ خندان سے خم سنبھل

اب طوق گل میں ہو نہ زنجیر گلے میں آتی ہے نظر بیان کی تحسیر گلے میں دھار کے ہولے رکھے زنجیر گلے میں ہو بند اسے طوطی حری تقریر گلے میں	ہے وصل میں وہ زلف گر گیسر گلے میں ہے کیا ہی صفا و بت ہے پیر گلے میں ویوانہ ہوا و سب جو تجھے دیکھے برہمن سن کے کسی اوس لعل سن کو کی جو باتیں
---	--

<p>تھکاسے لیے پھرتے ہیں شمشیر گلے میں تو یہ جس کے لیے تری تصویر گلے میں اب موج می ناب کی زنجیر گلے میں پٹکاسے وہ آب دم شمشیر گلے میں</p>	<p>دیوانہ ابرو سے تباہ طوق کے بدلے آسیب پر ہی سر سے اوڑھ لیا ہے جو باغ ہے ڈھونڈیگا اون آنگھو تکے میں دیوانہ ہون پہناؤ ناگے مرے قاتل سے جو یانی کوئی نہ خیر</p>
<p>اوس طفل کی نکلت کا کروں وصف تو نسلی ہر بات رسکے پھر دم بقت پر گلے میں</p>	
<p>ہر جہاں بھر ہو خانوس روشن آب میں ہو گئے گرداب مثل طوق آہن آب میں کا پٹتا ہے پر تو غور شید روشن آب میں گو ہر شہوار کا ہوتا ہے مسکن آب میں زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے آہن آب میں مثل درک لعل کا ہوتا ہے معدن آب میں جس طرح ہوتا نہیں غلو ط روغن آب میں سینہ گوہر میں کب چھوٹا ہے بوزن آب میں آنگھہ موتی کی نہیں ہوتی تہے روشن آب میں</p>	<p>ہوں جو اپنے داغ سوزان پر تو انگن آب میں اوس پر ہی کے دم آبی بھی دیوانے ہوتے صحت اسفل سے اعلا کو مناسب ہو گریز قطرے اشک کی جاویدہ پر خم میں ہے دل ہوا اوس کا کدہ جسکو روت دیکھ کر آنگھوں میں سخت دل پر خون نظر آتے نہیں کوئی بھی ہوتا نہیں مانوس جس غیر سے ہے بلا کے دہر سے آہن وطن میں ہر کوئی غیر سہاٹی نہیں ہوتا ہے انسان دیدہ ور</p>
<p>راستی نسلی کا پیشہ ہر سچ ہو قول و قول شیر سید یا تیر تہا ہے وقت رفتن آب میں</p>	
<p>اب نشان جس کا نام نہیں کسی مذہب میں یہ حرام نہیں یعنی سوداے زلف خام نہیں یہاں تھناے مہر جام نہیں ایک دن نامہ و پیام نہیں</p>	<p>چشم میں اشک لعل نام نہیں مے الفت کو نوش کر زاید خواب میں بھی خیال رہتا ہے لب ساقی پلاسے لعل مذاب دیدہ و گوشت کیون نہ کھوٹھوین</p>
<p>دل وہاں ہے کسی کو اسے نسلی</p>	

جوت یہ عجیبہ اتمام نہیں	
<p>دل بیت میں نہو کیوں آہ عاشق کا اثر نہیاں فراق یار موش میں جو ہم گریاں ہوں تو کوئی جنازے پر تجھے اسی رشک عیسیٰ کہینے کر لائے چھپا سکتا نہیں غماز ہر گز بید کی باتیں دہو میں دم میں اور اوسے گنبد گز دکھائی ہو بجھ نہیں رہی جلوہ نہاد رخ دل روشن نہ ہاتھ آسکتی ہو وہ اور نہ اسکو چوم سکتے ہیں</p>	<p>اگر میں سنگے اور بہن ہووے مگر نہیاں یہی ہو مشکل یوں آب میں چند رنگ نہیاں سین میں کہ ہووے جذب عاشق کا اثر نہیاں کہاں کر سکتی ہے راز محبت چشم تر نہیاں - نہ کوئی ولین اپنے نالہ سوز ان اگر نہیاں رہے دایان شب میں مہر تابان تا سحر نہیاں کہ چشم عاشقان سے ہے دہن نہیاں مگر نہیاں</p>
<p>مالی کی طرح فساد بھی کہتا ہے قاتل سے دل صد بارہ و ہر بارہ در خون جگر نہیاں</p>	
<p>ہو میں نہ سادہ لوح سے عشاق کا مینا مجاوٹ فراق سے تیرے سینہ پہنا غم نہ نہیں ملا کسی خوش قد کے عشق میں کیونکر رقیب قصر بلند صدمہ پہ جاوے کیا خاک کو پیچھے منہ تیرہ درون سے فیض</p>	<p>ہو آب آئینہ سے لب خشک تر کہان انسان کو ہووے موت سے ایجان مگر کہان پایا ہے سرو باغ جہان نے مگر کہان شیطان کا آسمان پہ ہووے گز کہان دامان برق ابر سے ہوتا ہے تر کہان</p>
<p>فساد تیرے کوپے سے باہر نہ ہو کہی جاتی ہے عند لب چمن چور کہان</p>	
<p>پڑتا ہوں شمع مہبت گلزار میں فروغ خوشی سے بھولین نہ عشاق وصل میں دم بجز تری نگاہوں کو ہوتا نہیں تیرا آرام ہو تعلق دنیا سے چھٹے ہے کاشا ہے چشم غم کا میرا حق تیرا</p>	<p>ہر عند لب نفسہ سدا ہو بہار میں کب خار خشک سبز ہوا ہے بہار میں بیاد پھرتے رستہ میں شوق شکاری میں سب سو میں بعد مرگ لمحہ کے کنار میں مذگان ترے کشمکشے تو چشم ہزار میں</p>
<p>گلستہ میں ہو قدر کسی میرے شمع کی</p>	

ازران سے مشک چین تھا و تیارین	
ہوے جو منعکس صبا و تیرے بال پانی میں تیرے تیرے کلبہ کے روکنے کو مردم آئے تو دن کشمیر میں دہن ہو کر کرے کلی بے پایا ہو اے آتشیں رونے جلا کر خاک کر ڈالا پر پانی پر بھیل کا دیتا ہے مجھے دھوکا جو سیر کج میں ہو منعکس سیندور کا ٹیکا	پڑا غل جھلینوں کسنے والا جال پانی میں جہا بون تختے لیے میں اپنے سر پر ڈال پھین لب ہر مردم آبی سے چٹکی رال پانی میں بہاؤے نقش عاشق کو تو راعی غسال پانی میں ہوئی ہے منعکس اوس گل کی جو تھالی پانی میں لابان ہر مردم آبی کی ہو دے لال پانی میں
ہال جن کا عالم ہے اویسناخ موجوں پر ہوئی ہے منعکس جو یار کی تھال پانی میں	
کب یا وابر دے مستم نہ جین نہیں بھیل چین میں کرتی ہے نعمتہ سرا نہیں گدڑے خیال بوسہ تو پر جائے لب نہیں حاسد بھی فیضیاب ہیں میرے کلام سے اس دور میں گدڑ نہیں جس نے غم نشاط کا یہ تہ ہے غضب ہی ستم ہے کہ وصل میں	ملواریں میرے سینے پر کس دن چلیں نہیں سہلو میں نالہ زن مرے جان خیز نہیں تیر ہی طرح جہاں میں کوئی ناز نہیں نہیں خزمین کا میرے کون ہے جو خوش چلیں نہیں وہ کون سا ہے دل کہ چو اندہ وہ کین نہیں کرتے ہر قتل یار کی جھگوڑ نہیں نہیں
نسناخ کون قدر کرے تیرے شر کی سلمان نہیں کمال نہیں ہو خیر نہیں	
وہ دل نہیں ہے جہاں عشق کا خاتم نہیں بچا غموشی اصنام اسے برہن نہیں ہر خون جھکا جگر کب کسی کا ہو پابند نہیں جہاں بکھر نہ دنیا میں ویر پابو نہیں جہاں میں نچتہ مزاجی ہو باعث ایند نہیں سبب زوال کا ہو دے کمال و ہمت نہیں	انگلیں وہ محض ہے بیکار حسین نام میں کہ آسیا کو دہن ہی مگر کلام نہیں کہ مزع رنگ خٹا کچھ کسی نام نہیں کہ تنگدل کہ جہاں میں کہیں قید نہیں اوٹھائے سنگ کا صدہ نہ شعر جو خاتم نہیں ہو اسے گل نہوا سیسا چلیخ بام نہیں

	<p>نہ شکر کہنے پہ ہونا تو مست اے نساخ نہیں ہے نقشہ جہان میں کہ وہ حرام نہیں</p>	
<p>مرجان کبھی پیدا نہوا آب کھڑ میں سووی کو جگہ کوئی بھی دینا نہیں گھر میں لازم ہے جن سنگدلو ہو وے شر میں اند رگنہگار کو ڈالے گا ستر میں شانہ بھی او بچتا ہے کین ہوے کمر میں</p>		<p>نخت دل پر خون نہیں اس جیدہ ترین اغیار کو اسے یار نہ کھہ ہر دم میں اپنے ہرین گرم سرے دید چور سوز کے آفتو عاشق کو جلائیگا وہ بت آتش غم سے دل چاک جو میں او نکو نراکت سے نہیں کام</p>
	<p>کب بخت سیہ عارضہ لدار دکھائے کب رعبا ہوا جو خراج کشن شام سحر میں</p>	
<p>آب حیات جلوہ نما ہو سہرا ب میں ہر موج چٹاب سے ہے خجرات میں انگبین بھی کو تناس ہے کوئی گوہر آب میں باقی ہے نہ فرق سہرا ب و شراب میں</p>		<p>ہو خضر راہ دیدہ تحقیق میں اگر لہرا گئی ہے ابرو سے خم دار بار کے مردم وطن میں ہوتے نہیں دیدہ و کبری گر ہووے فکر صاحب تو مید نکتہ چین</p>
	<p>وہم ان آبدار سے نساخ فنک ہوا کان نمک میں ہوئے تم میں یا گوہر آب میں</p>	
<p>بیقراری ہوتی ہے او شعلہ رو سیاب میں ہو وے پیدا بحر غری شاخ مرجان آب میں کب برہن کوئی جای مسلخ قصاب میں ہے اثر اصلاح خون کا چارہ گر عذاب میں سجدہ کب کرتا ہے ہندو کعبہ کی محراب میں روشنی ہوتی ہے ہوے مر عالم تاب میں</p>		<p>لہے ٹپ پہلی کی سے میرے دل تباب میں دیدہ ترین خیال خجہ گل رنگ ہے کوئے قاتل میں خجائے زاہد گم رہے کہے جوش و دشت بو سہاے لعل جانان سحر کا سر کو کب زاہد چمکائے پیش ابرو عتاب میں جہ کہ ہو فیاض دیتا ہے او سی خالق فروغ</p>
	<p>صاف باطن جو بہن دل و کمانہ پر خون کبھی کب ہو پیدا شاخ مرجان آئینہ کی آب میں</p>	

<p>میں سینہ میں ہوتی ہے خورشید کے پیمانے میں چین روشن دلوں کو ہر دے سے عالم میں سست کہ طرف ہوا ایک ہی پیمانے میں ساقیا جان ہے بخوار و کی سچا نے میں</p>	<p>کب ہوا میرا گزریا کے کاشا نے میں تبرین اس دل پر داغ کو آرام ہوا اس ایک نگاہ میں ہوا ساقی مدہوش دل مرا کو جسے جانان سے نہ نکلا ہرگز</p>
<p>متم ہو چھپنے نہ نکلتا کاشا نے میں کنگھی و لٹون میں چکی درو ہوا اٹھانے میں</p>	
<p>ہوا ہر دم آبی کا سینہ جاک پانی میں جواب آسا بیگاہ دل غمناک پانی میں جواب انگور ہر موم ہوتے تاک پانی میں یقین ہے غرق ہو گا گنبد افلاک پانی میں صدف کا بھی کوئی ہوتا ہے سینہ چاک پانی میں</p>	<p>ہوا دریا کے کوہ بہت سفاک پانی میں ڈوبو دیوے کا مہک ویدہ غمناک پانی میں وہ سست بادہ شوخی اگر جاے نہانے کو رہیں گے موج زن ایسے ہی اپنے دیدہ گراں وطن میں کچھ بلا انسان کے سر پر نہیں آتی</p>
<p>جوابوں پر گمان فساخ ہو و بکا سمندر کا ہوا جو منسکس و روئے آتشاک پانی میں</p>	
<p>گو یا اندھیرے گھر میں ہے یہ چراغ روشن ہو وے چراغ گل سے اچھو شمع باغ روشن مانند شمع کب ہو منقار زراغ روشن ہو نور موی ساقی چشم ایام روشن ہے ہر دم سے زائد سینے کا داغ روشن</p>	<p>نارنگ گور میں ہے سینے کا داغ روشن ہے یاد روی روشن اس داغدار دل میں کیا خامہ سیہ رو داغوں کے وصف لکھو لازم ہے دل کو یا و چشمان مست جانان شمع تجلی اوسکو کیسے اگر جیسا ہے</p>
<p>حسن شباب جاتان پر خلق ہر ہی ہے پروانے جان دیوین جب ہو چراغ روشن</p>	
<p>غیرت خلد نظر کے چمن دریا میں جب گیا غسل کو وہ سر و چمن دریا میں ہر زرخشاں کو ہے اچھا ماہ گن دریا میں</p>	<p>غسل کو اتر سے جو وہ غنچہ دہن دریا میں دور گرداب ہوا باہی کو طوق مہر سے سبزہ رخ ہے تصور میں جو نہ کام بکا</p>

	مردم دیدہ شب روزمین یون اشک مین حق حسبے قوم مردم آبجی کا وطن و ریامین	
یہی ہے قندر مکر رمی زبان منہ مین ہنا اوٹھاے اگر میرے استخوان منہ مین ہنسی مین کو نذقی ہے برق آسمان منہ مین کہ میل ہر مہ بنے ہر مری زبان منہ مین		یہی ہے وصل مین لعل شکر فشان منہ مین زبانہ آتش دوزخ کا ہوز زبان منہ مین جلا مین خرمن دلو وہ کیوں نہ باتوں سے یہہ او سکی سر گلین آنگھون کی مینے کی تریف
	سبہ کان لعل مین پیدا ہوا ہے فیروزہ لیسا ہے اوستے جو فشاخ برگ پان مین مین	
آگشتن فردوس پامال حشران ہوتا مین وہر مین عتقا کا پیدا آشیان ہوتا مین ایک دم موقوف دور آسمان ہوتا مین مثل دریا آب چاہ احو دل روان ہوتا مین		سبزہ خطا گورے گا لو پیر عیان ہوتا مین بجسے موزون شعر مین وصف میان ہوتا مین بہشت مین کہ ویش مین ظالم چاک کی صورت بد نگار فون کو او لوالعزمی مین ہوتی کہی
	دانت پنهان مین لب شیرین سے اوشیرین مین کون ساحر مہا ہے جبین استخوان ہوتا مین	
داغ کب مہر کے ہے چہرہ نورانی مین کب گزر خواب کا ہو دیدہ قربانی مین چھیلیاں پھرتی مین ای رشک قمرانی مین جو ہر ایجان کھلے تیغ کا عسریانی مین		نام تشفقہ کا سین یار کی پیشانی مین مہین آرام مجھے حالت حیرانی مین اشک کے ساتھ مین سخت دل متابی ان چاہیے معرکہ وصل مین عسریان ہونا
	کیون نہونگ دریا کا ماسے یہ نشان داغ سجد کا ہو زبا کی پیشانی مین	
آسیا سے دانہ زنجب کو خطہ اسنین چشم آئینہ کو رہوشن تو تیا کرتا مین بار سے حاصل شجر کو کچھ بغیر اندا مین		شگدل کو گردش گردون سے کچھ پروا مین خوش خطوں کے خطے بڑھتا حسن غار گل مین اپنے پروردون سے خبر سنج والہ ہو کیا حصول

دفعہ ہتھیل

عالم اطلاق میں ہو کر روش پر حال دل	خوف کچھ فصل خزان سے سرو کو اصرار نہیں
پروہ پوتی دامن بد طیلتان کو چلبے	پیر میں یوسف کا محتاج نہ ہو تو نہیں
لطف ہی غیر یہ وہ لطف و کرم کرتے ہیں مشق مطلق نہ گنتی مائے جوانی میں بھی مال کیا ف بھی میں کرتا نہیں افسوس سے ضبط	اور خلعت یہ کہ مجھ پر وہ ستم کرتے ہیں مثل خامہ سر عاشق وہ قلم کرتے ہیں خلم پر ظلم ستم پر وہ ستم کرتے ہیں
خلق کتنی بہت ہیں سیف بان اور نساخ	وصف جابر و س قاتل کا زخم کرتے ہیں
سنگوں خال صنم کے آگے کب گیسو نہیں شعر و صفت گوہر دندان ہے یہاں در زبان دل پیچھے صاحب زر کا یہ ہے امر محال	اے برہمن جو نہ پوچھے ہنگو وہ ہندو نہیں گوہر سلطان کو چین یکدم کسی پہلو نہیں دیکھ لیجئے دید کا خاتم میں اک آئینہ نہیں
ولہ	
دل کو پری میں نہیں پروانہ سان سوز و گداز نالہ عاشق سے وہ معشوق کیا ہو مطلع باور دے بر عرق میں اشک اندا ہے طرح	کیا پیش ای شمع ہو آتش خاموش میں پونچھے بلب کی صدا پر گزرنے گل کے گوش میں فصل باران میں رہا کرتا ہے دریا جوش میں
ولہ	
سے احمر کی ہری یہ جلوہ گری شیشے میں تن رنگین ہے کہاں زیر قبا اے ساقی نگوہ مست ہو یہ چشم خمار میں بہن ترسے	یا کہ او ترسے ہو کوئی لال پری شیشے میں می گلگون نظر آتی ہے بھری شیشے میں پاے ساقی یہ ہے بخیر شیشے میں
می بھی عاشق ہو کسی ماہ کی شاید نساخ	
سنتے ہیں تہقہ کباب در شیشے میں	
نظر آتی ہے کیفیت میخانہ پائے میں وطن میں کچھ نہیں ہم گزند انسان کو ہرگز	جواب بھر میں یا سے کشو چائے پانی میں کوئی - وراخ ہوتا ہے دل در خانہ پانی میں

تعب ہے کہ سوزانِ پلیدان میں چشم پریم میں جو اذرا غفل کو وہ شمع و آتش کا پرکالہ	سند آتش سوزان میں ہو پیدا نہ پانی میں پرما ہی ہوا گویا پر پروانہ پائے میں
وطن میں قدر انسان کی نہیں ہوتی کہی ہرگز خدا کے مول بھی کہتا نہیں دروانہ پائین	
ورہ را پچی نگہ بھرتی ہے ماری ماری ہر سیر خیر شرکان منوئی چنگل باز راست کو چیل نہیں پائے چین و پناہ میں	بیٹھ رہنا کہیں سائل کے مقدر میں نہیں زور شاہین کا بازو سے کہو تر میں نہیں بار کا نام کہیں سم و دھنوبر میں نہیں
میکو کب بوسہ لعل لب جان بخش سہل ہے اے خضر آب بقا جنت سکندرمین نہیں	
عشق خطا ہی جان دل مجروح کو ہو دوزخ چشم جاوہر سے ہم چشمی کا دھوی ہو غضب	رحم بھرنے کا اثر ہے مرجھ دنگار میں شاخ کیا ایسی لگی ہے نرگس بیار میں
دل میں رہنے پر گئے ہیں نغمہ سنجی کی سبب بلبلو سوراخ ہوں منتقار موسیقار میں	
جو کہ طالع ہو وہ چانی خاک لے دل در بدر قریب منم سے ہو دوسے خاک غفل کو حصول فروغ شگفتان خاکند دنیا میں کب ہو سکے جہان میں شگل سے ہوتی ہو راحت کیل گمستان جہان میں نیک و بد کا ساتھ ہوتا ہے نزدون سرور سے ہو دوسے دیدہ و سفاک کا تہ حق و باطل جو ہو دین جمع او نساخ کیا ممکن کردن خط میں رقم جو سوز چہ شمع روایں کو پڑے کب آنکھ اوس ابرو کا کئی اشک تابی جو لولی ہو اوسے گردش رکارتی ہو روز و شب	کستے دیکھا گھر میں بیٹے رہتے ہیں سائل کمان آب و ریاسے ہوا ہے تر لب سائل کمان نہیں دیکھا ہے ہنہ نور ہرگز چشم روزن میں کہ دفع تشنگی کا کب اثر ہے آب آہن میں رہیں کانٹے ہمیشہ پھول کو پہاڑ میں گلشن میں کہ ہے بیکار گر جو ہر بنو و بے تیغ آہن میں محبت ہو نہیں سکتی کہی شجہ و برہن میں پر روانہ کا عالم ہو بازو سے کہو تر میں کہی گشتی روان ہو ستے ندیکہ آب گوہر میں کہ زہر آسمان پر بھی ہے اثر خورشید چکر میں

گل بجائے تاج ہے سبزہ ہے تخت باغبان کہتے تھے فصل قرآن میں عندلیب خستہ دل صحن گلشن میں ہوا جلوہ منہ اوہ رشک گل دام ہے ہر اک رک گل عندلیب زار کو آہ کرنے سے نہیں تھکتا ہے اشک چشم دار اوس دہن کا حال ہے معلوم خط سبز کو حالہ سے زار کرتا ہے سرے سینے میں ل	آج کل چمکا ہوا ہے خشم نخت باغبان کس طرح پہنچتی ہے بے گل جان سخت باغبان خندہ زن شاویسی میں گلہا کو نخت باغبان کم نہیں جیاد سے طبع کرخت باغبان برق کے شعلہ سے جلا دین باران نہیں خضر سے پھان نشان چشمہ جیوان نہیں شور دیوانہ سے خالی خانہ زندان نہیں
---	--

سر جبکا تو کس طرح فساد کرا لگی جسدہ
سجدہ آدم سے گر شکر نہو شیطان نہیں

پڑا ہے عکس تل ساقی بے پیر پیشے میں جو وقت بیکشی زلف مسلسل اوسکی یاو آئی دل اوسکا صاف ہو میرے طرف سے شاید آؤ گا آفتاب سرخ ہو اور ساقی آتش لباس کیا عجب ہو پر تو افکن زخم دل میں روی یار ہے مکا ہون کو غاش خط سیاہ یار سے	سے گلفام کی ایسی نہیں تنویر شیشے میں مری نظرون میں موج می ہوئی بے پیر شیشے میں ارادہ ہے جواب خط کروں پیر شیشے میں سیہ دعا و روز بان ہے پر شکالی عید میں یوسف یعقوب بھی تھا جلوہ فرما چاہ میں رہروں کو دیتے ہیں تکلیف کاٹے راہ میں
--	--

کب مقابل ہر ہو داغ دل فساد کے
روشنی شکل یہ سیدنا منوے ماہ میں

دیکھو سیر چمن میں روے صاف مار کو یا وجہ آیا وہ روے آتشین وقت بکا وصل میں جو ماہ متہ اوس پائے خانی پر کھے کوچہ محشوق میں عشاق بے کھٹکے گئے ہیرے کی چاتیاں ہیں تو نیلم کی ہٹیاں یار ب دل فگار میں کشتوں کے داغ میں	ابھو میں صورت ایمنہ حیران ہو گئیں بوند پن اشک گرم کے خورشید تابان ہو گئیں او گلگیاں اپنی بزمک شاخ مرجان ہو گئیں ہندون کو راہ کب ویر برہمن میں نہیں یا قوت کے ہیں ماہ متہ عقیقہ یمن کربان یا میں رکاب ہیں بت شمشیر زن کے پان
---	--

	کرنے لگین اگر تہ چین و چکل کے جھف منساخ گہر چوم لین اہل سخن کے پاؤں	
خیال روئے دیکھیں مین دل پر داغ تازہ ہو ہے اپنے چشم پر نم کو تصور تہ بالا کا	یہاں دن پر چمن رہتا ہے ادا گرو بہاروں میں چمن میں سرو کا سایہ پڑا ہے آبشار رو عین	
	بتان شکل کے سر پہ ہے سفید ور کا ٹیکا دل منساخ لالہ کھل رہا ہے کو بہاروں میں	
پیدا ہوں لالہ کو ہر شاداب آب میں ماں تہ ماہ داغ نہیں ہے ہلال میں تہ بچر رہتی ہے کہیں پائے خیال میں لباس کعبہ کا کس دن بتو سیاہ نہیں دشمن جان ہو گئی ہے فوجی رشت ہائے خاک صحن بلخ سے کیا ہے سرشت بلخیان بیکار ہے جنگ کہ نہ نقش نگین میں منساخ صفائی ہو دل کو شہ گزین میں بچھڑتا ہے شعلہ سا کچھ پیہر میں تزاؤ کر ہوتا ہے ہر انجمن میں + شہد کب ہووے مسلمان کو خدا کی ذات میں ذرا ہے یہ دانہ تسبیح سلیمانی میں		ہم سر ہوں اور کے دانتوں منساخ کیا کمال ایراد و صفت ابرو کے حصار پر نہ ہو آدا و قید دہر سے رستہ میں سر بلند ضرور چاہیے دل کو خیال سبز خط فصل گل میں گنتی تھی رورو کے بلبل ہر بے گلستان چین آتا ہی نہیں یکدم کہی میرے دل پر غن میں چوداغ الفت لب کا موتی کو صفائے صدف میں ہوتی حاصل دل زار سوزان ہے اپنے بدن میں ترے نام کا ورد ہے ہر زبان پر برہن کو کب خدائی میں بتوں کے شک ہو آؤ بری اشک کے تاروں میں نہیں جھنم
	آپ کو حضرت قساق کسی گل کا ہو غم طور ہے نالہ بلبل کا غزل خواہی میں	
خوف ازادوں کو اہل دہر سے ایدل میں چرخہ گارے گور ہر گز چشم بنیا گورے	شربت قند مکر کا مزا سرو گلشن ضرب سنگ و خشت کے قابل نہیں حجر ہستی کا نظر آتا کوئی سال نہیں	

<p>و قفا و میری نقش کو خاک کشت مین قرآن بغل مین رکھتے مین تفسیر ہاتھ مین ہنچے دفن شان عالم زمین مین صبا کے پادشہ مین زنجیر موج آب مین اس لیے مین نالہ و آہ و فغان کرتا نہیں رکھی ہوئی ہے یہ ام الکتاب شیشے مین چلبے دانٹوں سے لوہے کے چوکیں نہیں مسی لب سر سے ہو گئی مجلس حیران</p>	<p>مارا ہوا ہون نازت سنگدل کا مین کس کس طرح چپا تے مین عشاق مار عشق نہیں مگر کشتی ویرانی مین لازم مکہ و روم سے نہیں چو لطیف طبع کو کام حسن او سکا عشق سے میری نہ ہوا نہیں نہیں ہے مصحف رومے صنم کا دل کو خیال بوسہ خال پہ تو دانت نہ ہیں اسی نساخ چشم قنار سے چو دوستہ تر گس حیران</p>
--	---

گذر کب بزم رندان مین ہوا و اعظ کا ایسا قی
 گلہ بیودہ کو پاتا نہیں شاہوکی محفل مین

<p>دین ستار مرا تماشا کن غمگسار مرا تماشا کن چشم زار مرا تماشا کن بخت تار مرا تماشا کن چشم یار مرا تماشا کن جسم زار مرا تماشا کن</p>	<p>عسکریار مرا تماشا کن اہل گران جانیم غمے دارو دامنم رکھ نہ گویا مہر تر شب گنجائو سوار و زلف کجا تر گس گلشن سخن گوشت سایہ ام سایہ مثلث شد</p>
---	---

صبح کردم ز شام او نساخ
 انظار مرا تماشا کن

رویف و او ہوز

<p>کہ شیطان کب جبکائے پیش آدم اپنی گردن کو نہیں ممکن جبکائے وار پر منصور گردن کو کہ رنگ آلود کرے آب باران تیغ آہن کو</p>	<p>نہ دیکھا غامیوں سے جبک کے لئے پیشنگو جو حق گوہن ہنودین سر زانویم مردان ضرر ہو بد گم کو رحمت اللہ سے احوال</p>
--	--

<p>جو عالی ظرف بہن کشکانشین کچہ اوکھو اوکھو ہیلاؤن یوکیو نکر دیدہ غوریز قاتل کی رہیبیون کونہ اپنے بزم میں ایدوستہ کرد منے محشوق کیونکر نالہ و فریاد عاشق کے ہی اوس مہر کو میرے رنج و لگی دید کی جھپٹ مکڑ دل منو مانوس ہرگز سینہ صافون سے ضر کیا سینہ پر داغ عاشق کو ہوا ہون فراق پار میں ہی شغل دل کو آہ و افغان کا تو اضع سبکی کرتا ہے جہ عالین طرف ہوتا ہے</p>	<p>او بختے خار سے دیکھا نہیں دریا کو دامن کو سیاہی دوست رکھتے ہیں نہایت تیغ بہن کو جو مائل بہن جگہ شیتے نہیں وہ گہرین و سنگو کسان استنا ہے گوش دسے گل ہل کر شاد کو کیا خورشید کا محتاج حق نے ماہ روشن کو کسی لڑا آب سے ملتے نہیں دیکھا ہے روعن کو کہ برق آتش افشان کیا جگہ سے کہ خون کو خزان میں غیر نالہ کام کیا ہے مرغ گلشن کو جھکا دیتا ہے بزم میکشان میں شیشہ گرد کو</p>
--	--

غل خوانی کراہی شہاخ بزم یار گل و دین
سواہی نعمہ سبخی کام کیا مرغ نواذن کو

<p>کیا ہی یاد کیا دل نے مرے ارے لکھیں کو لگا کر تیغ بار سے جو مجھ کو رہائی دی ہماری سخت جان کو سمجھنا کہ نہ اے قاتل کیا ہے سجدہ و ناز کا پابند گیسو نے نکلے پاؤں پہر جوش جنون تو مہم گل میں اثر جوش صفا کا شہسوارا ایسا ہی پہیلا ہے دل صافی کے ٹکڑوں کو کیا خون چھریے تیرے نظر میں میرے کیساں خویش دیکھنے نہیں میت جاوداتی ہر دم شمشیر اے قاتل یہ ہے پاس ادب بر باد ہو جانی یہی مجھ کو مسی آلودہ ہونٹوں کی اگر تعریف لکھی ہو زمین پر چوڑا رہتا ہے اے پردہ نشین ہر دم</p>	<p>ہے بیانی جو گوار کی صورت میرے مدفن کو کیا ہے زیر بار احسان کا تو نے میری گردن کو کرے گی تیغ چوہن سی قرون شمشیر آہن کو پنچوڑا مسجد و تجمائیں شیعہ و برہمن کو اڈڑاؤن ٹکڑے ٹکڑے گلبدن مچھو کو دامن کو سجھتے ہیں مہ نوہم نشان نعل تو سن کو پنایا کان نعل اے سنگدل ہر یکے معدن کو سہلا یا یاد نے تیری مرے ہر دوست دشمن کو سمجھتا ہوں میں آب زندگانی آب آہن کو چوہی ہرگز نہ خاک اپنی کہی دلہرے دامن کو قلم کر تیجھے اب ہر خامہ شاخ سو سن کو سمجھتا ہوں دل صد چاک عاشق تیرے چلن کو</p>
--	--

زمین پر جو پڑا رہتا ہے اگر مہرہ نشین ہر دم
بہراک و زمین بر تنک غاری نگاہ و کشمکش ہی

سجستہ ہون دل صد چاک عاشق تیری چلین کو
تری شرکان سے جو تشبیہی شاعر فی ہرگز

وہ طفل سا وہ رو کر کو عین جواب گرم بازی ہو
ہزاروں حسرتوں سے یاد کرتا ہوں لڑکپن کو

بڑھا کر کیسوی مشکین فروغ حق جانان کو
متناری شان سے نسبت سین ہر جو رو غلام کو
خضر سحر کب نہاں ہوتا ہے حال چشمہ میوان
امید و بیم از او نہ کو کب ہر باغ عالم بین
مرد یوانہ پر رہنا چاہے داغ سودا کا
دل پر خون کو کیا حاصل ہو دید روی رنگین سے
جہ دنیا میں امنین اہل بصارت دوست رکھتے ہیں
جو افلاک وہ بین وہ اندازے موزی سر زمین بین
نہیں اوٹھتا ہے پروردون کا بھی جہ کہی ترنگ
نمایان کیوں نہو خط سید اوں سرور روشن پر
نہو پوشیدہ راز عشق ہرگز چشم پریم سے
گوارا دشمنوں کے ہم تواضع ہی نہیں کرتے
نہو کیوں عشق مجھ کو یار کے روی کتابی سے
نہر عالی منش کو پست ہمت سے نہو ہرگز
سینوں میں کیا ممتاز تجھ کو قد و بالا سنے
جراتی ہو گئی عالم سے دور چشم و لب مہرین

سوا ذکر کرتا ہے تمیز نور ایمان کو
ملک سجدہ کرن رتبہ ہوا حاصل میدانان کو
ہوار روشن دہن کا حال خط سہر جانان کو
سہار و دی سے کچھ مطلب نہیں سر و گلستان کو
لی ہے چرخ پر رہنے کو جاوید درخشان کو
نہ کیا فصل گل میں سہر ہوئے شاخ در جان کو
جلد آغوش میں رہنے کو وی انگہوں و انسان کو
اور چھتے کئے دیکھا خار سے صحر کے دمان کو
جو ہوئے در و پدا تو او کھارین ہر سر و دندان کو
نہ کیا داغ سے خالی کہنی ماہ تابان کو
چھپائی کس طرح سے اگر گریان برق خندان کو
کہ رہر وزیر پائے نہ دین خار غیلان کو
مسلمان سب عزیز جان و دل کہتے ہیں ترکان کو
کہ مطلق سیل چو سکتا نہیں سر صر کے دانان کو
سے باغ جہان میں سر بلند می سر وستان کو
کہ گزشتہ چرخ کی کردے جدا انسان ہر انسان کو

دل فسخ بیکش کو ہے یاد کو فوس افشان

کہ ناسخ دوست رکھتا ہے ہراک میخواریان کو

فیال عارض رنگین میں جاؤنگا بیا بان کو
کر ونگا گل سے رنگین تر بہر کیا نامیالان کو

<p>بنائون بہر قری دار ہر سر و گلستان گوہر محبت مجھ سے از حد ہر تری شہا ہر ہجران کو سمجھتا ہوں میں رو بہ سے بھی کم شیر نشینان کو قفارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ہر تاربان کو کیا خون پچھڑا نگین نے تیرے شاخ و مرجان کو ید بیضا نہ پوچھے آفتاب داغ و جان کو نہیں ٹانگوں سے کچھ طلب ہمارے زخم خدانگو یقین ہے چاک کر دے صبح محشر کے گریبان کو</p>	<p>جو کہیں چون آہ موزون یاد کر کے قد جانان کو نہاں ہو تین مہین دم بہر مری لکھو سوا و مرو کل جاتا ہوں جب چشم شکار افکن کے سیوہین ستارے جھڑتے ہیں جو کھنکھار پکے اومہ تابان دل لاس جگر کے ٹکڑے ہر دھڑان صافی سے نخل ہے جلوہ وادی لہمن اوستے اور موسیٰ نیلین جراح کا احسان کہی ہم اپنے گردن پر قیامت میں بھی گردست جنون زور و نہر چکا</p>
---	--

جدا ہونے مہین تلون سے دم بھر دشت گرد مین
نقصین آبلون سے ہر دمے خار مینلان کو

<p>کام کیا سنگ فسان کو تیغ جو بہر دار کو بند کرتے ہیں تیارے مین سپیرے مار کو تیغ زن دیکھا ہے اکثر سالن پر تلوار کو سورکھ مین تیغ زن چمکاتے ہیں تلوار کو صلح مین دیکھا ہے اکثر میان مین تلوار کو تیز کردیتی ہے گردن سان کی تلوار کو دن سے جاری رات ہوتی ہر ہراک پیار کو کہ کوئی عاقل باقتبا ہے استین مین مار کو اگ سے خطر مہین ہے مرغ آتشخوار کو رتبہ اعلیٰ مین دنیا مین حاصل خار کو بہرہ و بر عالم ہوا پر ہکمرے اشعار کو آبلون سے کیا غلش خار سردیوار کو</p>	<p>سرکہ کی حاجت مہین چشم سیاہ یار کو ولیمین مین دی جگہ زلف سیاہ یار کو چشم جان پر ملی جا ارد سے حنہ ار کو بزم خزان مین ہے گردن دیدہ خونخوار کو نبد چشم شکم مین ہے ساتھ سوتے مین مرے تیغ کی برش بڑھی زخم سر سو دانی سے ہر مین ہون یاد زلف یار مین مین بقرار آہ دل نے ایک بیج و تاب مین والا ہے ڈرتے ہیں کوئی مچی عاشق شعلہ زخار عاقبت مین کام کیا آئیگا زہد زہد شک نور حاصل ہے جبین ماہ کو خورشید سے سر بندون سے صراقتادہ کو ہوتا مین</p>
--	--

پیچ سوار دل پر داغ کو اوس زلف نے

	دشمنی طاؤس سے شہناخ ہووے مارکو	
<p>سایہ قدیم بد کیے جسم زار کو ویدہ عاشق بنایا ننگس بیار کو پانی پانی کر دیا ہے ابرور یا بار کو سیدہ کالاسہ کہ کر دے آب قہر مار کو شہناخ مر جان سمجھے عالم زلف کی متعار کو ویدہ حیران بنائے روزن دیوار کو صل کر دیتا ہون سنگ آستان یار کو ہے شرف نعل چلنا پر سایہ دیوار کو خشک بجلی نے کیا ہے ابرور یا بار کو ٹانکے سے مطلب بہنیں زخم زول آوار کو</p>	<p>یاد کرتا ہوں جو میں موسے میان یار کو قوسے وکملایا جو اپنے ویدہ سرشار کو یاد روئے میں جب آئی ہے وہ زلف برقع زلف چچان کا پوچھو حال ای افسو گرو استخوان شدہ بہت خالی گروٹھارے ایک دن چہانکے جو وہ آئینہ روزن گس کطرح وقت گریہ ہے جو اس کے دست رنگین کا خیال سلطنت کو دیکھ سبھی تیرے دیوانے دربار آہ سوزان ہی نہیں آگہوں میں باقی نام اشک ارد کا خوگر رنگین سے ہوں اور جاح میں</p>	
	<p>کانپتا ہو مہر ای شہناخ کی طرح کیپتا ہوں جب میں دے کہ آتشا کو</p>	
<p>سرور مہر حق صنم نے کیا شہناخ مجھ کو کاش کرتا نہ خداد ہر میں پیدا مجھ کو گر دشمن دیدے کے بس چرخ میں لایا مجھ کو خشک ہو جائے نیکون دیکھ کے کاٹھا مجھ کو کیا اللہ نے دنیا میں جو پیدا مجھ کو یاد آتا ہے جو وہ چاند سا لکھڑا مجھ کو آیا غنچہ میں نظر عقد غزل مجھ کو گردن چشم صنم کا ہے جو سودا مجھ کو وصل میں بھی جو رہا ہجر کا دہر کا مجھ کو اردن ان صنم کا ہے جو سودا مجھ کو</p>	<p>جو پڑا ہے غم تنہائی سے پالا مجھ کو وصل اہتمام کی ہوتی نہ تنہا مجھ کو دور شہان تہان یاد جو آیا مجھ کو گرم روزہ ہوں اور آتش قدم ایسا ہون عشق اہتمام دیادول کی محض ہای نصیب وارغ سے کہ نہیں جو رشید ملک نظرون میں ہرین تنگ میں تیرے نہیں دانت ای گرو دور گردون سے میں چکر میں رہا کرتا ہوں کیا قہر ہے کہ شادی میں ہواک غم پیدا عقد پروین کی ہو زنجیر مرے پاؤں میں</p>	

<p>دور پر کھینچے گی وہ زلف چلیس باجھکو گلش دہرین کا ٹٹا ہے پنا نا جھکو سر کی یگر ٹی کے او تر جانیکا دہر کا جھکو</p>	<p>چشم غوریز کرے گی تہ تشیر دو دم پہلوئے گل میں جگہ ملتے جھے اور گردن پاون بیخانے کے جانب کو نہ کھہ شیخ کہ تیر</p>
<p>منبط ہر چند کیا اشکون کو لیکن نساح دیدہ تر نے کیا خلق میں رسوا جھکو</p>	
<p>نقط حیرت میں لکھا یار نے نامہ جھکو سر پہ دیتا ہے جگہ دشت میں کاٹا جھکو وصل کی رات بھی دشوار ہے جینا جھکو مار ہی ڈالے گی وہ زلف چلیس باجھکو جان دلو اتنی خموشی ہی نے گویا جھکو نہیں کہتا گداز دل کا مہسا جھکو او سکی انگیا کی نظر اتنی جو چہرے یا جھکو خلق منصور ہوئی گردن میں سنا جھکو کرد یا یاد کرنے تری عنقا جھکو سر پہ پھر تا ہے سیلے خار کھٹ پا جھکو</p>	<p>مورت آئینہ حیران بنایا جھکو عشق پانے جو کیا باد یہ سپنا جھکو تاب کیونکر رخ پر نور کی میں لادوں گا پیر پر سچ دیا کرتے ہے آخر اک رات نوجہتا ہے وہ مجھے چھیر کے حال دل پار فرہن یار کا جس روز سے بانہا جھکو خیال ہوش بیل کی طرح طوطے اور سے یا جھکو ہوئی تقلب نجمے حق کی صدا ای ساقی ملک الموت کی بھی ہو گئی بیکار تلامذہ ہیں وہ مجنون ہوں کہ ہر دشت میں اوٹلی</p>
قطعہ	
<p>اوس سیجا کا پڑا و صف جو کھتا جھکو چاہیے بہر قلم سوزن عینے جھکو</p>	<p>جسکے قبضے میں کہ ہے رشتہ جان نساح صوت ہوتا ر شعل اور ہو خورشید و دات</p>
<p>نہیں پایا کبھی چکر سے خالی ہنر گردن کو غزالوں سے بہت مانوس پایا میں جھون کو بٹھایا گند دوار نے خم میں قلاطون کو لب جو بیشتر دیکھا ہے ہنر سوزن کو</p>	<p>نہیں گردن سے فرصت ایک دم چشم رافضو کو تری آنکھوں سے الفت ہر دل شوریدہ ملقو کو رکھا جو خمد میں جھکو دو چشم ساقی نے بجایا ہے چشم پر خم میں نیال قمارت جانان</p>

<p>سین چلتی ہے مردان خدا کے گونگم کی ہمیشہ ببول معشوق میں گونگم عشق صادق کا صحبت سے ہو مشورت و سر میں اور غیرت بلی ہر قسمت جسکی اور انھی کو ہی سید ہی کر سکے اوکو ہر ہائے عشق طفل سادہ رو و اونھو کی تابانی ہنووے بغیر خوار ہی جمع زمر سے فائدہ حاصل عداوت سے عدو کی کیا ضرر عاشق کو اور بلی</p>	<p>لا با خاک میں ہو سی نے کس نالت سے تار کو کہ دس نے تک نہ بلی نے بھلا یا یا و مجنون کو کیا ہے عشق نے مشہور عالم نام مجنون کو سین ہے گردش گردون سے صل سخت وار کو ترقی دن پہ دن ہے حسن ماہ روز افزون کو و یا خاک میں دولت نے کس نالت سے تار کو ملا ہے جام شربت کا بجائے زیر غبون کو</p>
--	--

<p>سکندر چشمہ جوان سے اب تشنہ پیر آخر ملائم میں نہ ہر گز قطرہ می ہی فلامون کو</p>
--

<p>چسپاون دل میں ای گلر و جو عشق لعل کلکو کو رو لایا موسم گل میں جو مجھ کو جوش و خروش ہے گمان ہو صلحہ قرعاس دیوان پر برفشان کا</p>	<p>بناؤں لعل گون گوہر میں ہر اک قطرہ و خوکو نیا ہے سمندر سینے ہر اک کوہ و دامون کو کروں تحریر اگر لعل لب رنگین کے مضنون کو</p>
--	--

<p>گرا ہاتھوں سے جام می ہوا بہت میں ایسا جو بزم میں سینے یاد کی چشمان میگون کو</p>

<p>دیکھتا ممکن نہیں روی بت دل خواہ کو منتقل کیا ہو زمین پر غر و یون کا مزج قائم و سنجاب پر اہل دول کو کیوں ہر زمان روی و لبر سے بجل ہوتے ہیں ساری خورہ حسن یوسف کا ہے شہرہ پر نہیں بکھو تیر بہرہن سے دشمنی لازم نہیں ای بت تھے یاد عاشق کو تپا ہے کوچہ معشوق کا آہ سوزان سے ہمارے جل گیا جسم تزار</p>	<p>آؤ کہہ سے دیکھا ہے کس نے جلوہ اللہ کو چرخ گردان و ورہین رکنا ہے ہر ماہ کو اک کفن مرنے پہ ملتا ہے گداو شاہ کو کیا یہ بھیا سے نسبت بجم و ہر ماہ کو جو کہ عاقل ہے کبھی سنا نہیں انوار کو اپنے بندوں سے عداوت کب ہوئی ان کو بچو تھا ہے کی می کش میکہ بے کی راہ کو شعلہ برق سطر افشان جلاوے کاہ کو</p>
--	---

<p>عام فیض عشق جو نسخ مانع کا ہے قول</p>
--

<p>مستی می ہوتی ہے یکسان گدا و شاہ کو مقتل عاشق کیسے اور سکے بازی گاہ کو انکہ واسے سر پہ چین میری گرد اور کو آسمان پہونچے نہ تیرے قدر عالی جاہ کو نیکلے گر مر ہی حسن بیت گمراہ کو راہ پر اندر لایا ز افسد گمراہ کو رکھو تم تہ کر کے اپنے چیمہ و خرقہ گاہ کو حاکم سے زائد نہیں ہیں تیرے دولت خواہ کو در بیان میں لاتا ہوں کب پست و بلند راہ کو گلستان کہتے ہیں پیل تری بازی گاہ کو</p>	<p>قتل عاشق کھیل ہے اور س طفل نمک کو حاکم چنوا تی ہے مجھے الفت چشم چسپ کو اوسین شمع مر و مدائین میں روشن رخ کو دراغ بر دل وہ ہی ہو و اسدا و دل شکل کو چھر کے آیا تکدے میں کعبہ سی ای برہن کو کہتے ہیں اہل دول سے رہروان کوی یار کو فطرت استغنا کے باعث تو وہ ہی سیم و زر کو کوہ و صحرا کو نکل جانا ہوں جب مانند باد کو کیلئے کو اے میں طفلان گمراہ و سیکڑن کو</p>
<p>غصہ ہوتا ہے وہ بت لساخ ناسخ کی طرح یاد کرتا ہوں اگر سچو لے سے بھی اسد کو</p>	
<p>پر ہی سے ہے قوت پرواز حاصل تیر کو دور نہیں اور خزان سے گلشن تصور کو آئینہ چران کیسے طوطی خوش تقریر کو سپیل اکثر آؤں دیتا ہے کمن بقیہ کو رہنما رہتا نہیں ہرگز کمان سے پیر کو نیکو اگر کہیں پنڈاں پسندہ اکسیر کو کام کیا دیا دے ہو بہل تصور کو پڑھ نہیں سکنا کوئی پشیمانی کی تحریر کو ہرگز نہ جانتا ہے نہ کئی ہر تشبیب کو کب ہو شمار گزارے دھندلے حاصل شیر کو کوئی ناچنے سے نہ جانتا ہے غنیمت کو</p>	<p>عشق نے میرے اوڑھ لیا اور اوس بنے پیر کو آئینہ رویوں کی چران کو نہیں آفت و خوف کو کیوں غمیرت مجھے خسار صاف یار سے کیا تعجب ٹوٹے موج اشک و قمر فلک کو عاشقان پر سے بھاگے نہ کیونکر وہ جوان کو دل میں پوشیدہ ہے عشق اور سحر سحر کو سچ میں دام و درم کے آئین کی پیر کو عقلمند چہین جب میں یار کہلنا ہو نہیں کو صحبت دہانی دلائل سے ہو کمر بند کو ہر دم صافی کو لازم نہیں شہر کا پیر کو اس طرح چہر کے لساخ سال سرخ کو</p>

یہ نزل بحر جز مشن سالم میں شتلی اور صنعت تلون و لاحق بتلون کے سبب یعنی اگر یک
 ایک سبب خفیف رکن اول ہر مصرع کو گرا دیا جائے تو یک نزل بحر مل مشن مقصور
 و محذوف میں نکلا اور اگر یک ایک سبب خفیف رکن اول و رکن سوم ہر مصرع کو
 نکال لیا جائے تو یک نزل دو بحرین یعنی بحر مل مشن مقصور و محذوف و بحر مشن
 مشن مطوی موقوف یا مکشوف میں پیدا ہو

بحر	ہو گیا شوق شکار	اب	ابن بے دیر کو	بہ	لوٹے دیکھا ہزار	ون	دشت میں شجر کو
وہ	نقشہ رومے نگار	ان	گرم ہو خورشید کو	جو	ماٹے کردی فردن	تر	کاغذ تصویر کو
اوس	دیدہ شفاک نے	یس	گرم جو کی یلنظر	شب	کشتے ہی دیکھا کیا	ہی	برق کی شمیر کو
اب	موسم گل میں بہا	جو	پھولوں میں گھما دیا	پکھ	سینے نبت مین	ہی	گلشن کشمیر کو
سب	حیرتی یار کو	یہاں	روئے ہوئے	کیا	آب ہو باو خنداں	ہی	گلشن تصویر کو
یان	جو کوئی ہو شکل	میں	نور ہو عاری ہو	جب	کو رہی دیکھا کیا	ہے	دیدہ و بخیر کو
یان	جو کہ میں حیرت زدہ	میں	میں میں جوش	کب	دیکھا ہو شستے کسی	نے	غیر تصویر کو

اس	عاشق شاعر ہے	تم	تظن تو سید ہی ملا
سب	سید ہاوی اور کمالو		پھیلنے میں تیر کو

رہتی ہے آٹھ پھر یاد چہ بیان مجھ کو
 پہل سے جوش جنوں سوی بیابان مجھ کو
 اپنے ویرانے سے گہرا کے پکھیا ہوں حرمین
 پہاڑوں سو دے میں جو اس چشم شکار انگن
 بیت انہاں چگمان حشر کے میدان کا ہے
 خوش بیانی سے ہر کی صورت طوطی تقریر
 لہر روشن کا تصور میں ہے زلفوں کا خیال
 وصل اور من گل کا پیسہ جو ہوا اسے یلیل
 ابرہی نعم پر مرسے روتا ہے آٹھ آٹھ آٹھ

ہر پرستان ہراں گشتہ زندان مجھ کو
 چاک کرنا ہے ابھی دشت کا دامن مجھ کو
 دیکھا بہا گتے میں غول بیابان مجھ کو +
 دہن شیر ہو ہر چاک گریبان مجھ کو +
 یاد آتا ہے جو وہ غار حق تابان مجھ کو
 شکل آئینہ کیا یار نے حیران مجھ کو +
 روز و صلت میں ہے یاد شب حیران مجھ کو
 کیوں نہ گریبان ہوں عدو دیکھے خدان مجھ کو
 دیکھا ہے موسم باران میں جو گریبان مجھ کو

<p>دوست کی یاد نے دشمن کو بھلایا ایسا فی الحقیقت قد جانان کا تصور ہوا اگر گفتش پاؤں میں نہ دستار ہر سر پر میرے جلوہ یار ہے ہر گل سے عیان ای موسیٰ کثرت داغ سے سوختن پہ لباس کھو اب قتل کرنا مجھے پوشیدہ کہیں اسے قاتل آمد نظر رخ روشن پر جو یاد آتی ہے خسرو وقت ہے قریب و ترا اسے شیرین نام روشن ہو عظمت کدہ عالم میں لب جان بخش منم کے جو لکھ میں اوصاف</p>	<p>منہ آہو کی ہے ہر خار فیضان مجھ کو دار پر نہیں چھینکا ہر سر و گاستان مجھ کو دشت گردی نے کیا بیس و سامان مجھ کو دادی طور ہے گویا چمنستان مجھ کو فصل گل رکھتی بنیں ہر کبھی عریان مجھ کو عشق ہے ابرویں خوشوار سے نہان مجھ کو داغ دیتا ہے چراغ قد و امان مجھ کو سوختہ گنج ہے داغ دل سوزان مجھ کو داغ سوزان نے کیا سرو چرخان مجھ کو دیدہ صدا ہوا چشمہ حیوان مجھ کو</p>
--	---

بندہ بت ہوں میں نسخ بقول ناسخ
مشرم اتنی ہے جو کہتے ہیں مسلمان مجھ کو

<p>اوس منم کا دھیان رہتا ہے دل ناشاد کو دیدہ نادان کو کب شرم و جیا کا ہو خیال فرق خوبان پر سے جا راست باز و نکو دلام خامو کا خاموں سے ساتھ ہوتا ہے دلام جان سے بھی اپنی شعور و نکور کہیں شاعر غریز جان دے پر راز پر شکا کی ہنوس لے شمع کا</p>	<p>بھوتنا ہے کب دل راہ خدا کی یاد کو فکر کب بلبوس کی ہو عورت اور زاد کو زلزلہ تک ہووے رسائی شاد شمشاد کو رکتا ہے قاتل مکر میں تجسہر غولاد کو سب سے زائد کرتے ہیں انسان پیار اولاد کو دھیان کیسے عاشق کرے معشوق کی بیداد کو</p>
---	--

نائدہ افہم کو کب شعور روشن سے ہوا
شمس سے کیا نفع ہوا عوامی مادر زاد کو

<p>کس طرح دنیا میں دیکھوں اوس رخ پر کو کو میرے آگے ماسد شیطان صفت کیا ہو جی اسو غریب کے پاس ہی ہوتی ہے دولت شہو</p>	<p>کس نے دیکھا عالم فانی میں رو سے حور کو خیم مہین دیکھا ہے ہرگز گردن معسور کو اس خرابی میں غسل حاصل ہوا زنجور کو</p>
---	---

<p>بارکب قصر بلند یار مین پاسے رقیب ہے میسر عاشقوں مین داغ سے حیم نزار چرخ کجور راست باز و نکو ستا ہے دمام منعون کا دل طمع سے ہی کہیں خالی ہوا لال ہے دست خوابندہ کے وصفو عین زبان خال کار ہنسا پہا ہے روی مصافی پر ترے کب خزان سے گلشن حسن تباں یا مال ہو</p>	<p>تھا فلک مین کب دخل ہے مزدور کو سر بلند ی باغ و نیامین سے نخل طور کو حرف حق کہنے سے کہینچا دار پر منصور کو ربع مسکون پر تباہت کب ہوئی ظہور کو گنگ کر نیکا اثر حاصل ہوا سینہ ور کو خلق فضل سے جدا کرتی نہیں کافور کو باد صحر کب بچا سکتی ہے شمع طور کو</p>
--	---

<p>بیخاطر نساخ دور چرخ سے مین اہل عیش ڈر نہیں ہے آسیا سے دائہ انگور کو</p>	
---	--

<p>جہان مین دور و غم صد منہ الم ہوتا ہے بزر کو ہی تیری چشم تر کا حکما تصور ہر دم ایو قائل دل پر سوز کو کیا خوف باد شمع و بان سے اوڑھے رنگ خود بان جہان وہ عارض رو جو مصافی مل بین قدر او کی ہو ا کرتی ہو عالمین وہی اندو غم ہے سہان مربی جو نہیں رکھتا مرے دل کی طرف کیا یا مگر جلوہ فرما ہے جو مین اہل دول مرتے ہے وہ دوزخین ہو چٹکی</p>	<p>پہونچتے مین ہزار و ن رنج اہل مرغی پر کو سیا ہی کب جدا کرتا ہے دم بہر تیغ و خنجر کو مزرگ شعلہ آتش سے ہو بال سمندر کو چپا دیوے فروغ مزن تابان ماہ و اختر کو کہ دوکان جہان مین آبرو حاصل ہے گوہر کو پہونچتا کب ہر صدمہ معرکہ مین جسم فی سر کو کہی دیکھا نہیں ہے پھولتے مینے صنوبر کو جو کہنہ ہو خیال مین آگ سے پائوش پر زر کو</p>
--	--

<p>ند مینا اپنا دل نساخ دل کو کہی بہرگز حوالہ طفل کے کہتا ہے کوئی مرغیے پر کو</p>	
--	--

<p>یاد کرتا ہوں ترے چھوٹے رخساروں کو گنتے مین شام سے تا صبح پٹے تار و نکو آہ سوزان سے مرے خشک ہوا جسم نزار گرم و درجہ شمش و حشت مین اگر ہم ہو دین</p>	<p>پھونکے ناکہ سوزان مرا گلزار و ن کو نیند کیا آئے شب ہجر کے بیدار و ن کو باد صحر مرے اگر خشک کیا خار و ن کو کاہ کی طرح جلا دین ابھی کسار و ن کو</p>
--	---

<p>یاغ کروین ترے کو چکیو نہزار و ن میل وصف لکھتا ہے شرارت کا مہتا رہے تھا کر زمین وصل تو ہو جاے کہیں اوکھا ہمال کیا غوتا باقی میں خور شیدہ تو کو کون بت</p>	<p>دیکھ پائیں جو ترے پہول سے رخسار کو کبک اور شکا تو رکھاتی ہے انگاروں کو سم قاتل ہے دوا ہے ترے بیماروں کو بد بیٹا بھی نہ پوچھے ترے رخساروں کو</p>
---	--

سیل گرینے مرے دیدہ ترے کشاخ
ڈٹا دیا خانہ ہمایہ کے دیواروں کو

<p>کیا ترے جسم زار چہو جسم یار کو دلین مہین ہے دخل سر زلف یار کو یاد آئی زلف جو رخ روشن کی یاد مہین خوش فکر مکتہ سنج سمجھتے ہیں میرے شعر آئے نہ جلد عاشق دل سوختہ کو موت خط سیہ سے بند ہتھیرا امید صبح وصل</p>	<p>سب دیکھتے ہیں چشم عداوت سے خار کو دیتا نہیں ہے گھر میں جگہ کو سے یار کو گل کر دیا چرخ شب انتظار کو پہچانے دیدہ دور گھر آب و ار کو عمر دراز ہوتی ہے حاصل چنار کو ہے عید وقت شام ہر اک روزہ دار کو</p>
--	---

زخموں سے بن گیا تن کشاخ رشک باغ
باد صبار کیے دم تیغ یار کو

<p>جلوہ افزا جب وہ نور اندام ہو گر خیال زلف عتبہ نام ہو ساتھی زہرہ جبین کے قہقہے سے تاب کے ہجران میں چشم و گوش کو کان کی مچھلی کا گر ہو کے خیال عکس دور چشم ساتھی کے سبب سیدہ و طاغاز عشق بت میں ہے</p>	<p>آسمان مہر پشت بام ہو صبح ہوتی ہے ہماری شام ہو برج میران سے فزون تر جام ہو انتظار نامہ و پیغام ہو سپندہ صد چاک منسل دم ہو میکشی میں جرخ گردان جام ہو یا خدا اپنا بخیر انجام ہو</p>
---	--

گر ملی ابروی بران اس طوف

نام ہو قاتل کا اپنا کام ہو

<p>بمقرر می ہوتی ہے کب کشتہ سیلاب کو چرخ سے فرصت متین خار و خنجر گواہ کو گرچی آتش اور ادبے شیشے سے سیلاب کو کتے اکثر بہو نکلتے ہیں دیکھ کر محتاب کو سے طرب دیکھا نہیں آئینہ کی سیلاب کو</p>	<p>بعد کرنے کے قرار آیا دل بیتاب کو کیا لے گردش زد و نکو دور چرخ سے نجات عشق زنجیر دل مکمل ہاگاہ ہے پہلو سر اوس رشح روشن کی لگے لگے کرتے ہیں چرخ صحبت آئینہ رویان میں ہے دل کو یک قرار</p>
<p>حاک ہو کر بڑھ گیا رتبہ دل فصاح کا ہوئی ہے اکیر چپ کشتہ کرین سیلاب کو</p>	<p>دلو اتو دو سے ہو گی ترقی جب سال کو پریوں کو کیوں گز رہے دیو الوون سے ہلا بالون سے کیوں نہ گوشہ آبرو نظر ہے</p>
<p>ایو جان جان نکات بڑاتی ہے مال کو مجنون سے ہاگتے نہیں دیکھا غزال کو دیکھا جسے پتہ پرین اکشر ہلال کو</p>	<p>پروردون سے ہووے کسی طرح فائدہ نہ کچھ نفع مشک سے نہیں ہو تا غزال کو</p>
<p>چند قرون و دور پریشان سے ہی سنبل محبو تقریر ہو ہو ہوا نشتہ بیل بیسک یہ بیجا ہے مرے ماتہ کا ہر گل محبو نہ وہ کار بھینسہ کا ہے گل محبو یاد ہے سنا دور قسطل محبو دانت شایکا ہوا باز کے پنکھ محبو</p>	<p>بجز میں کم نہیں انگارے سے ہر گل محبو باغ میں ساتھ وہ غور شہ ریاضات جو نہیں مردمہ او سکو پہر پختے ہیں کب ای جلوہ طور باہر اوس طفل معنی کی جوتہ ان میں ہے سکر کو چکر ہے ملام اشک ہیں جاری ہر لہر زلف جانان میں ہوا طائر جان کو صدہ</p>
<p>یاد جنت میں بھی آئے ہو تری زلف سیاہ پہو گیا مار سیہ خلد کا سنبل محبو</p>	<p>چھٹا ترے جوڑیے نہیں دلو گوارا اسمان نہ کبھی غیر کالے صاحب جو ہر</p>
<p>ہے قید رنائی قفس جیم سے جان کو کیا کام فغان سے ہو ہلا تیغ زبان کو</p>	<p>سچ شمع کے پائے نہیں ہر مین فصاح</p>

	ہر نیم میں کیوں بار تہو چرب زبان کو	
کو	کہ روشن کرے شمع ہر چمن کو پریشان ہوا چوڑا کہہ میں وطن کو	منو ہے یہ بزم شعور و سب سے میرے ہو یا مال برگ خزان ہم صغیر و
	دلہ	
کو	تراکب سے دیکھا نہیں دامن صبا کو بتلاے گالچہ کوئی کیا مبتلاہ من کو جا ملتی ہے افسر سر بال ہسا کو	کیا کام کہورت سے دل اہل صفا کو ماجت ہے رہ عشق میں کب خضر کی جھکو وینا میں ہے قانع کیلے رتبہ اعلیٰ
	دلہ	
کو	کہ ایک کے ہوتے ہیں خوش دیکھ کر غافل کہ گوش گل نہیں سنتا ہے فریاد عنادل کو کسی صورت نہو سیری کسی کنگول سائل کو جو ہیں اہل کرم محروم کب کرتے ہیں سائل کو	دشاشت فوج عاشق سے نہو کس طرح قائل سماعت کب وہ کرتا ہے ہمارے ناکہ دل کو ترے دیدار سے آسودہ کب ہوں دیدہ جائل ہو آیا سامنے دینار داغ او سکودیا تو نے
	دلہ	
کو	لو کہ لہو بھی قیام نہیں ہے جاب کو حاصل نہو وے روشنی چشم رکاب کو دیکھا ہے دور میں قندج آفتاب کو کہ فصل گل میں بیتابی سے ہو جاتی ہے بیل کو بھلے باد صرب چرخ لالہ و گل کو مکائے شانہ شمشاد کیونکر رخ سنبھل کو خزان میں ہے قفس سے شکر گلزار بیل کو مثل مردم مری آنکھوں میں سماؤ آؤ کو اپنے عاشق کو اجی ہوش میں لاؤ کو دل کہ کتلہ کمان جاتے ہو آؤ کو	دنیا میں دیر با نہیں ہوتے ہیں غمگرفت آہیں دون کو نور سے بہرہ نہو کہے روشنیوں کو چرخ سے فرصت نہیں کہی ہوا مضطرب دیکھا مینے روی غیرت گل کو غیر کہ طرح پہونچے داغ و لگو گرم آہوں کو جو کج ہیں راست او کو گزینہ سکتا کوئی ہرگز لگے کیا کمشن جنت میں دل بے یار گل و کے روٹھکر وصل کی شب مجھ سے بچاؤ آؤ دیکھتے ہی متہین غش لگیا جاتے ہو کدھر راہ گھر کی فرے کتر کے جو تم چلتے ہو

<p>مجموعی کا اسے جان نہ ملتا اور تم فزون ہو ورنہ دیوار سے مجھوس کو کرتی ہے گل باد صرصر شمع بے فانوس کو کشان ہے اپنے جانب چرخ سے نور شبنم کو معرا نور سے دیکھا ہے سینے چشم خاتم کو سلیمان دیو بن سکتا ہیں ہے لیکے خاتم کو ابر مژگان سے مرے خار غیلان سبز ہو کشت و پتھان کی طرح بزم سخندان سبز ہو تار سنبل کی طرح تار گریبان سبز ہو شکل طوطی باغ میں مرغ خوش بحان سبز ہو دیکھ کر ہر وڈرین صحرا سے وحشتناک کو</p>	<p>پھرے جاتے ہو عبت عاشق ناکام سے تم سنگ چاکون نے کیا ہے اس دل انوس کو گردنکے خطر زل حسن جان کا جو خوف سرانگہ نو پیر حکم اقتاد و نکو دیتے ہیں رشول طبع ہو یسوم و زکاجسکے دل میں جو وہ نابینا مرے مضمون کو لیکر کس طرح شاعر بنے حاد دشت چٹائی میں یاد آئے جو ادسکا حسن نہ گریبے اختیار ی کا اگر مضمون سناؤں دھجیان لیتے ہیں ای وحشت جو یاد آئے وہ خط زمرہ سنجی مری سن لے جو آئے آیتہ رو یاد و لبر کو پریشانی دل دیران میں ہے</p>
<p>غرض کیا بزم سے خلوت نشین کو رکھیں شیشے میں آب آتشین کو کمان شل فلک گردش زمین کو مشرف ہونام سے حاصل نگین کو ہو گیا حل عقدہ لازم نامی رات کو کرتی نہی خیال جانان پاسبان کو دیدہ تر تھا جو صرف خون نقشان کو</p>	<p>میں ہے بزمین دنیا سے مطلب ہے اپنے چشم تر میں اشک پر خون جو افتادہ ہے ہے آرام میں وہ بڑا ہے دل کا رتبہ عشق جانان خوب لوٹا گنج حسن یار جانی رات کو یاد تک کیا مہم پہنچا تا کوئی مقدار کس لب زنگین کا بار ہا تھا تصور</p>
<p>نابش خورشید سے کیونکر سمٹ خشک ہو اشک کا قطر وہی کوئی منہ کو ہر خشک ہو دن سے ہوتا ہے زیادہ ضعف طاری رات کو کیونکہ بجلی کی طرح ہو بقیاری رات کو کھینچی یہ اوس سنگدل کی انتظاری رات کو</p>	<p>دیدہ رو سے کیا دیدہ تر خشک ہو آبرو حاصل ہوا و سکھو جو اکاہون سے گرا یاد آتی ہے کراہی جان تنہا رات کو بجلیان بے برق و سن دیکھیں بہتاری رات کو پھر گئیں چھپر گئیں اوس ہو گئیں آنکھیں سفید</p>

چھلکتے تینے دیکھا ہے سدا جام لیا لب کو	تعجب کیا جو شک ویدہ تر سے مرے ہنس
انعامت پذیر یوں پر ہے ہما کو منین دیکھا ہے آنکھوں سے غذا کو ملے دانہ و دان آسپا کو	ہے عالی حوصلہ سے کوا ایدا ہت کافر کا چہرہ کیا نظر آئے منو وے سنگدل بھی اوس ہو محروم
آتش سے کچ گزرتا پور ہے خلیل کو رازوں سے تیرے علم نہیں جب پتیل کو معلوم ہوا حال جان جام سے جم کو	ماشی بین تیرے سوزش پھر ان سے بھیل انسان پر کس طرح سے کھلے کتہ ماہیت روشش پر دل مست یہ کیفیت عالم
داغ دل پر سنو نہیں لساخ کو پیار سے سب دوست رکھیں دہر میں دینار و درم کو	
بھرتے کہی دیکھا منین ناسو کمن کو خیر نقہ زنی کام نہیں مرغ چمن کو جز سنگ نوبار سے کچھ نفع بخشہ کو	بہت مری آنکھوں کا کسی طرح نہو نہ لساخ پڑھو نرمین گلہ دیون کراستعار پروردون سے شر نہیں لسا ہے بشر کو
کیا لطف ملے نقہ داؤد سے کر کو صباء مہر صید بچھاتے ہیں دام کو روز رہتا ہے نئے طرح کا ماتم جھک کو	نافم کا دل خوش منو شعرون سے ہمارے مزلغون کو اوس پری نے جو کولا عجیب نہیں فرقت یار میں ہوتا ہے عجیب غم مجھ کو
قطرہ نہیں ہے موج سے ہرگز تنگ کو کیونکہ نہ ہر جباب نور شاہوار کو سدا چکر میں دیکھا آسمان کو	ڈرتا ہے کون حد مہ آفات دہر سے سیاہ نکلن جو آب میں دندان یار ہلو جو کچ ہیں رہتے ہیں گردش میں ہر دم
دنیا میں ہے عروج ہر اک کج نہاد کو خاک ہووے فائدہ سرمہ سے چشم کو شہر کیا آئے پستہا ہوئے صحرا کی کو	عقدہ یہ سرمہ بلندی گردون سے کل گیا دیدہ و رشور سے سرمہ کب ہونا بینائے علم غیر خستون کی کسی ہووے گوارا صحبت
کیا مور و گنہ کا مانع باران رحمت کو شیعہ کافر چلا دیتی ہے پرو اسنے کو	مکر و نئے سے جھکو منع اسے ناصح کہ خالق سرو مہری بنان سے ہوا سوزان دل ناز

<p>شرف ہو بادشاہی پر ترے در کے گدائی کو دیکھتا ہے نہیں عقدہ کشا پنجم شل کو پروا سے سیل کب ہے زمین بلند کو کب خوف قحان کا ہوا گلزار ارم کو ہوتی ہے دست نوازش کو شمالی سار کو</p>	<p>نہو نرو دابر کیجئے ہمسر کسی صورت شانے سے درے دل کی گرہ کھل نہیں سکتی کیا پست فکر و فعل کرے مرے شعہ میں ایمن ہے حواث سے سدا حسن خدا داد گو شمالی چرخ سے عالم نہ گھبراے کبھی</p>
---	---

رویف ہائے ہوز

یہ شعر صنعت ازومین ہی یعنی لفظ صاف کوہ شیعہ میں لازم کھاو

<p>کیون نہو دے صورت طوطی سے ہزار آئینہ خاؤ غار کی بنجائے دیوار آئینہ ہو گیا ہے معدن لولو سے شہوار آئینہ دست قاتل میں نبی شمشیر جو خوار آئینہ جسم صاف دلبر سفاک ہے چار آئینہ کرتے ہیں آئینہ گر چہرے سے تیار آئینہ ہے گھر کجاسینہ شفاف دلدار آئینہ صورت طوطی سے کب ہوتا ہے ہزار آئینہ صاف قلب صاف ہے گو پاکہ مودار آئینہ کیا تعجب ہے کہ سے پیدا جو زنگار آئینہ پانی پانی شرم سے ہو صاف ای یار آئینہ ہے زمین پر صاف نقش پای رہوار آئینہ صاف بنجائے بھی ابر گھبراہ آئینہ جسم صاف شمع پر قانون ہے چار آئینہ</p>	<p>دیکھ لے اگر خطا صاف رخسار آئینہ پر تو افکن ہو دے مستی میں اگر وہ روی آئینہ فیض عکس گو بہر دندان صاف یا سے عاشقوں کی موت کی صورت نظر آتی ہو صاف زخم تیغ چشم بدست وہ جو ایمن ہے مدام تربیت سے کیون نہو آئینہ لون کا دل بھی صاف ولین اس کے ہے جو کچھ نہ کو نظر آتا ہے صاف خط سے رو سے صاف دلیر کو نہیں جلا طال دہریان جو مہرے میان سادہ رو کا ہر عام ہو نمایان سبز خط روی صاف یار پر روی صاف پر عرق تیرا نظر آے اگر شہسوار سادہ رو گزرا ہے جو اس راہ سے دید نہ گریان کا میرے عکس پر چاہے اگر بے اثر کیون وار تیغ موت صرصر کا منو</p>
---	---

کون سے صاف دیکھو دہرین ایکان مضمون دست اسکند زمین بھی ہووے نہ بیکار آئینہ

عش سے خط سبز دلبر پر دل صافی صرا
ہو گیا طوطی کا دیکھو عاشق زار آئینہ

اس نظار یارین ہے میرا غمخوار آئینہ
روز و شب حیرانی سے رکے سرو کار آئینہ
میر کو کہنے لگا ہر شخص مودار آئینہ
کیا تعجب ہے بنے گزشتہ دیوار آئینہ
دست خوابان میں رہا کرتا ہے ایسا آئینہ
کیا تعجب زانغ کی ہو جا کے منتظر آئینہ
میر کا ہے گنہ گرمون پر بیکار آئینہ
ہو گیا ہے چاک شکل شانہ اسے یاد آئینہ
ماہ کا بھی چمن پر ہو جائے افکار آئینہ
عکس پتھر نہ ایسا ہو ازار آئینہ
کو بہن کا حال کر دیتا ہے کسار آئینہ
خبر دیون کا گر ہے عاشق زار آئینہ
ہنگیسا ہے ماتہ میں قاتل کے تلوار آئینہ
طوطی کی تقریر سے ہووے نہ بیکار آئینہ
رکتا ہے شکل سکندر بخت بیبار آئینہ
عکس چشم خون نشان سے ہووے گلزار آئینہ
اگیا جب وقت پیش رو سے دلدار آئینہ
سے منان مشت پر طوطی بین اسے یاد آئینہ
نیچے لے آئینہ روتیری جو رفتار آئینہ
ہے زبس فرط عفا سے پیکر بار آئینہ

انہی اکملوں کی طرح رہتا ہے بیدار آئینہ
دیکھ پائے گرنے شفاف دلدار آئینہ
جب نمودار اوس رخ شفاف پر بندہ ہوا
اس قدر جو ہے صفائی حسن سے حیرت زدہ
کو صفائی قلب حاصل تاکہ ہو ہر دل عزیز
استخوان کشتہ آئینہ زبان گرا دھاس
پر تو عکس جال یا سے محروم ہے
عکس زبان کام میرے کے کئی کا گر گیا
تینے ابروی ہلائی کی اگر دیکھے چمک
شکل اوس نور مجسم کی نہیں دیکھی ہے کیا
لاکھ جہین بگو سے اے بت شیرین دہن
دیدہ جو ہر سے کرتا ہے جو نظارہ مدام
اوسے چوہا آئینہ کو اور میں کشتہ ہوا
کیون غصا ہے عاشقوں کی بات سے اوساؤ
ملک حسن خبر دیان جو سخن کر لیا
دیدہ جو ہر رنگ گل ہوا ی گھر و تمام
شکل طوطی ہو گیا جیران قلعی کھل گئے
سبز و خط کب عیان ہے عارض شفاف پر
صورت نقش قدم جبران ہووے سرسبز
اوس کے ہر عضو کا ہے عکس ہر عضو میں

<p>طوطی حیران اگر بچائے چڑیا کیا عجب ہے صفائی سینہ سے اگلیا کی دیوار تہیہ</p>	
<p>منکسر رخ دل نساج گہوہ سے کسی شعلہ رو بہ صورت سیماں قرار اپنے</p>	
<p>کیون نہ رکھیں بند بیمار ان چشم بیاں اکملہ ای سیجا خیر سے جب تو کوے کا چار اکملہ روتے روتے کوئی بنیانی تنہا سے جگر میں دیکھتی ہے عاشقوں کو کیا مگاہ تنگ سے پرزے پرزے کیون نہ اوڑ جائیں جگر عشاق ستھسے ہم چشتی کا دعویٰ کرتے ہیں اکچشم یار اب بھی تو لہہ اپنی صورت زیبا دکھا دل سے دل اس کا فیر کیش کا ملتا نہیں حشر ہے وعدہ دیدار اوس خوش چشم سے</p>	<p>پیش تر کم کھولتے ہیں مردم بیار آنکھ سوزن غیرت سے چوڑ نیکے تری بیمار اکملہ رہ گئی اب دیکھنے ہی کو مرے امیر آکملہ چشم روزن سے نہیں کم تری ای دلدار اکملہ تیر دکان ہنسنے نہ نخر ہے اور تلوار اکملہ دکس و یاد ام سے کدے کے کر لین چار اکملہ حسرت دیدار میں نچر گئی اسے بار اکملہ گو کہ آنکھوں سے ملا تپ ہے وہ دگر اکملہ ہا قیامت کو لے کے ہم نہیں رنہار اکملہ</p>
<p>وصل میں رخ کو کرے نہیں دیتی ہے بند ایک لمحہ کے لیے بھی حسرت دیدار آنکھ</p>	
<p>گواہ شکار چوٹ گیا میرے آگے ہاتھ کھینچا بیل میں اوسکو جو لینے پر ہا کے ہاتھ اللہ سے ملتا ہوں دعا میرا اوٹھا کے ہاتھ انصاف ہے مرا تری تیغ جنا کے ہاتھ ترشے ہوئے ہیں لعل کے اوس دلدار کے ہاتھ پر دے میں جو چپا لیے تھنے دکھا کے ہاتھ ناخن شبے ہیں شانہ عقدہ کشا کے ہاتھ دل ہاتھوں ہاتھ لے لیا مجھے ملا کے ہاتھ منہ دے سے لال ہوں جس نہ تھا کے ہاتھ</p>	<p>قابو سے رات یار جو نکلا چوڑا کے ہاتھ اوسنے جھٹک دیے رے شب کسسا کے ہاتھ ہاتھوں میں آئین اوس بت نا اشتاکے ہاتھ عاشق کے رہتے ہوا موسو کو کیا شہید ہمیرے کی ہیں کلانیان باز و بلور کے پھیلا سے پاؤں چاک گریبان نے سرسبز کھولی شب وصال میں دلقون کی جو گرہ بنے صفائی ہاتھوں کی اسے دلبر رنگ کیونکر زبان سے اوسکی نزاکت کا ہو بیان</p>

رویف پائے حلی

بھرتی ہے اشکوں سے وہاں تمننا بدلی
کرے سینا کو اندر کا اکھڑا بدلی
سرخ پوشاک جو تونے گل رعنا بدلی
ساقیا بن گئی ہے گیسو لیلیا بدلی
ابھی برساتنے لگے عقد ثریا بدلی
اشک باری سے ہوا اکٹھ کا پروا بدلی
وہ سنیہ بخت ہوں ہو جائیگی عقاب بدلی
دیکھ کر خوش تنوا عاشق شہما بدلی
بیکشتی کا مجھ کرتی ہے اشیا بدلی

بھرتی رات کو روائی ہے کیا بدلی
سیکساری کے لیے آئینہ پر یون کا ہجوم
باغ میں بلبلین غون اپنا کریں گی دسمیر
بادہ خورون کو جو ہے صورت مجنون لفت
یاد وندان میں اشارہ ہو اگر انگھون کا
گوند تار بقی کا ہے ناکہ سوزان میں کرے
فصل باران میں کروں قصد جو مینا نیک
ہجر عشوق میں ہے ساغر عشرت نگرے
ہوئی برسات میں جو وصلت ساقی حاصل

جو کہ میں مست می شعر و سخن سمجھیں گے
باندھی ہے حضرت فساخ نو کیا بدلی

سو تون میں اوس سے دیکھ کر ہے تنہا بدلی
پیرے دیوانے کا سن لے گی جو نالا بدلی
چتون اوس یاد جفا کار نے بیا بدلی
خطہ کے آتے ہی ہوا اسی گل رعنا بدلی
چشم و دامن سے خجل ہوتے ہیں دریا بدلی
دیدہ زار کا پردہ ہے مرے یا بدلی
دیتی ہے زلف سیہ کا بچھو دھوکا بدلی
آہ سوزان سے مرے خشک ہو دریا بدلی
گوند کا مجھ کو سنائی ہے ترا بدلی
اکاشغہ کا ہونی زخمون کو سفید بدلی

دیکھے ہیر موسم باران میں تماشا بدلی
بھول جاتی گی صدار عد کی اور شک پر کا
غیر کو اکٹھ اوٹھ کر بھی نہ دیکھا میں
نالہ زن صورت بلبل سنین کوئی عاشق
یاد ہے ہجر میں زلف عرق آلودہ کے
مجھ کو تمیز نہیں اشک فسانی کے سبب
برق پر عارض روشن کا گمان ہوتا ہے
گود و صحر کو تابو دیوے اسرائیل مر شک
فصل باران میں ہے سرگرم غنا نہر میں
اشک صافی سے ہمارا دل مجبور و مبرا

نام رندان خرابات نے رکھنا بدلی
 و پکیتے رنگ نیا لاتی ہے کیا کیا بدلی
 یا دلو لاتی ہے وہ زلف چلیپا بدلی
 ماہ و آنجنم کو چپا دیتی ہے کیا بدلی
 کم نہیں تخت سلیمان سے ہے اصلا بدلی
 کیوں یہ پوشاک سیدای بت ترسا بدلی
 ہو گئی زخیم دل افکار کا بھابھا بدلی
 سور کو جب دین لاتی ہی ہمیشا بدلی
 برق خندان سے اگر کرتی ہے گریا بدلی
 جامے منشیہ صراحی خم صہبا بدلی
 دھندلا لانا سے اگر کرتی ہے گریا بدلی
 جو روند و سرہ وارا و سین ہی خم غلاطون ہے
 دل صد چاک کو کب لپٹے یا چشم بیگون ہے
 مرے دیوان میں کب اضطراب دل مضمون ہے
 یہ سب کچھ باعث بد قسمتی بخت وازون ہے
 شمال آتہ مخون صدائے چاک قانون ہے
 تمھاری نگر گس جادو کا افسانہ بھی فسون ہے
 تمھاری ناتہ میں ای منعمو کیا گنج قارون ہے
 دل پر داغ کو کب یاد گیسو ہا ہی شگون ہے
 جنون کا خوش ہی زرقدم پھر کوہ ہامون ہے
 مری زنجیر کا ہر خار مشعل سوچہ خون ہے
 مسی دیوان سے موجود ان مان شجون ہے
 کمون کیا راجح میں ہر کے قسمت وہ وازون ہے

چٹ گیا ہے میرے نالہ سوزان کا دھوان
 اک غزل در بھی ستانہ سنا دیتا ہوں
 سپر لاتی ہے بلا جبر میں کیا کیا بدلی
 میری رونے سے ہون داغ دل رشتوں انکلی
 دوش صریرہ روان ہوتی ہے برساتوں میں
 سوگ گشت شہ گیسو نے چلیپا کا رکھا
 کام مرہم کا کرے گی مری چشم پر نم
 یاد کا کل میں ہے الا ان دل پر داغ مرا
 کوئی خوش کوئی غمیں جھکد کا دیر میں ہے
 بین میسر بھی ساقی ازل کے باعث
 غم فسلخ کا عالم میں اثر پیدا ہے
 غزل میں حکمت چشم تباں کا وصف موزون ہے
 پندہا ہی دام میں میری غزال مست امی ساقی
 کمری برق چندہ خرمین اشعار موزون پر
 وہ عہد میری گھڑنگ کی شب کو پھر گیا اولیٰ
 دلایلی شش نہیں جو جلوہ افزا بنم عشرت میں
 پریر و جسے سن پایا ہوا دیوانہ سودا کی
 خراس کے قہر سڑے نہیں ہولی ہو دولت پر
 غضب لہر ہے ہیں چشمہ خورشید میں کا
 پریر پھر توڑا تھی ان ترے دیوانے زنجیر
 رو لایا باد صحرائی جو اشک سرخ زندان میں
 خدا جانے صفت عشاق پر اب کیا بلا کرتی
 ہوا انکس ای مال طالع میں مرے لچکان

<p>نصود وہ ہے ہنگام بکا اوس روی زمین کا خیال گردش چشم سیاہ مست ساقی سے</p>	<p>کہ رشک لالہ چراہی چشم پر خون ہے سر سودا زدہ کو جو ہے چکر و گردون ہے</p>
<p>مناسب ہو کہ او سکود فن کر دے خاک بابل میں ترا ناخ ایجان کشد چشم پر افسون ہے</p>	
<p>وہ میرے عشق صادق کے اثر سے ہر وقت جہنم کا حالت وحشت میں جو غم غیب مضمون ہے فسون بیکار پیش رہ رہا زلف شیکون ہے خرامان جو لب جو باغین وہ سر و موزون ہے مرے دلہان میں موزون در حلقہ افانک کا جو</p>	<p>جو مجنون تھا وہ لیلیٰ ہے جو لیلیٰ تھا وہ مجنون ہے قلم کو میں سمجھتا ہوں کہ شاخ بید مجنون ہے سیر وہ کالا ہے افسون گر جان بیکار فسون ہے نظر میں قمر یون کے سر و گویا بید مجنون ہے مرا ہر مصرع موزون بزم موزون ہے</p>
<p>نشان باقی رہا جز نام کسا دیر خانی زمین چنا آئینہ اسکندر ری نے جام بسم کا ہے نہ عذرائی دہم ہے اور نہ شیریں ہے نہ بولی بجائی پائیں میری سنت ہجران میں ساقی اثر ہے پر تو لب رنگین کا اسے گلو بیالہ تیرے رندوں کو ہے جام می غزل تہ رگ سنگ بحد پر ہے زبان مار کا دہو کا تیرے رخسار و گیسو کا اثر پھیلا یہ عالم میں جلا یا عشق روی شعلہ افشان نے مجھے ایسا بیہ و درودہ براق جانان کا اثر پھیلا بدشواری کسی کے گوشہ دل پر نہو قضا ملایا خاک میں دید کیے چکر تو نے رندوں کو خیال روے آتشاک میں رنگ اپنا اور</p>	<p>الہی درپے کین کس قدر یہ دور گردون ہے نہ باقی طاق نو شیر وان ہی نے تھر فیدون ہے نہ دامن ہے نہ ہے نل کو پہن ہے اور مجنون ہے گلو می خشک اپنا خفہ قاتل کا منون ہے پینے پر ترے سبکو گمان قطرہ خون ہے جو وجد صوفی صافی ہے گویا رقص موزون ہے تصور میں جو بعد مرگ او سکی زلف شیکون ہے پریشان کا کل سنبل ہے دل غنچہ کار خون ہے شیر آتش کا ہے تمہیں مرے جو قطرہ خون ہے مہ و غور چرخ میں ہیں روز شب گرہن گرہون ہے سہت آسان قنچہ بلا و ربع مسکون ہے مگر گردش تری آنکھوں کے ساقی دور گردون ہے مگر سیاہ کا قطرہ مرا ہر قطرہ خون ہے</p>

<p>شمال چرخ روز و شب جو گردشگر و روشن گردون ہے ہر اک پہنکش تر سے ہو زمین لیا قی فلاطون ہے</p>	<p>شہادت کا سر کے جدا کر نیکی دیتا ہے ہوئی کیفیت اشراق حاصل می کے مینے سے</p>
<p>دل فسلح کو گندم کی صورت پسٹ الیگا بشمال آسپا جو روز و شب گردشگر و روشن ہے</p>	
<p>کہ زیب قرق عاشق دلف سودانی ہماون ہے زوال دولت قارون کا باعث گنج قارون ہے مقتدر علم سے اپنے ہوا خم میں فلاطون ہے کہ حسن باد نوا خیر شناسور و زانہ و زون ہے دلیل صاف اسپر دور عمر و ماہ گردون ہے روان لہیر زمین ہر اذقارون گنج قارون ہے ہر اک کے سبب غنچہ کا دل گلشن میں بر خون ہے بجلا کب مردم کہ بیکو قدر و زکون ہے</p>	<p>نہیں زینت کی خواہش اور سکویا میں جو محبوب ہے بغیر سزگوئی جمع رز سے خاک حاصل ہو ملا انسان کے سر پر جو بر ذاتی سے آتی ہے ترقی حسن طفل سادہ رو کی کیون نہ ہمہ دم جو روشن لہن روز و شب رہا کرتے ہیں گردشگر جو ہے گنجوس دولت او سکی او سکے سانچہ جاتی ہے ذراں ہے لال او سکی اس چین میں جسے کہتے ہیں وطن میں آبرو پانا مین ہم حشون میں انسان</p>
<p>مہین پونچھیکا صدہ کو شہ کیر و نیر کسی صورت بلا سے آسمانی سے رہا خم میں فلاطون ہے</p>	
<p>عشرت دنیا جیسے نے عیش عقبا چاہیے بہم کو اب ای جان لے آرام او گیا چاہیے اوڑھنے کو سر پہ اک دہانی دو پٹا چاہیے آئینہ سے ہو دل صافی صفا چاہیے برگ زر گس کامرے رحمن پر پہا چاہیے ہو پتیلی اپنی روشن مثل بھیا چاہیے عمر کا لبریز ہو جائے پیا لا چاہیے زلف کے عقاب کو ہو جطرح کہو لا چاہیے دہ راتی فکر صائب کا دکھایا چاہیے</p>	<p>اک نظر لطف و کرم کی شکل ہو سا چاہیے ساقی موش ہے تنائی ہے جام می ہی ہے خط سبر و حسن گندم کوئی ہو وونی بہار چشم حق میں کو نظر آئے گا جلوہ یار کا چارہ گر میں تیغ چشم بار کا مجروح ہون ناتہ میں پستان نیلین آگئے تہی رات کو روز و شب ہو دیویدہ مخمور ساقی کا خیال وہن ترین کہہ رہا تھا شادہ گوش یار میں اک غزل لکھیے بہ تبدیل توانی اور کھے</p>

<p>وام میں سوئی کی چڑیا کو چھنایا چاہیے نات آہو میرے مرقد پر چڑھایا چاہیے عطر فتنہ سے پیرا بنایا چاہیے کوئی تدبیر اس کے لئے کی بنایا چاہیے طالع خوابیدہ کو میرے جگایا چاہیے سرو کی گردن کو تہی او گل جکایا چاہیے حال پر میرے منہ سے اپنا پرایا چاہیے دھجیاں گل کے گریبان کی اوڑا چاہیے یہ وہ دعا ہووے قبول اپنے خدایا چاہیے عرش اعلیٰ کا بھی اب بھابے پایا چاہیے رلکو اپنے آئینہ خانہ بنایا چاہیے بارخ میں چکر رخ رنگین دکھایا چاہیے دست پیغمبر کا میرے سر کو سایا چاہیے گل کے بدلے دیدہ آہو چڑایا چاہیے اور بھی اک نامتہ اسے قائل لگایا چاہیے گل کے بدلے تیوری بھی ٹوچڑایا چاہیے پڑھ کے اس خورشید طلعت کو سنایا چاہیے</p>	<p>سیتم کو جالی کی اگیٹا پہنایا چاہیے مار ڈالا ہے تڑپے جوڑے سے جو اسوج چھو چاہیے دلو تصور چشم فنان کا ترے مار ڈالا نا صحت پر ہی صحت نے نہجے آگے میں تو شبکی شب رہی جیسے اے ماہر دیدہ نرکس کو چھوڑا اور مڑے گلے کان شل شاخ زعفران ہجران میں ہوں زردوار شوخیان بیل سے چو کرتا ہے اور دست خون زندگی بھر غیری ہووے نہ محتاجی نصیب نالے یاد سرو بالا میں جو ہوتے ہیں لہند پرتو افکن ہر طرف سے جلوہ دیدار ہو رنگ گل اور ٹپنے لگے کا ہوش بیل کی طرح آفتاب حشر کی گرمی کا محب کو خوف کب کشتہ چشم سید ہے تربت نساخ پر نیم بس چوڑا نا لازم سنن نساخ کو مرقد نساخ پہ لازم ہے جانا سرکشو ہون سزا پاسن مطلع ایسی نو آفتان</p>
--	--

ولہ

<p>چٹکیوں میں عت لیون کو اوڑایا چاہیے شاخ مرجان کے جگر سے خون بہایا چاہیے عکس رخ سے آگ پانی میں لگایا چاہیے گلشن و دوس سینے کو بنایا چاہیے طوطیوں کے نام کے طوطے اوڑایا چاہیے</p>	<p>گل کو امی گل عارض رنگین دکھایا چاہیے پنجہ گل رنگ ای گل و دکھایا چاہیے معجزہ یہ سیرور یا بین دکھایا چاہیے گل پہنچا اور دامن پر اب داغ دکھایا چاہیے آئینہ رو خطا سبزا پنا دکھایا چاہیے</p>
---	---

<p>حاسد بدکیش کے دل کو جلایا چاہیے ایسی اک بوتلی براندہ کی بلایا چاہیے دشت وحشت کو بھی طاقت آزمایا چاہیے اوس گل رعنا کو خارستان پر بھایا چاہیے گرمین بگڑے ہوئے ایمان پہ لایا چاہیے چسلیون کو مثل پروانہ جلایا چاہیے</p>	<p>ردی آتش رنگ کا مضمون سنایا چاہیے دونوں عالم ساتھ دل سے بھلایا چاہیے ای جنون پر زے سلاسل کے اوڑھایا چاہیے حال جسم ناز کا اپنے سنایا چاہیے مصحف رخسار روشن کو دکھایا چاہیے شعرو اک رات دریا میں نہلایا چاہیے</p>
<p>خاندانِ تجرین وہ نعل چھایا چاہیے آسمان کو سر پہ ای لٹکایا چاہیے</p>	
<p>مور و سنج و عجم و جور و جفا ہوتا ہے باغ میں پیر میں غنچہ قبا ہوتا ہے دہر کی قیدِ طلاق سے رہا ہوتا ہے لب جان بخش جواجم از نما ہوتا ہے جب روانِ سوئی فلک مرغ و عا ہوتا ہے شورِ خلخال تیانِ قم کی صدا ہوتا ہے بل پہ جہوقت وہ کیسوے دفنا ہوتا ہے داغِ سینہ سے نعلِ شمس صغی ہوتا ہے ویدہ زار جو مصروف بکا ہوتا ہے سم سے افزون اثر آب بقا ہوتا ہے تیری چالوں پہ تو اک حشر بپا ہوتا ہے ماہ نو چرخ پہ انگشت نما ہوتا ہے دل چرا لینے پہ گر دزدِ حنا ہوتا ہے دست رنگین کے مقابل جو ذرا ہوتا ہے رشتہ زلف تیان سے جو بندھا ہوتا ہے</p>	<p>جو کہ اوس کا فرضِ عالم پسند ہوتا ہے بہر گلگشت جو وہ جلوہ نما ہوتا ہے جوا سیرِ خم کیسوے دوٹا ہوتا ہے دم بیانِ حضرت جیسی کا فنا ہوتا ہے داؤد بے اثری صید ہے کر لیتا ہے دم رفقا ترقی مرود میں جان آتی ہے جان پر نشانہ و مشاطہ کے بن جاتی ہے اوسکے عارض سے اگر ہے رخ متاکو رشک خلق کو نوح کے طوفان کا گمان ہوتا ہے جوم کر اوس لب شیریں کو مو امین نوکھلا دو آؤ ہر جاہل و دھر لوٹ گئے برسرِ راہ بہسری ناخن پاس سے ترے جب کر لے کر ہی لیتا ہے گرفتار وہ گلِ گلِ ثنوں کا متد نویں ہوتا ہے دل خپت ہر جان یک دست عمر بھر سووے نہ آزاد گرفتاری سے</p>

مہر سے بھی نہ اوٹھوں صورت شبم ای ماہ	میں ہوں وہ اشک جو نظر و لہجہ گرا ہوتا ہے
میتن سنتا ہے کسی کی بت ترسا و اللہ	آئین گر حضرت عیسیٰ ہی تو کیا ہوتا ہے
ماہر ہے وصل سے بہتر ہے ترے عاشق کو	ورہے پیر سے مرغیوں کو دوا ہوتا ہے

بیشمار باگھر میں افسانہ بقول مومن	در بدر ناصیب فرسائی سے کیا ہوتا ہے
-----------------------------------	------------------------------------

دل کوئی حلقہ گیسو سے رہا ہوتا ہے	طوق کب کروں قمری سے جدا ہوتا ہے
جان لے لینے کو اک کھیل سمجھتے ہیں صنم	کما فون کو بھی کہیں خوف خدا ہوتا ہے
سائل لایار کے آگے میں بیان کرتا ہوں	پیش گل مرغ چمن نغمہ سرا ہوتا ہے
فیض روشن دلوں سے تیرہ درخشاں پوچھے	مہر سے نور رخ ماہ سوا ہوتا ہے
نام سے کام نکلتا مینیں دنیا میں کبھی	شاہ کہلانے سے کب شاہ گدا ہوتا ہے
خال شانہ نے پھنسا یا ہے ترے بھوین	دائے سے قید قفس مرغ ہوا ہوتا ہے
گردش دید و ساقی نے کیا ہے مدہوش	دور ساغر کا سدا ہوش رہا ہوتا ہے
منو پائند کبھی سمیت عالی جو لکھے	کوئی عطا بھی کہیں رشتہ بپا ہوتا ہے
واغ اپنے دل روشن سے منو نے ازل	ماہ سے کب کلف ماہ جدا ہوتا ہے
سیم و ترکب رکھیں محشوق سے عشاق عزیز	جان سے شمع پہ پروانہ خدا ہوتا ہے
کوئی قاتل کا پتلا لاشہ عاشق سے علا	میل رہرو کے لیے راہ نما ہوتا ہے
سجدہ کرتا ہے جھٹ مٹی کی صورت کو دنا	برہمن بت بھی پرستش سے خدا ہوتا ہے
کام ادنیٰ سے نکلتا مینیں اسے کا کبھی	ماخن پا بھی کہیں عقدہ کشا ہوتا ہے
و یکینتی چین چین او سکی ہے خطا تقدیر	وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

بام ترک اور سکے نہ پونے کا کبوتر لٹا	عیش پر کب گرد باد صبا ہوتا ہے
--------------------------------------	-------------------------------

دل پر سوز پہلو میں گمان ہے	مرا سینہ سمندر کا مکان ہے
میں سنبھل رہی ہوں انکھیں بھونکس	میں گل رخسار تو خنجر دانا ہے

<p>ہمرا پاپنہ عقار شستہ فکر دیوان سے زلف اور شعلہ عارض ستاری مانگ کی لکھی جہ تعریف خیال عارض آتش فشان ہے دل افکار میں ہے یاد و شرکان</p>	<p>کمان ہاتھ آیا مستہون بیانی ہے تراقد روان شمع ندان ہے مراہر شعر رشک کشان ہے دیوان نظرون میں ہر آسمان ہے فلک بر تیر کا جو زامکان ہے</p>
<p>روان آکھون سے جو اک خو کا دریا رحم رنگین جو اس گل نہان ہے</p>	
<p>تویم کا گردن تک کمان ہے خیال باغ روئے دستان ہے تیرے دانو تیرے لونگ پان حیان ہے لکھا اور ہے جو حال زار اپنا دل سوڑان مرا پتلا ہے اوس میں بند ہے مضمون چشم فتنہ راکے خط نورس اگر میں حضرت خضر کہا مینے وہن کو جو ہر فرد جدا معشوق سے عاشق کو کر دے خیال خال ہے اس چشم نم میں نمایاں کیا دھان یار ہووے نہیں ہے بات مٹہ میں اوس چشم</p>	<p>مکان اوس دلربا کلامکان ہے دل پردار بلخ بے خزان ہے یہ کان لعل میں گوہر نہان ہے تو خامہ رشک شاخ زعفران ہے ذوق تیرا سمندر کا مکان ہے زمین شعر گویا آسمان ہے لب جانان مسجیحی زمان ہے کہو اے منطقی حبت کمان ہے مگر دور فلک شور ازان ہے کہ دلو اے ماہ کیوا حکما مکان ہے نظر سے چشمہ حیان نہان ہے کہ نقطہ اے ہونہ میں کمان ہے</p>
<p>وہ فور افشان ہیں اپنے شرف منور جیسے بزم دوستان ہے</p>	
<p>کس گلبدن کے لیکے دیوہم اس چمن میں بیض چمن فیال رخ گلبدن میں ہے</p>	<p>بہو لا بہوا خوشی سے جو گل پیہ بن میں ہے بویا بزرنگ و دہے جو گل بدن میں ہے</p>

کیتے سے مدعی کے کلی تیغ زن یہ بات
 کہتے ہیں او سکو نکلتے ہو ہوم اس سیے
 کیا دور آفتاب میں ہو دن کو کیفیت
 یاد خدا صاف و لب و لعل میں یہ دل
 و کلمات مجھ کو جلوہ بت نے خدا کی شان
 کیا نکلے منہ سے بات ترے اگر عجب سے
 چو سکتے اپنے ماتھے نہیں اور سکے پادوں کو
 لاکھ آزر کے خون سے ہے ظالم بھرا ہوا

خجور کا خاصہ مرے طرز سخن میں ہے
 نقطے کی بھی جگہ نہیں تیرے دہن میں ہے
 جو لطف شب کو دور شراب کفن میں ہے
 گاہ ہے حلق میں گاہ عین گہ فتن میں ہے
 عالم حرم کا بنگلہ رہن میں ہے
 زندہ جو سپر میں ہے مردہ کفن میں ہے
 ماز و نیاز وصل میں دولہ دولین میں ہے
 آب بقا کمان ترے چاہ دقن میں ہے

نساخ کیون جواب آتش کا میں لکھوں
 گرمی ہزار رنگ کی میرے سخن میں ہے

اندام نازنین جسم ہر من میں ہے
 بلب بھی اب تجس نگ چمن میں ہے
 اے مادر و جلن جو مرے داغ تن میں ہے
 سارے ہیں آکٹواہ ہر جو داغ تن میں ہے
 بیتاب روی روشن و رنگین کی یاد میں
 مضمون بند باب ہے سخت دل جیت مار کا
 الہد سے صفا کا تن نازنین کا رنگ
 یہ فیض چشم تر ہے کہ مرنے کے بعد بھی
 شہر ہوا جو کیسے مشکین یار کا
 نشہ ہر چہ کا نشہ چشم غزال کا
 محض ہے کشنگان لب لعل یار کا
 مارا پڑا ہوں طرہ دستار یا رسے
 چشم تپان نے مہر گرہوں بنا دیا

ہم شاعر و ن کا قول یہ ہے جان تین ہے
 کیا ذکر سیریان فرے انجمن میں ہے
 سوزش کب ایسی ہر سکے داغ کفن میں ہے
 اب عالم فلک مرے بیت انجمن میں ہے
 پروانہ بریم میں ہے تو طیل چمن میں ہے
 بجلی جڑاؤ گوش عروس سخن میں ہے
 سوکا نشان نکا نہیں سارے بدن میں ہے
 عالم رگ حجاب کا تار کفن میں ہے
 بیقہد رخصت مشک فقا و فتن میں ہے
 شوخی عجیب نرگس جو فتن میں ہے
 سرخی سے جو نمود عقیقہ میں میں ہے
 عالم خط شعاع کا تار کفن میں ہے
 سیر مسافت چین عین وطن میں ہے

فساخ نے کہا ہے جو ناسخ کا یہ جواب
اک شور مر جا کا اوٹھا اکجن مین ہے

اشک کا قطرہ جو شیکا عذیب زار ہے
سانپ کی بانہی سے اقرون سیتہ افکار ہے
سیدہ دل نازک مائیکل کتان افکار ہے
جو ہنہاری فرگس سمار کا میہ مار کا ہے
اور کمر دلبر کے گویا اپنا جسم زار ہے
آستین سے پانی پانی ابر دریا ہار ہے
مژدہ خار دشت پھر وحشت مری غم خوار ہے
نام سے آب ننگ ہے ناموس سحاب عار ہے
رونگٹون کا سایہ ہے اپنے بدن پر بار ہے
جلبے وان بکھرے ہوئے شانہ پہ زلف یار ہے
بوسہ رخسار پر جو چہ کیوں تکرار ہے
اس چمن مین کو دشا گل ہے کہ وہ بیچار ہے
حال یہ بیمار حیران کا ترے اویار ہے
چرخ میناف م گویا حیات خوار ہے
حلقہ زنجیر زندان مین دیان مار ہے
عادل مرتخ امی قاتل تری تلوار ہے
جو رگ شک سحر ہے رشتہ زنا ر ہے
استخوان میرا جو ہے منقار موسیقار ہے
نیرہ شمشیر گویا درہم زنگار ہے

دھیان مین ہنگام گریہ وہ گل رخسار ہے
روز و شب دل کو خیال کا گل خمدار ہے
چاند سا چہرہ دکھایا تو نے جو اسے مارو
کب اوسے سیر گل نرگس ہوئی مد نظر ہے
ہے دیان ننگ گل و غنچہ خاطر ہے
ایک دم رکھا تھا ہنسنے دیدہ پر غم پہ آہ
رنگ کچھ لانا ہے پھر محمد انوفید مین نجی
عشق بازی مین یہ نوبت ہی نہیں باقی نشان
زار ایسا کرو یا موسے میان یار نے
صورت سنبل پر نشان ہے دل صد جاک یہاں
وصل مین آٹھ آٹھ آنسو کیوں رولا تو ہو مجھے
ہے دل پر خون کو لازم لوک شرکان کا خیال
چھاگتی ہے مرنی چہرے پہ ہنصین چنگین
مہر و مہین جام سکان فلک مین می پرست
یاد کا کل مین ہے ہر اک کرٹمی و تدان بار
رخ کیا جھڑپ بہ ہونے لگے تن سے جدا
بعد مردان بھی بلا عشق صنم کا ہے اثر
بعد مردان بھی نکلتے ہیں شرارے قبر سے
ہے دوا اپنی دل جروح کی اسے چارہ گر

کیون نہو معراج اب صل علی کے شور کو
یان زبان کو دور و نام احمد مختار ہے

سہمہ واپس غرور تاز معشوقانہ ہے
 دشت گردین خیال ز گیسستانہ ہے
 اوش بت لیلی ادا کا دل مراد یوانہ ہے
 سبرہ خط سے فرتن عارض چانانہ ہے
 اوس پر یکا دیکھے جنگو وہی دیوانہ ہے
 جلوہ گر چارون طرف سے جلوہ چانانہ ہے
 یاوعل یار نے زندان میں رلوا یا ہے خون
 طوق نالے کا پڑا رہتا ہے جو اس کے گلے
 میکشی کرتے ہیں سگان فلک دشمن ہوصاف
 اوسکی تزمین کا جو ہر دم وہ بیان رہتا مجھے
 بسلون کا ترے اے سفاک عالم وقت بیج
 میں وہ دیوانہ ہوں اس وینا کو زندہ انجمن
 وصف لکھتا ہوں جو چشم مست ساقی کا دام
 دشت و دشت میں خیال چشم مست یار سے
 جڑا رہتا ہے جو زنجیر شعاعی میں مدام
 شگدل رحمت سے رہتے ہیں ہمیشہ اسید
 ہے صراحی دار گردن آنکھیں میں جام شراب
 زلف خوبان سے جو اس کے چاک ہوا سکا جگر
 مانگ جو اسکی مٹکے اس دل صد چاک کو
 چمکے ولی میں زخم ہے ہے او کو دور و نام یار

رنجہ خطابہ غل حسن کا پروانہ ہے
 جو مرال نقش قدم سے صورت پیمانہ ہے
 وحشت اقراسے دل مجنون مراد انسانہ ہے
 یا کہ گرد شعاع روشن جبین پروانہ ہے
 آئینہ حیران ہے تو دل چاک اوس سے شانہ ہے
 سینہ صافی ہمارا آئینہ کا خانہ ہے
 دانہ یا قوت ہے زنجیر کا جو دانہ ہے
 ماہ ہی اوس غیرت غور شید کا دیوانہ ہے
 مہر کا جو ساقی گردون لیے پیمانہ ہے
 سینہ آئینہ دل صد چاک اپنا شانہ ہے
 نانہ بکیر اور تر پناہج دہ شکرانہ ہے
 مردم چشم پر پی زنجیر کا ہر دانہ ہے
 میکشو پر بیت میں کیفیت سچ نہ ہے
 ابلہ اپنی نظر میں صورت پیمانہ ہے
 حیر عالم تاب ہی اوس ماہ کا دیوانہ ہے
 سینہ کیا بلبل سے ہو زنجیر کا جو دانہ ہے
 اوسکی آنکھوں میں جو دور اسے خط پیمانہ ہے
 دیکھ لیجئے چاک چاک ای آئینہ بروشانہ ہے
 آرزو کے دوزان سے کیا کم شانیکہ کا دانہ ہے
 تو کرحق میں روز و شب بشیر کا ہر دانہ ہے

لکھتے ہیں تسلیح اک شمع تجلی کی صفت

اب زبان ملک بھی گویا پروانہ ہے

مرومہ سے دست بیضا سے چراغ طور سے

دراغ دل روشن ہے داند عارض پر نور سے

لب بلب رہتا ہوں ہر دم ساغر معیوس سے
 ہے بتیلی کی چمک بڑھکر چراغ طووس سے
 کرتے ہیں نظارہ ہم باغ ارم کا دور سے
 سرودہ ہوتے ہیں کوئی مرنہم کا نور سے
 روز روشن بس مشابہ ہو شب و پور سے
 جھمکو کیا سوزش میں نسبت ہوتی غرور سے
 شعر میں اپنے مشابہ ستیجہ پلور سے
 چشم و لب خورشید کین بادام سے انگور سے
 فکر شاعر سے رگ گل سے میان مور سے
 عشق ہے جھکو کسی کے زگس غمور سے
 یہ صدا آتی ہے جھکو تربت طمور سے
 ست ہو جائے عالم بادۂ انگور سے
 جھکو یہ روشن ہوا ہے مانگ گی سیندور سے

ہے محبت جھکو چشم ساقی محسوس سے
 شب سے جو بات اوسکے عارض بر نور سے
 وہم میں اڑتے ہیں آنکھیں ایک رشک جو
 شعلہ جو اوشکتے ہیں میرے زخم کے ناسور سے
 دیکھ لے اوس برق نخل طور کا جلوہ اگر
 ہجر میں ہے ہر من موثل گھن اسے چار
 سداک وندان کے جو لکھنے مضمون کیا فلم
 ہن انا روسیب سے بہتر وہ پستان زوق
 ہے کہیں نازک کمر اوس نازنین محبوب کی
 دفن زیر تاک کچھ میرا لاشہ بعد مرگ
 نیستی نقش جگر ہے اور ہستی نقش آب
 کرو یا بدست چشم مست ساقی نے مجھے
 سانپ کے مانند بچھو بھی ہے رکنا منہ میں من

ناخ آتش زبان کی گور میں لگ جائے آگ
 وصل کی گرمی کا مضمون جب سحر چھوڑے

شک فسان بنامے سنگ مرار سے
 خون مومنوں کا ہو گیا اس زوال افکار سے
 پایاں کبک ہو گئی رنقا یار سے
 ہے لعل خون بدل لب سرخ نگار سے
 عالم کو بھی غبار ہمارے غبار سے
 نسبت گم کو کیا در وندان یار سے
 شکوہ مجھے رہے گانیم و بہار سے
 کب ہو امید و بیم خزان و بہار سے

کشتہ ہوا ہن تھن نگاہ نگار سے
 عشاق قتل ہو دیں اگر بدویار سے
 شمشاد و سر در گئے قذر نگار سے
 ہیرا سفید ہے در وندان یار سے
 طبیعت ہی خاکسار میں ہے کدو تین
 پیدا ہووے حیا میں یہ کان لعل میں
 اس غنچہ گرفتہ دل کو نہ واکیا
 براغ جگر کو گشت تصویر کی طسرح

<p>طاری سپید صفت مردم بیمار پر ہے وان جوش جنون میں ہو گیا عریان جو اسے پری خورشید میرے نالہ سوزان سے جل بجھے دامان و حبيب گوہر صافی سے بھر دیے آرايشون سے طفل گل اندام کو غرض او ترے وہ تیرے کو تو بین قتل ہو گیا میں بکا بین و کیسے کسی لطف سے لگے دل پار سا وہ رو کا مکدر جو ہو گیا جھوکو یقین ہے نقش نہ وہ آئینے ضرور آپا دہ رشک گل مرے بالین بہ نزع میں</p>	<p>ہے مغرب نگاہ بھی اس سر کے بار سے او کچھ کہی نہ ماتہ گریبان کے تار سے محتاج وان جو دوسے دل و انداز سے رشتہ مژدہ کو ہے رگ پر بہار سے کب گلشن ارم کو چہو مطلب بیمار سے دریا کی و نوار کم زمین خجبر کی و بار سے دریا نئے ہوا گسار آبادار سے آئینہ بھی نہ صاف ہو میرے غبار سے بہشت پر روزمرگ شب انتظار سے شام حسنہ ان بھی کم زمین صبح بیمار سے</p>
---	--

منہ کی جہڑی لگائے جو سلخ جہرین
آب آب ایر ہو مژدہ آشکار سے

<p>خانہ زندان میں یاد و دے جزیرہ تیر ہے پر زبے پر زبے کیوں نہ اوڑھ جائیں جگر عشاق ہے خیال چشم مست شوخ زندان میں مجھے ہیں گل تر دانہ دل ٹھنڈی ہوا ہے آہ سرد چونک اوٹھے خواب دم سے خدگان ہو گیا یاد کر میں اس قدر زار و خجف او سکے کھلنے کی نہیں کوئی بھی صورت ای سیر روز و شب مکتا ہوں اک شیریں شام کی صفت کالمون سے بہرہ ور ہوتے ہیں ناقص ہی درم کب ہوئے پائے نگاہ عاشق شیدا جدا اون مہسی آکو وہ ہونٹوں نے کیا بنداز سکوم</p>	<p>مردم چشم قمر و اندازہ زنجیر ہے چشم خیمہ تر نرکان ہے نگہ شمشیر ہے ساغر صبا کے گلگون حلقہ زنجیر ہے کشور دل اپنا زنجیر خطہ کشیر ہے صور اسرافیل اپنا نالہ شکیں ہے طوق جو گردن میں شاوہ پائون کی زنجیر ہے یہ دل نشکفتہ اپنا غنچہ قصور ہے نوک خامہ سے روان فرما دجری شیر ہے فیض سے خورشید کے محتاج کی تویر ہے روزن دیوار گویا حلقہ زنجیر ہے دس زباؤن سے سدا سوسن کی یہ تیر ہے</p>
---	--

<p>خون سے لودہ رہتی ہی جو اسے قاتل مدام سرد و گرم دہر سے ہوتا ہے آدم تیز ہوش</p>	<p>اک دو تانہ خرم چشم جو ہر شیر ہے اب و آتش ہی سے پیدا برش شیر ہے</p>
<p>زار جب تسلیح ایسا ہوں تو ناسخ کی طرح کیون نہ سب مجھ کو کہیں مجنون کی یہ تصویر ہے</p>	
<p>نہیں تانا صبح ابد مجھ کو نہ آتی ہوتی وصل میں ہی تو زبان او سننے لائی ہوتی صورت آئینہ کو ہرگز نہ دکھائی ہوتی واسن باغ میں پھولے نہ سمانی ہوتی اک بلا سر پہ شب وصل میں لائی ہوتی تیرے دیوانے کو زندان سے رہائی ہوتی آہ و فریاد فرشتوں کو سنائی ہوتی یاد کا کل میں اگر نیند نہ آتی ہوتی آکھہ اگر وہ بیدہ میگوں سے لڑائی ہوتی ہاتھ کو زلف تک اوسکی جو رسائی ہوتی نیند کیا مجھ کو شب پھر میں آتی ہوتی ایک ناموار اگر اور لگائی ہوتی - بعد مدون جو تری چاہ چپاکی ہوتی</p>	<p>ایک شب خواب میں صورت جو دکھائی ہوتی جنگ پر اس کے طبیعت اگر آتی ہوتی شہر مائے بار جو اغیار سے آتی ہوتی موسم گل میں جو بلبل کو زبانی ہوتی ہاتھ میں کا کل شب رنگ جو آتی ہوتی اسے پری بیڑی جو منت کی بڑائی ہوتی اپنے نالوں نے رسائی جو دکھائی ہوتی روز محشر شب تاریک جدا آتی ہوتی بادہ کش کس لیے منت کش ساتی ہوتے کھولتا صورت شانہ دل عاشق کی گرہ روز محشر نہ گنہ گار ہو آرام نصیب نیم بھل کے گلے پڑتے دو چندان احسان خاک پاتے مرے مرقد کا نشان صبر و شکیب</p>
<p>روز و شب و رات ہے تسلیح کو قول ناسخ تو نہوتا تو صنم کی یہ جدا آتی ہوتی</p>	
<p>روز و دن دیوار و درمشل چہرا غ طور ہے جو چڑھی ہے ہاتھ میں اوسکے وہ غل طور ہے چشم جہتاب فلک ہی اندون شب کو ہے لفظ رومے جو لفظ خال چشم جو ہے</p>	<p>شعلہ پیر اس قدر حسن رخ پر نور ہے روے رشک نیر اعظم کا ایسا نور ہے اس قدر روشن کھت دست بت پر نور ہے مذہب شعرون میں وصف عارض پر نور ہے</p>

<p>چنگل شہزادین شفت پر حضور ہے یان خیال دین بار یک بین معذرت ہے دیدہ عشاق چشم جو ہر سا طور ہے حق تو یہ ہے دہر ہی سے شترہ منصوب ہے زخم جو ہے میرے تن پر دانہ انگور ہے خلق بھی ہے غلام پشانی پر سینہ در ہے باز ہر سے سرا امین چراغ طور ہے</p>	<p>پنجہ مژگان میں اسے صبا کب ہر غزل سجے کیا وصف میان یار کے اشعار کو اشک خونیں روتی ہے قاتل میں اسی شیر راست باز دن سے ہوا کرتا ہے باطل کو فروست شیخ چشم قاتل غصہ مور کا جس روح ہوں مہر چڑھائے اسے تہمتیں زین عاشق کا خون آہ سے داغ دل رز شکو کیا یوں سینے صبر</p>
---	--

صورت نساج چشم و لکڑا کر ہر دید
دیکھنا اوسکا اگر ناسخ سچے منظر ہے

<p>دل کی حسرت دل میں اسے بی پیر آدمی رہ گئی اب زبان میں طاعت تقریر آدمی رہ گئی روشنی صبر پر تو پیر آدمی رہ گئی گھس کے میرے پاؤں کی زنجیر آدمی رہ گئی بقیہ اری دل و لکیر آدمی رہ گئی کھنکے کب مہر آدمی سے تصویر آدمی رہ گئی وہ چل سہ تیز زنجیر شمشیر آدمی رہ گئی جذب الفت کی مگر تاثیر آدمی رہ گئی شورش داغ دل و لکیر آدمی رہ گئی کھنکے مانی سے تری تصویر آدمی رہ گئی لٹے آتے تاز زبان تقریر آدمی رہ گئی</p>	<p>ٹوٹ کر سینے میں ٹوک تیرا دھج رہ گئی ایک مدت سے جو اوس دلبر کے لب چو تہن دیکھ لینا دیکھ بایا اور سینے جسدک داغ دل سو سے صو اے گیارہ ان سے بیچ خوش ہو دیکھ لی شہنشاہ میں جب سے وہ چشم زیباز موقوف اک جنبش مژگان کو جی پوچھا نہیں سخت کانی کا دین شاکہ میں کہ اک دہر تہن اند خون وہ ماہر آتا ہے آہ ہی رات کہ اکہ شب سینے سے ہوا کو لگا یا خواہ میں موقوف عاجز مہر مہر سے کمر سے جان جان کی بیان حالی میں اوسکی فراموشی کی یاد</p>
---	---

اوس طرے کو جب کیا نساج سا آتش قدیم
دیکھ لینا صبر و کشتیر آدمی رہ گئی

<p>ہیسا ساغر وینہ نہ دل کو خوش مستی ہے</p>	<p>بجائے حق پرستی فضل گل میں ہی پرستی ہے</p>
--	--

جو کرتی عطر گل میں اوس گل رعنا کی ہستی ہے
وہ حسن روز ارقون نے کیل ہے شہرہ عالم
اوڑا کرتی مین اسے گل دہجیان جیٹ کرینکی
بند ہے مضمون پر مضمون حسینان زماہر کے
میان کا نام ہے وارفتا ملک بقادمان کا
وہ ہون محمد رم رحمت ساکنان دہر عالمین
پہونچتا ہے خدا کو ایسا عالم اسکے باعث سے
بھرے مین حسرتین و ملین کے کشتی کی القیاس

سہاری ٹیل جان دام مین عالی کی ہستی ہے
پرتی اگر تری اکیلا کے بندامی حور کشتی ہے
نہر ورون پرچون کی فصل گل مین نور تری ہے
مرے دیوان کا ہر ہر ورق پر یون کی ہستی ہے
غضب جو خلق کہتی ہے عدم وہ ہر ہستی ہے
عوض باران کے میرے کشت پر بھلی ہستی ہے
ٹے گریبان بھی دیکر یہ جنس عشق ہستی ہے
نہیں جو زیر پاسے حامل تابوت ہستی ہے

تری تیغ زبان کا کہ طرح لڑنا نہ ہم نین
سبھی کہتے مین اسے لسیا خ تہ لو کرتی ہے

کیا جی کی کوئی بزم مین قافل کی کھالے
وزرات پر کر تے مین اغیار کر کھالے
گردش نے سرو باکی کیا پیسرو با اب
ناصح مجھے سمجھانے کو آیا ہے تو پہلے

بارا سہرے بات اگر دکنی کھالے
باہر قدم اب چال نے قاتل کر کھالے
تیر کوئی طوق و سلاسل کی کھالی
تصویر کوئی اوٹکے مقابل کی کھالے

کچھ قدر مین ہنہا کے مین ارباب سخن کی
شمار حرج کہ لازم مین جودل کی کھالے

اشک پر خون سے اگر رنگین شراب نگہو مین
یاد زلف پر سکس سے چنپا پ انگوٹھ مین
گوہر دندان صافی کا جو رہتا ہے خیال
کان کی مچھلی کی دیکھی ہے ٹرپ ای جو حسن
وہل کی شب بھی ہوتا ہے حاصل کام دل
اس قدر باندہ تصور اوس گل رخسار کا

یارہ لخت دل سوزان کیا بنگہون مین ہے
مردمان چشم کو کیا کیا عذاب انگوٹھ مین ہے
فترا بے اشک سے درخشاں بنگہون مین ہے
مردمان چشم کو اک اضطراب بنگہون مین ہے
دل مین اوٹکے غیر کا ڈر اور حجاب انگوٹھ مین ہے
عندلیب و اشک کے بدلے گل بنگہون مین ہے

ہو گیا جب سے نہان انگوٹھ سے وہ ہر دل عزیز

<p>ہے دل نسلح میں تابا ورنہ خواب کونہیں</p>	<p>اس قدری جان تیرا انتظار آنکھوں میں ہے</p>
<p>آرہے مقدم کو تیرے جان ناز آنکھوں میں ہے تیرے شرگان کا کمان ابرو شکا آنکھوں میں ہے یہ نگہ ہے پاک برق شعلہ باز آنکھوں میں ہے سر سبک امی غیرت باغ و سہارا آنکھوں میں ہے رات دن میان گردش نیل و رسنا آنکھوں میں ہے کب سیاہی اور سفیدی آشکارا آنکھوں میں ہے حور و سن کب سرمہ و نہالہ دارا آنکھوں میں ہے</p>	<p>آنکھوں میں آیا دل پہلو سے تیری دید کو جمل گیا مانند خض جیسے طری تیری نظر عسل کو چستے بین او ترے ہیں یہ پر یو کو پر دو چشمہ مروشن جسدن سے آیا ہے نظر میں ہفتید ایک ہی شیشہ میں اب دیو و پری پر نکالے یہ ہولی طیار اور لے کو پڑے</p>
<p>ہے بھرے نسلح کو زین میں یہ بحر موجزن ضبط پایہ گریہ ہے اختیار آنکھوں میں ہے</p>	<p>آنکھوں میں ترک سے گرائی ہے ضعف سادف ہر فراق میں آہ ہے زبان زرد میان سدا رنے ضعف وہ ہے کہ عکس شرگان سے</p>
<p>یتیم پریتغ ہمو کھانی ہے نا توانی سے ناتوانی ہے درد و ان او سکون ترانی ہے اپنی آنکھوں کو سہرا گرائی ہے</p>	<p>کار عجبے بھی کچھ کر آئے نسلح نقش بر آب زرد گائی ہے</p>
<p>نہیں سمجھتی ہے شمع حسن خوابان باد صحرے منو وے رنج دیو ایکو کچھ لڑکون کے پتھر سے سحاب تشہ لب سیراب ہوتا ہے سمندر سے منو وین دوزخی سیراب ہرگز آب کو تر سے شرار آتشیں مکیں ملے آہن جو پتھر سے غم اسپند پر شیکے نہ آنسو چشمہ مجھ سے</p>	<p>ہو ایمین داغ دل آہ دل بیتاب و مضطر سے نصیحت سے جڑے صدمہ منو دلدور سے نا صحرے جو صافی دل میں اور سے تیرہ دل بھی فیض پاتا ہے رتیبوں کو منو حاصل دیاں یار کا بوسہ جو سنگین دل میں اور کا اتفاق ایجا نہیں اچھا منو کچھ غم فلک کو دیو بھلون کے حال پر ہرگز</p>
<p>گلا کٹنے پہ بھی سوز غم بھران نہ زائل ہو</p>	<p></p>

کبھی بھجتی نہیں نسلح آتش آبِ خنجر سے	
خلق اوس ترک پہ مانگ کبھی ایسی تو نہ تھی بیکسی میں نہیں لاتی ہے صبا بھی پیغام نہاں آیا ہے وہ گل باغ میں ہر گاشت غیر کے دھوکے میں کہتے تھے جیسا کہ ہے بھی چڑھ گیا دستِ جنوں زور پہ شامہ و رنہ آہی جاتا تھارہ مرو مروا گا ہے ماسہ حسن کو چمکا تو قتل عاشق بیتاب سے عارضِ تابان مرویان عرق افشان ہتین دل شکستہ کو پہلا کب خوف و وحسرخ کا	خنجر خیم کی بسمل کبھی ایسی تو نہ تھی میرے احوال سے فاعل کبھی ایسی تو نہ تھی آہ و فریاد عنادل کبھی ایسی تو نہ تھی آر سی اور کے مقابل کبھی ایسی تو نہ تھی ٹھکرے ہوتی یہ سلاسل کبھی ایسی تو نہ تھی بے اثر یہ کشش دل کبھی ایسی تو نہ تھی کیسا گزر نہایت کشیدہ سیلاب سے میں تپکتی کسنی دیکھا ساغر متاب سے کشتی ٹکستہ کو کچھ ڈر نہیں گرداب سے
خسگان خاکِ نالوں سے ہمارے چونکا اور تھے شورو فل نسلح انسان کو بکا دے خواب سے	
ہجر جانان میں مجھے کیا کام ہے فریاد سے حادثات و ہر سے خانہ نشین کو خوف کیا شکل دل سے رفع ہووے کیا کسی کی احتیاج راست باز و ن سے ہو الفت سر بلند و کوا	مالہ زن پروانہ کب ہو شمع کی پیداو سے طائرِ قیلہ خاک و ڈر مینین صبا و سے کارِ سیم و زر نکلتا ہے کسان فولاد سے رابطہ ہے زلفِ تیان کو شامہ شمشاد سے
ختمی تو دنیا سے ایمن ہیں جو ہیں نازک دماغ کب رنگ گل کو ہو صدمہ نشترِ فساد سے	
یہ دل سینے میں سرگرم بکا ہے دل عاشق کو مارا پیس ویکر ہر اک ٹھوکر پہ جی اور تھمتے ہیں مرو یہ پھیلی ہوئے زلفِ غیر افشان	نعل میں عند لیبِ غم شہ نوا ہے حرال کیسے ہے پر خم اک پنا ہے قیامت چال سے تیری پنا ہے مضطرب اس پنا ہے
کیا پردے میں قتلِ عام اونے	

جیسا قاتل کے ستھیر تھا ہے	
اوس کیسوسے پر غم کا تا شاد کر نیکی	ہم دل کو گرفتار بلا کا نہ کریں گے
جز سچ و غم و درد و عالم کچھ نہیں حاصل	واعدہ کہ اب عشق بتوں کا نہ کر نیکی
کعبہ سجدہ اگر ہو تواسنگ درای بہت	بھولے سے رہے یا وہ کعبہ سجدہ کر نیکی
جب عشق میں رکھیں کے قدم حضرت نساخ	
ناموس کا یہی پاس وہ اصلانہ کریں گے	
ہے محبت مجھ کو ای جان کیسوسے خمداری کی	رہم دل سے اتنی ہے یونانہ
سخت دل ہو ہو کے خون آنکھوں نے اپنی پیکی	بوسہ لب پر جو اوس
ہڈیان گر گشتہ نعل لب جان کی کھاتے	صرخ ہو جائیگی رنگ تاراش کی سقار کی
نساخ نرکس چاہیے ہر شتم نساخ کو +	
لکھتی ہے قریب او سکی نرکس پیار کی +	
بیٹھے ہوئے کس کس کو بھلا یاد کر نیکی	ہم تیس کا غم یا غم نہ یاد کریں گے
از بسکہ ہے اب او کو مری یاد فراموش	جب میں نہ ہوں گا تو بہت یاد کریں گے
ہے سب پہ عنایت تری اک ہمہ چھا ہے	ہم کس سے بھلا شکوہ بیداد کریں گے
ناموش کیا ہے جو تری کم سخن نہ	کس طرح سے ہم نالہ و مسر یاد کریں گے
جلوہ نہ ترا خواب میں بھی او کو نظر آئے	
ہم کو چہ اعیار میں مسر یاد کریں گے	
موندیوں سے سر شبد و کلمہ ہو خطارہ کبی	آسمان کے آبلے کو جڑ نہیں ہے خار سے
لشک سے میرے خط سبز تان سر سبز میں	کشت و مہقان سبز سحر سے ابرو دریا بار سے
دل جلاتی ہے تری چال ای بت خورشید ر	خلق میں ہوتی ہے گرمی صحر کی رفتار سے
میرے سوراخ جگر پر ہے نگاہ لطف یار	چشم غریبان کو سہے الفت روزن و یوار سے
دوست کیا نساخ سے دیندار کو سیکھے وہ بت	
ہو دے کافر کو محبت ہنشن کفار رہے	

چشم بایک جان بخشش میں اشکوں سے بھر
 دل عاشق بہون پر پروترے جو زمین مدام
 ایک جیوان سے نہیں چشمہ جیوان حالی
 کیسی دیوانوں سے رہتا نہیں زندان حالی
 موسم گل میں نہ گلچین کا ہوا دامن حالی
 اشک خوتین سے بچا چرخ میں ہے رتہ چشم

خون کا نام نہیں ہے دل روشن میں مرے
 سے سے ہے ساغر خورشید درخشان حالی

جنگو ہے معرکہ پر ایسا وہ مردود زمین
 زخمی روزِ اہل جوہن نہون اپنے کبھی
 رشتہ شمع باہر جالی ہے فانوس سے
 رانے چٹ سکتا نہیں ہرگز پر طاووس سے
 شمع کی ہوتی ہے زینت شمع و فانوس سے
 وجد میں آئین برہن فرقہ ناتوس سے
 لوٹیں نالو تیر جا رہے جو صغیران چمن

ہے دل پر نور کو یاد نقاب روئے یار
 پیرہن ہوتا ہے جسم شمع پر فانوس سے

وہ درخت پر وہ سو زبان دل بایوس ہے
 میں دور و زمان جان کر حجاب جوہری
 شبہ وصال میں کہ کوا سید جینی کی
 سے مشک سے بھی یہ کیسویا چنن زائد
 وہ جاک چاک گریبان ہے دست و دست سے
 غرونگ کو ہے طاعت پر اسی غور کریم
 وہ اثر ہیں شعلہ ماسے آتش رخسار کے
 وصال لکھتا ہوں جو ہر دم ابرو سے رخسار کے
 وصف میں درد زبان لہا ہے شکریا کے
 آنکھ عاشق کی گئی تھی ہے ای پر کشمیں
 کیا مجھ پر جھکے شاید زلہ ناپریہ و سہنے
 میں یاد عارض رنگیں میں تخم و داغ شبنم

شمع میں بازو و متارے آئین فانوس ہے
 دیدہ گریبان ہے جو میرا ہر اک قاموس ہے
 اگرچہ بوسے پہ تنکارا اوس پر مرنے کی
 کلا جسے بھی ہے خوشبو تر سے پسینے کی
 رنوی کی کر سکی باقی ہے جانہ سینے کی
 تمام عمر نہیں کی ہے جذبہ می نیکی
 موہوئے خط شعاعی کیسویا خدا کے
 کیوں نہون زرقار خامہ میں چلن تلوار کے
 طوطیان ہند شیدا ہیں مری متار کے
 دیدہ حیران بنے روزن نری دیوار کے
 سر سے زخموں کو ای جراح ٹانگوں اسفل سے
 مہارون پر چمن ہے فصل گل میں غنچہ گل

ہے شیوہ راستی جنکا کج نیکو کب اور کچھتے ہیں جواہل در دہین عالی دماغون کو ندین احت پاوروے خوشے قشان مین دل ہر ایتیان پیش روے روشن جانان اور احوں کا رنگ سوزش بھران مین آنکھوں مین نہ ٹھہرنیکے سر	غرض کیا شانہ شمشاد کو کیسوی سنبیل سے کہ عطر ای بار کینج سکتا نہیں ہے مائے گلے مضطرب اسے بھر خوبی ما ہے بے آب ہے مہ کے آگے کب فروغ کر ملک شبتاب ہے تا سوزان سے گزیران شعلہ رویہ جاب ہے
---	---

خوبی قاست بالاسخ

یک قیاست مرو بہر لاتی ہے

سبزہ بہار عارض رنگین اور اسے گا کمر پہ باوجود وہ کاکل و دنا آئی شو ذوق تو ای رشک جو باغ انا	صورت خزان مین ہوتی ہے تہیل باغلی تو ادھی شبکو مرو سر ہاک بلا آئی اگر بہریت شتخ بینوا آئی
تیری آنکھوں کا کشتہ عاشق مضطر کا لشکر ہے کیون ہونہ مجھ کو عشق خطا سبز رنگ سے دنیا سے تنک سے ہے محل بھاگنا ضرور بہر کے شہدے تیرو مین مین نالو کیا کروں میرے دل دیکے باعث ہو فروغ حسن یار شلہ ل ہوتا نہیں حاجت روا محتاج کا نہوئے رنج پروں ہوا نشان کوڑا پین نہوئے متزل دنیا مین خطرہ بسیر و پا کو معدوم ہوا جو کہ پڑا منکر دین مین آہ سرد اپنی چوہے دو چہرہ کشتہ ہر زخم بھرتا نہیں سینے کا درے سونے سے جہان مین شک دل سے ہوتی ہر راحت کسی تیری گردن مین جو رنجیر ٹپڑی سونے کی	تیری شرکان کا زخمی تیغ دن لشکر کا لشکر ہے دل کو سرور ہوتا ہے ای جان ننگ سے ایڑا پونجی باہن کو ہے کفش تنگ سے ہیکے مرقد مین جو مردہ ہے وہ خاموش ہے روشنی شتاب کی ہو مہر کی توفیر سے فتح کیا ہو گر سنہ کو دانہ رنجیر سے نہ اوسجے خار باہی ہمدردیا کے دہان سے کہ ہے رنگ روان کا قافلہ مخوف رہن سے پھرتا ہی مین جاگے کوئی ملک عدم سے بود اپنی دہر مین بود چہرہ کشتہ ہے داع لائے کا نہو دور کبھی دہونے سے نہوئے تشنہ لب سیراب ہرگز آب ہن سے سیم تن دیکھو لقتدیر لڑی سونے کی

پھین پر خون دلو کو ہے جو بڑ بڑ آوارہ ہے
 مہین واقف حقیقت سے کوئی کیسوی جانا ہے
 آگ لگو کا ہر دم دل مرا مشتاق ہے
 روز آتا ہے وہ صیاد جسے لینے کو
 کیون منہ میرے سخن میں اثر آبر حیات
 بنجیل مرتے ہیں پر یہ خیال رہتا ہے
 شکل حیرت زدہ رہتے ہیں جو ہیں اہل صفا
 نام سے کام نہو مگر کہ توں میں
 جہان میں گشتہ نشین کا بھی دل رہے مضطر
 جو طاس میں فراغت او کو دنیا میں نہو حاصل
 مقابل ہووین مرد و مادہ شمع طور کے کیونکہ
 جو ہیں کج باز او کو راستی ہرگز نہو حاصل
 اوڑھتا ہے کہیں ناوک کج رو سے نشانہ
 آہ سحر دلو کو ہوئی ہے سنگ گشتگی
 دنیا میں مری خوش ہیں جو ہیں صاحبِ ثبات
 بدی ہو جسکی طاقت میں نہیں جاتی کسی صورت
 خوف حیرت زدہ کو حادثہ دہر سے کیا
 خموشی سے بچے آفات دہر سے انسان
 او کو بھی میری جدائی سے ہو رنج

دخت رد کو دور مانو جنبش گوارہ ہے
 کوئی تعمیر کر سکتا نہیں خواب پریشان کی
 باغ میں غنچہ نسیم صبح کا مشتاق ہے
 لاکھ آرا دی سے بہتر ہے اسیری میری
 رات اس رشک میحاکی زبان چو ہے
 کہ ماتہ آئے گا گنج روان زمین کے تلے
 بات روشن ہوئی آستہ کی حیرانی سے
 خنجر چوب سے گردن بھی کہیں کشتی ہے
 کہ مرغِ قند نامہ بقیہ از رہتا ہے
 اسیری میں ہو چن سکتا نہیں کوئی گدائی سے
 شہ آہو نکا میری سنا برق درخشاں سے
 نہیں ہوتی ہے چرخِ پیر کی ہرگز کمر سپہی
 ابرو کے نقور میں اثر آہ میں کب ہے
 خندان ہو غنچہ باغ میں فیض نسیم سے
 گلزار میں ہے خذہ گل زر کے سبب سے
 سیاہی دور ہو سکتی نہیں رخسار زنگی سے
 کیا خطر غنچہ نقور کو ہو گل چین سے
 رہا ہو غنچہ لب بستہ دست گل چین سے
 جان مشکل سے جدا ہون سے



<p>رلبس و بد بعضا منصب علمدار سے و گر چه عیسیٰ مریم بر آسمان نمازد چکانده ششده نعت توانا در خردون</p>	<p>بر قدم او سک نقشش نعلین است بهرش گوشه نشین شاه قاب قوسین است اگر چه نشان ترا این چنین سخن شنید است</p>
<p>اما بعد گلستانک شروه الیست که از مینت ساقش پرده سامعه سامعان رنگین نوا سک خنوی یک پرده رنگین تر از برگ گل شاداب و مینو فر دلماسے مستقر قان یک چشمه کار هنر پروری یکدین خندان تر از غنچه احمر سیراب یعنی در گاشتن کشید نظیر کلکته هزار اوا بلبل است که در پر تو شعله طور سخن چون عمرانی ارغی سنج چرخ مست گردیده و شیرین نوا طوطی که لذت مست حار از حلاوت شکریں صیف و لیزیش در رگ و ریشہ نیشکر و دید و نیشکر شکریں ریش نیز ترا از آهنگ رساے شکریں شکریں و تحریر کلمه نند سنجان بلاغت را از اشک زمره و لیزیش چون دلف گریه و ج وانی سرشار ثو ثا نوش نوشین اشتره شکر خالی مستور جوشا جوش خنده رنگین ادائی پرو گیان ثا دروان چا طاق معانی را محرم خاص کج ذخاره - اما آشنات نکات را یگانہ خواص از ماده طرز بلاغت آرائی تازگی بخش جان ناتوان کالبد و افاق و از صر خامه تجره پیرائی سرگرم نفع ابرواح تقابل معانی عاشقان بیان مشتاق بد بربت عشقون انجم انتظام میادین لعلقه پرورے دین هفت گبند چرخ زن غلغلہ افکن بطنظیر کو که کو اکب احتشام معسکر مخدوری صف شکن و شاخ مسلسل در صد است باد نغم نشین نشان یونان زمین دانش و بنفش به گوهر شبنم چرخ سبستان روشن دو دو مان آخر نشین شبنم شاداب گلبرگ احمر که به گر حسن از نظم تر سیراب افرازی پرین این طلیسان اخضر و ام رباع رونق از انتظام الفاظ شاداب او سر لاده گیر روان الطرف محذب نالت عشر علوم مرتب و رفعت منزلت بدون کمند و بلا عوده سر کرده کو که کو اکب احتشام میادین وسیع صفوت و مروت چون پیشرو گرم روان صفا و مروه خواص سجارنا پیداکتار عواطف یزدانی شنناوری آشناسے قفقان غلط شریف سبحانی سر آمد تشنون مرغ چرخ و ککشان طلیعه در معسکر وسیع مناعت منازل و کشتن رفیع مراتب عقول ادائی منفصل فوای صوت از سپهر الی - موجود اشکال بر این ترتیب در ساحت آرا</p>	<p>اما بعد گلستانک شروه الیست که از مینت ساقش پرده سامعه سامعان رنگین نوا سک خنوی یک پرده رنگین تر از برگ گل شاداب و مینو فر دلماسے مستقر قان یک چشمه کار هنر پروری یکدین خندان تر از غنچه احمر سیراب یعنی در گاشتن کشید نظیر کلکته هزار اوا بلبل است که در پر تو شعله طور سخن چون عمرانی ارغی سنج چرخ مست گردیده و شیرین نوا طوطی که لذت مست حار از حلاوت شکریں صیف و لیزیش در رگ و ریشہ نیشکر و دید و نیشکر شکریں ریش نیز ترا از آهنگ رساے شکریں شکریں و تحریر کلمه نند سنجان بلاغت را از اشک زمره و لیزیش چون دلف گریه و ج وانی سرشار ثو ثا نوش نوشین اشتره شکر خالی مستور جوشا جوش خنده رنگین ادائی پرو گیان ثا دروان چا طاق معانی را محرم خاص کج ذخاره - اما آشنات نکات را یگانہ خواص از ماده طرز بلاغت آرائی تازگی بخش جان ناتوان کالبد و افاق و از صر خامه تجره پیرائی سرگرم نفع ابرواح تقابل معانی عاشقان بیان مشتاق بد بربت عشقون انجم انتظام میادین لعلقه پرورے دین هفت گبند چرخ زن غلغلہ افکن بطنظیر کو که کو اکب احتشام معسکر مخدوری صف شکن و شاخ مسلسل در صد است باد نغم نشین نشان یونان زمین دانش و بنفش به گوهر شبنم چرخ سبستان روشن دو دو مان آخر نشین شبنم شاداب گلبرگ احمر که به گر حسن از نظم تر سیراب افرازی پرین این طلیسان اخضر و ام رباع رونق از انتظام الفاظ شاداب او سر لاده گیر روان الطرف محذب نالت عشر علوم مرتب و رفعت منزلت بدون کمند و بلا عوده سر کرده کو که کو اکب احتشام میادین وسیع صفوت و مروت چون پیشرو گرم روان صفا و مروه خواص سجارنا پیداکتار عواطف یزدانی شنناوری آشناسے قفقان غلط شریف سبحانی سر آمد تشنون مرغ چرخ و ککشان طلیعه در معسکر وسیع مناعت منازل و کشتن رفیع مراتب عقول ادائی منفصل فوای صوت از سپهر الی - موجود اشکال بر این ترتیب در ساحت آرا</p>

غواصی قدسیه منتظم ضرب چهار گانه اشکال فضائل اربعه از محسن نتائج حمیده مقسم
 نقاط متعین تقسیم با مانت تعین نظر پسندیده مترجم اربع شرف عرش معالی مناقب
 نظام کی غرض حدت تاسع عوالمی بنا مصب - بدو ریگانه معادلت محمی براسم اکاسره -
 بر ساد و اراتنی شان و شوکت زنده کن رسوم قیصره - بیگار بیگی جهان همنه انی بکینه ناز و نگاه
 بکینه رانی سبحان طلاقت - خان ذلاقت - شجوف شرف - سوجده معنی شکر - اعجاز
 فن - جاد و سخن شهاب علم خورشید پرچم - هشتری کوکب گردون موکب کوکب کوکب
 هوا معنی و بدیه اکبر کبر اکبر - زبده النتائج پنج و چهار گلکار بهارستان شکل پسندی
 لاله کار زمین شگلان مجلس عالی مولوی عبدالغفور خان بهادر متخلص به نسخ شایخ
 قدش شایخ برویان ناز تراشیده را شایخ شگون - شاهباز فکر نبد پروازش آن طرف این
 صفت کاخ عید افکن در زیر کاسه گیر زوگیران از من جان مصداق مشاعر بهشتیانه
 گیر بشورستان سخنوری از حکیمان ابریکه مناشره کشایش عقد باس لایخل بلاغت امروز
 در نهاد پلناص عصر دست از باد بروت شسته موج ریشخند و سیاحی ملن و امصار
 مخصوص زبان شیرین بیانش و سیاحی بحور و انما بلاغت درین خامه گهر افشانش
 درینولاد یوانی زبان اردو ترتیب فو موده من و خدا سے من که طرفه کار سے دست بسته
 نموده از بسکه فطرتش یاد و ارادتش و رسد پستیاری روشنان ابداع درین عبار زار
 ریخته چه مردانه شبید ز بهمت آیکخته و بکتر عرق میزی پشانی فطرتش از آبی بکند
 آسمان آگهی این نیم قطره جلوه تراوش ریخته هر ورق دیوانش گوهرین پرند لیت پر از در
 آیدار استعارات شاداب - و لبالب از لالی متعالی مضامین سیراب پر پرو ووش عنا
 باطوره بلاغت و حدیره رشاقت سرشت فصاحت و براءت تلح و درش دراری بریق
 دراطلسی طلیسان آسمان بهمین چشم زدن برق چشم می گیر و مردک حیرتبان - شرف نگاه
 سما شانش در ملاکو چشمک زن بر سر و سلبش چون دیده شما سیان در آفتاب حریت
 می پذیرد و جذاد یوانی است شکر که از و فور ز گینی طرز زینش خاسه مرنجه کوکب
 شکر ثمری پیرین سخن بسواد و هند و سستان شیکه زده است و حروف نشره نثار شمار ابدارش

نه طراز تحریر بجای نرسیدن تماشایافته که در پرنیاسے پنهان در سپیده سوری کو اکب گلستان
 جلوه زنده است هر گوهر پاکیزه جوهرش در آبداری دریاسے نور و بر نعل شبنم اغش را طبع
 کوه طوبی صفت قطعه درواحر است که در آن از آبشاری تخمینہ خاتمہ ریجان سرشت طوبی بہار است
 در خوش و جانفزای خوبی جو شش بہارش بہ بہارستان اردی بہشت بہشت نخوت و خوش
 در خیابان صفا خیز بین اسطورش نا طور گان خوشخوارم نظارہ کلکشپان از خندہ غفران
 ریز گلکاسے معانی سرور برگ ترماداغی گلستان گلستان اندوختہ و طاووسان پری جلوه
 گلشنکہ جان از اوراق پارہ طلائی زرفشان کاغذ دیوان شعلہ داغ حدیث جانان چنان
 افروختہ ہر لفظ صریح از نقاط شادالبش خندہ و دندان نما بر غنچہ شبنم زده میزند - و خوش
 ریزش ترخندہ اسے از اہمیر معانی پرودہ سامعہ مسامع انجمن راز عرفان کردہ میکند گریبان
 سیاض صفحہ صفا خیزش را از نور استیلائی شریفیہ انفاطید پیضا در استین و سطیہ نوریں
 کہ از طبع یو اقیقت برقیہ مضامین چون شاخسار غزل طور لعلان تجلی بر جبین مضنون رنگینش خیرہ
 طرزین لیل از تازہ پیوستہ سطرش پرد از فسوں ساحری غزلش شمع سحر سامری لفظش
 شیرین حرفش نمکین لفظش تازہ نزاکتش بے اندازہ -

لر ا م ت

آب از رخ سحر سامری رخبت	لشاح کہ رنگ ساحری بخبت
جاو و چکد از زبان کلکش	سحر است ہمین بیان کلکش
خود شمع سحر نامہ او	جاو و نقشے بنامہ او
جاو و گرکانور و زمین است	در رنگ چہ سحر آفرین است
پرد از خطہ از ککشان شد	کلکش کہ بصفہ در قشقان شد
مہ قار شدش چو غنچہ گل	رنگ سنجش کہ رنخت بلبل
گلکازک نواہر از آواہست	طوبی از وہمین شکر خاست
گرگ است عدد تو شیر باشی	لشاح بہر ویر باشی

از بس که ابر و طیر فصاحت و فیما بران احمید بلاغت از عینین سواد غرلیانش زمین بارش بختی
 حقیق و قویات فهم معانی و در بنم سخنان ارادت کیش او در نوشتن او نش و قدسی باوه مرداگان داد
 سخن و او نه باطله السنه معانی آتش نمایان برنگ سر جوش در جوشا جوش و با این همه
 نوشتن او نش و جوشا جوش آن سر جوش لذت تراژ انگین نشه شوق انجمن و الانش
 مدخل سرشاران و و شاب و لایش و و بالا و فواره قامت بلند اشتیاق تقاضا که از جوش
 قلمب مشتاقانش سر سبز میزد سرش از سر لاد این هفت کاخ یک نزدبان بالا با بجمه از خاک
 خط بنگاله این چنین صاحب جوهری که تر باسته بل میسکه از از مننه نشان میتوان داد و چنانکه
 اوست فی زمانه نام کسی نتوان بر دو چنین نیز و در طلب و سخن و فلیق درین سرزمین که خطا ابر
 از خاصیات مخصوصه اوست نه و شرفی است نه و جمیع بزرگست نه و خود

بیت

کرا سیکشت در دل کر زمین انسان شود پید
 هر شعر تر شیرینش لبالب از تیج متین و صنعت اهدا و و لقیص صفت منزلت سودا
 در زامش زیر سم گا و زمین در ضیض گرمی آتش برابر و قادات طبع و قاداتش سر و رنگ
 بشده امام الشکر اما سخ البتلا از طنطنه نتاج زردنادر نادره کار و نور معتقد
 از آوازی تلند آتش تلخ پذیرفت و زبان نادر که تیشه است آبدار چون نام نتاج گوشت کرد
 گوش گرفت ملخص که عنان بر عنان تازان و او می سخنوری و در صفت نعال صدف پیمبر
 زانوسه ادب نه کرده اند و چلو از کف ریا کردگان بوا و هنر پردی از اطفال مبتلان نشان
 بنده برده اند

راسته

نه آب خضر آب بست از لب معجز بیان او
 خورشید تو رشید و میدارد تلاش معنی روشن
 ز کلاک خشک او شعر تر و رنگین شود پید
 ثریا کردن اندر نظم نثر کما نشان و اند
 نفس در دیده و این مریم از شرم زبان او
 بلند آوازی در نعلت شبنم آسمان او
 بهار طرقت و جوش است از نخل خزان او
 نثار و سوز و بر خاتم پر دین فشان او

بزرگ غنچه منتظر طوطی پشینی بریز است	بیشتری است رنگ نیشکر گلک بنان او
بسیار سنجید بر دامن با عجز سخن یکن	نفس گم کرده دم پیش زبان نکته دان او
دم تیغ برنگ شمع سینه باید ز باغم را	رنگ گریه اگر نادر بنمایم در زمان او

ما را خام پاکد انسان اموات سقطه از موالید مله آسمین است و آبادی این همه مثره الفواد
بدامن تربیت آکبے از بهر وضع و در استن کوکب پوجی بر اوقات سعادت اقبال و
و بدین ولادت طالع و اختر و شمس و شرافت دولت بے زوال و طعنه طلاق لایع باو

تقریظیکه قلم فصاحت رقم عنذ لیب گلشن سخن آفرنی و مضمون طراز
بیل شاخساز نکته رانی و دقت یقه پروازی مولوی عبید الله متخلص
بعبسیدی باشند و میدنی پور مترجم لیجن لیو کونسل گویند خط بند
شاگرد مولوی رشید الدین متخلص به وحشت تحریر نموده

الحمد لله الذی انشاء دیوان الاکوان باحسن المطلاع
والصلوات علی من هو للنبوۃ الکبری خیر المقطع
و علی الہ مستنبط ابیات الادیان : و اصحابه مقوم مضارع الایمان
بر دانشمندان واقف غوامض سخنانی - و با هر فرمودات شیوازیانی پوشیده نیست
که حضرت رب الطین والاکوان هر قوس را بلفظ و هر طائفه را به کعبه چنان اقتضای
نموده است که اگر چه نفوذ و تمنطق باصوات کذائیه که بدان اقوام مختلفه در مقامات معانی
همدیگر مخاطب دارند و ضار و مضر از خود مارا و امی نمایند همین از رکیز اقتضای افقار طبیعی
بپای مروی معاجت مخارج والات نطق ساخته میشده است و بناچار از مقوله صنایع
بیایستد نه از قبل طبیعیات - ولیکن معنی از بدو فطرت تمرن آن صوت کذائی که قوس
یا شخصه بدان از عهد طفولت متکلم است چنان در نفوس حکم میگردد که با مخارج از ان بیلفظ
یا آنچه دیگر که من و میر از ان لجه یافت خاص که ناقص بران زده اند مغایرتی داشته است

بہت احراف و زونہ شیلے عبیر و شوار۔ بل از قبیل محالات و مختلفات است۔ پس درین
صورت اگر احدی از مسامحت فیضان عالم قدس دستگاہی پیدا کند کہ بفتح اجنب
و حواریگانہ یگانہ وار عرف زندیا کتابے تدوین کند نے۔ بل واد فصاحت و شیوا
زبانی در وہ ہر آئینہ در خورشیدین و آفرین اہل زمان و زمین خواہد بود۔ و ازین جا ست کہ
درین زمان نجومست تو اماں کہ عہد بہبوط پیر ہر گونہ ہنر و کمال ست۔ و ادیب محقق اردو لغات
و ہندوی لہجات فارسی میدان سخن دانی۔ فارسی بہستان شیوا زبانی۔ و وحسہ
سبار کہ حدیقہ بلاغت۔ شجرہ مشرہ گلزار ضیاعت محو آسمان براعت مرکز دارہ حصا
سر کردہ شعراے ہندی زبان درہ التاج بقاعے شیرین بیان۔ آکھ آب زلال سلسیل
فصاحتش آتش دم گرم آتش دیان را سر و کردہ است۔ و قلم معنی رقم مانی ماناے او
بر گفتار شیرین ناسخ ہندی خط نسخ کشیدہ

نظم

سرد و مہر خیل ہنر پروران	شمع بہستان زبان آوران
شاعر و الاکمر نامدار	مانی صورت نہ کہ معنی نگار
پردہ جلا از زری از سخن	نقش بر انگیز پرند کمن
آن ہند آماے گرامی نژاد	پاک ہنر پاک سخن پاک زاد
واروئے جان لعل دیوان پرورش	قوت روان حرف نسو گشرف
ماہ جان است و غذائی روان	ہر گہر شش مخزن دریا و کان
سرد کن آتش آتش زبان	ناسخ از و شد بیان
ناسخ از و گشتہ معانی شناس	آتش از و کردہ ہمین آفتاب

اعنی۔ شاعر بے نظیر ماحی و ناسخ اسم و رسم ناسخ و دبیر مور و مرسم ایرو غفور
خدمت والاے مولوی عید الغفور خان سپاہی متخلص بہ لٹا خ ڈیوٹی مجسٹریٹ و
ڈیوٹی کلکٹر مہار کہ ہمانا در فن نعل سر اسنے وانشا پر وازی ہند کے و پارسی سیجا اردو
یا و نصف آنکہ نہال با کمال سے از خاک بنگالہ بر حاستہ چنان واد شیوا زبانی در رواہ

که همانا شش هفت کلام مخفی پیاپی اسن سودائی بر سر میزد از بیع السودا در داده است و نجات
 اعجاز کلمات جانفای و بی غلطیم ناسخ و آتش از کوفه سوخته نگویند و احیا کرده چنانچه از بین آنج
 کلمات بحر ساقش همین دیوان است که اگر مشکینه حروف هر غزل آنرا بقلم نوز بر رخساره
 حوز نویسد بی است - و شوارق رشک نور شایق طور مطایع چایم با س آن را بر پیشانی
 ناپدید و بهر ورقم زنده سزا - سر آغاز بهر سر وادش را با سر انجام آن از بی س است
 گزین چنانکه جان را با تن یار و روح را با بدن - مبادی ایات آنرا با خاتم آن انبیا
 است همین چنانکه شراب را با مینایا صهارا یا دن القاطش را با معانی آن خوشی
 است پسندیده چنانکه رنگ ابا بل یا شیرینی را با شکر و معانیش را با باقا آن نیکو خوشاوت
 است گزیده چنانکه بورا با گل یا گنمت را با عنبر شیرینی الفاظ شیرینش نوشابه وار
 کام جان را شیرین کند - و پاکیزگی نجات حروف دل گزینش را باغ جان را معطر گردان
 سلاست عبارتش چون چشمه کوثر جان افزا - و شقاقت کلماتش چون سبیل بهشت -
 دلکش - تو گوئی هر حرفش با گلش که آینه است - و در هر سطرش مشکینه با س شهید با
 ریخته بر چایش چایم آنور رخ آتش زبان گلزار جان - و هر سر وادش نغمه آموز عندلیبان
 بستان سر اسه سینوی سینوان -

منظم

بنام این چه سر واد چه چایم	چو دلف و لیران مشکین شامه
سواد من چیست کحل دیده حور	بیا خشن مطلع نوز طلع نوز
عبادتش در شیوق و جانفراست	رضا مینش لطیف و دلریاست
چو انفاس سیحی هست جان بخش	سحان زار و امسوده توان بخش
تغیر لباتش که ز نیت بخش جان است	غزال مرقع روح و روان است
ز آب کوثر جان پروریده	به بستان سنی ایدر سپریده
نخسته چایم با پیش و لفریب است	در جان عاشقان برده تشکیب است
ر سدر بر آسمان چون نغمه زان	خریدارش شود نامید از جان

بکیر و بایزان چون ہستی خوش سراید چون از ان دستمان شیرین	بسیار و ان نشیدی لغو و دلکش بہ نرم اصل و داران منہ ازین بہا نادان سماع محسوس آسا برقص و حالت آید ہم سیاح
--	---

از سحر و سہیانی ہائے خوش و در اوراق این چہستہ دیوان - خارق این محال عادی
شدہ و خوش بر زمین آن قضیہ کلیہ استثنائیہ گشتہ است - ایرد و بیان آفتابین
آن نہال سر بلند گلشن فضائل را با این فضل و کمال و بہی و کسی تا ابد الابد برقرار داشتہ
از شایم کلمات اعجاز ساقش منشا مانع نظر ان سخن آفتابین را منہ و معطر دارا و -

تاریخ ترتیب این دفتر بے مثال من مصنف

میں نے جلوتہ فصل نو بہار سے منہ کل کا دہلاہری ہے شبنم پر در سے ہوا ہے دامن گل ہے نصیب سے سرخ چشم لالہ شبنم کی بجائے شبنم سوسن ہی چین میں ملو مٹی صدبرگ میں سو نہار میں رنگ ہر نخل کے برین سبز جامہ اک روئے صبح یاہن ہے نرگس لیے جام گل کھڑی ہے سر سبز ہی اک طرح کو سبزا ہے سر چین کشیدہ قامت منہ سرخ خوشی سے ارغوانا سر سبز میں سارے نخل گلشن	حاصل ہے چمن کو آبداری رنگ اپنا جا رہا ہے شبنم سوئے سے بھر ہے دامن گل گوہ پاکہ شہر اپ کا ہے پیالہ کیا رنگ دکھا رہا ہے شبنم دکھلا رہی ہے بہار اپنی دکھلائے عجب بہار میں رنگ ہر غنچہ کے سر پہ عامہ اک عارض خورشید ترن ہے اک دہوم بہار کی پڑی ہے خطا جس سے نخل ہے خوش خطو کا شمت و نمونہ قیامت دیدار چمن ہے فرحت انرا ہیں جان کو پیار سے نخل گلشن
--	--

<p> کیونکہ نہ عین ہو قلب عنوان یہ بھرتے ہیں کسی طرف کو گچھین کو کو کی صدا سے منتر ہر پا ہے کیا کسی طرف کو خدا کیا کیسے ہمار پر چسپ ہے ویکھا ہے جو گل کار و ستھان ہر نخل چمن ہر ابرو آہ باقی نہیں ہوش بیلون کو عالم فی عیش سے ہے مدہوش دنیا کا خیال ہے نہ دین کا ہر ہر وہ چہین فرشتہ خصلت یان دست درازی اور وہاں شرم ہوشن کالو ہوا ہے پانی و نرات ہے شغل ہے پرستی اب جمع کروں میں اپنا دیوان ہون ببل باغ نکستہ دانی گردن کو جھکائے بود لامہ تھا معتقد اپنا ابن و اکل پستی میں دکھائے ہے بدنری دیوان یہ ہوا ہے تباہ رہا پیراستہ دلربا ہے دیوان شعلہ یہ چراغ طور کے مین منور بھی جو دیکھے ہوئے مقبول </p>	<p> میں رشک بہشت باغ و بہتان پہولی ہے کسی طرف کو سرین اک سمت ہجوم مستہ یون کا طاووس کسی طرف کو رقصان جو مرغ چمن ہے نغمہ زن ہے بدست ہے ببل عنز نخوان بیوون سے زبیں لدا ہوا ہے ہے حسن سے ہوش جو گلون کو ہر مستہ وہ ہمار کا ہوش کچھ دہیان نہیں مجھے کہیں کا آغوش میں اک پری سی صورت بازار نیاز و ناز ہے گرم ہے دور شراب ارغوانی سینے میں بھرا ہے ہوش مستی ایمن مرے دلگو یہ ہوا دہیان ہون والی کشور معانی لون ناتھ میں ہنگامی میں جا خوشگورے کیون ہندو دین فاکل کی ہے جو کہیں خیال سید ہے خون کر کے بہا دیا ہے دل گیا آراستہ دلربا ہے دیوان مضمون سب ایمن نور کی مین ہے والی ملک نظم مضمون </p>
--	---

صفت سے مراد غزل بھری ہے	اسلمان کی جان کو بیکلی ہے
ہین رنگ بروج لفظ سارے	افلاک ورق بین حرف تارے
مضمون کی بندشیں ہین کیا مٹا	آئینہ دل کی شکل شفاف
معنی غزلوں کے وہ صفا ہے	آئینہ قدرت حسد ہے
عرفوں کی بیان ہے جو سیاہی	ہے سرمہ چشم خوش نگاہی
مضمون ہے جو صاف آشکارا	ہے نقطہ و حرف چاند تارا
اشعار جو لغت میں لکے ہین	اعد ابھی در و در پڑھ رہے ہین
اصحاب کی جو لکھی ہے توصیف	دشمن کی بھی ہے زبان پر تعریف
محبوب جہان ہے نظم میری	مطلوب زمان ہے نظم میری
سنہتی جو میری منزل پیشا	کب شعر جمیل او سے خوش آتا
یہی بھی کہی جو دیکھ پاؤں	مجنون کی غزل کو بھول جاتی
غزلوں میں سے شعر میں جو پائیں	ارباب سخن او سے چہا پائیں
ہو پاک کلام عجیب سے کیا	بیدار بھن ہے مد کا چمڑا
انصاف ہے سیرت بزرگان	انصاف ہے خصلت بزرگان
ہو دین گے اگر بہت ارادہ	کوئی بھی تو منصفی کرے گا
ہو جو ہر یون کہ قدر گوہر	پہی نیکا غیر خاک پتھر
مضمون جو نقطہ پرے مکر	بہی او سے سہو نکتہ پرور
مضمون کی بیان کمی نہیں ہے	افکار کو بر ہے نہیں ہے
کیا کہیے غرض کہ کیا ہے دیوان	معشوقہ خوش اداس دیوان
تاریخ کی مٹی جو استلارے	باق نے زراہ دوستداری
مصرعہ یہ کیا مجھے عنایت	دیوان ہو کہ کن محبت

ایضاً

اچھے دن ہیں یہ سال اچھا ہے

شہزادہ شاہنشاہ تارک

کہ مرتب ہو اور دیوان
دل حاسد کو چھوٹا کر دیتا ہے
شعر ضمیمہ زمانہ، میں مجنون
کیں ہیں چاکا ہیان جو ہر وی
نظر آتا ہے معنی رنگین
مردہ دل زندہ ہوتے ہیں شکر
حرف ہر ایک شعر و شہین
کیون نہ دیوانہ شعر پر ہو جان
لکھا جس شعر میں کہ حال خون
وصف چشمان مست ساقی سے
حلقہ دام بگئے ہیں لفظ -
تغزلین مشکل نہ مینوں میں لکین
سید ہے سید ہے لکے میں شہر و صفا
تغزلین ایسی مست لکین
پلوے انوری د باقی ہے
ہے عظیم المثال یہ دیوان
باغ شہزاد کی حقیقت کیا
اسکی تارخ کیجئے موزون
پیسوی سال کا جو وہ بیان آیا
حرف منقوٹے کے خامہ نے
جو کہ ہے خوش ملاش اور طبع
دہر میں جو بلند فطرت ہے
جو کہ ہے خوش خیال معنی یاس

جو کہ اک تو لڑیا ہے رعنا ہے
شکلہ دیوانی ہے بہو کا ہے
اپنا دیوان رشک لیلی ہے
ایک مضمون مانہ آیا ہے
دل کو جب خون کر دیا ہے
جو غزل ہے مری مسحا ہے
گویا اک مردوش کا چہرہ ہے
لفظ ہر ایک پری کا ٹکڑا ہے
وحشت انگیز ایک صحر ہے
دارہ دار حرف مینا ہے
جبکہ مضمون زلف باندہ ہے
فکر کار و آرمایا ہے
بانگے شیر ہوں کا بل نکالا ہے
ہوش صائب کو بھی اڑایا ہے
جو غزل ہے مری قصید ہے
نہ کسی نے سنا نہ دیکھا ہے
گلشن عدن کا نمونہ ہے
یہی دل کو خیال آتا ہے
ڈھونڈھ کر فکری نکالا ہے
نقش شہر دوست لکھا ہے
جو کہ فکر ملت برکتا ہے
جو فصیح و بلیغ دیکتا ہے
جسکو اس فن میں کچھ سلیقہ ہے

بہرہ علم و ہنر سے ہے جس کو اوس سے کشاخ بیرون دراز چشم انصاف سے اسے دیکھیں	عقل سے جس کو فیض پہونچا ہے دل کو میرے ہی تمنا ہے بند کوزے میں ایک دریا ہے
---	---

ایضاً

مرتب ہوا اب یہ دیوان اپنا بھری ہے جو تقریب اصنام ہندو بین الفاظ ابیات پر کوز سارے جو دیوان میں جو حشت دل کا مضمون زمین و صفت گیسو سے خوش ہوا ہے پے جس شعر میں وصل و لیس کا مضمون لکھ میں جو دیوان میں شعر چپ کر ہوئی سال بنگلہ کی جو چھک خواہش بری نظروں سے دیکھیں گریب دیوان	کہ ہے غیرت و رشک و امان گل چین ہر اک بیت ہے رشک بت خانہ چین سچا ہے کون شعر کو سلک پروین ہر اک صفحہ ہے دشت تانا و تاجین ہر اک حرف ہے نافہ آہوے چین وہ کافی ہے کشاخ کو ہر تشکین تو صحن نہیں اوس میں دخل سخن حسین لکھا میرے نامہ نے مضمون ^{۱۲۶۶} رنگین تو ہوں یا خدا کو رشتہ چکان بدین
---	--

ایضاً

مرتب ہوا اب یہ دیوان اپنا بھری ہے جو تقریب اصنام ہندو بین الفاظ ابیات پر کوز سارے جو دیوان میں جو حشت دل کا مضمون زمین و صفت گیسو سے خوش ہوا ہے پے جس شعر میں وصل و لیس کا مضمون لکھ میں جو دیوان میں شعر چپ کر ہوئی سال بنگلہ کی جو چھک خواہش بری نظروں سے دیکھیں گریب دیوان	ولا پر سحر ہے دیوان نساخ کھا پر سحر ہے دیوان نساخ بجا پر سحر ہے دیوان نساخ لکھا پر سحر ہے دیوان نساخ ^{۱۲۶۶}
---	--

تاریخ بطور نو

دیوان کا سال نکستہ سخن	جس لفظ سے چاہو تم نکالو
------------------------	-------------------------

اعداد کو اسکے جمع کر کے پھر ایک عدد ڈھانکے اوسپر پھر طرح دین میں کر کے اوس پر مستحق پھر اوسکو ضرب کیجئے باقی جو ہے وہ ہومضاعف	میں چار پہ آپ ضرب کیجئے وس پر کرن ضرب نکلتے پرور جو کہ رہے باقی طرح دیکھئے کم کیجئے دو عدد پھر اوس سے کچھ شک نہیں مکے سال شرف
---	---

ایضاً

جب مرتب ہو گیا دیوان مرا لیکے بس اعداد زبر و بنیات دوسری تاریخ کی جو فکر کی	سال فصلی کا مجھے دیہان ایسا گلشن خداداد خامہ نے لکھا شعر و گلشن طبع رنگین نے کہا
---	--

تاسیخ ترتیب دیوانم از تاسیخ انکار احکام علم ازیان و فصل
فضلا دیوان مولوی فیض الدین حیدر تخلص لیسامی مضاف

بیایاے با سخن و مساز ہر دم و دیوان ملت آوازہ بشنو طراز خامہ رنگین بیایا نے صمد و شکرت سے طرازی سننے از مر مر دیان سبب یودہ اوقام مشہور ش تخلص میر چچا آواز ہر از وصل تریاق سیم چچہ و دیوانے نشان واد ز میں شونجی کہ دروے چید و ہم اگر زنجیر شط در پائید سے	بر عنائے سخن گلزار مہر دم کمن مارا شنیدی تازہ بشنو سخن را پایہ برگزین برسانے سجود آستان عشق بازے دلے براتش از حسن پستہ بہر موصول و مجھوش تخلص یا عجاز قلم ورطے اوراق سواد آب حیوانی نشان واد غزلہا چون عنبر ال آمادہ ہم از دام لفظ مضمونش پریدے
---	--

سید صفی الدین آقا شمس الحق جو تخلص لکھتے ہیں

<p>نمونه چهارم از جادویش سخن گویش سخن را روز خاموشی سر آمد نیاز و ناز را شد گرم بازار گیرش سهل اگر او نوشته نوشتم سال از ایمان و فکر روادین اگر دیوانه اش باد</p>	<p>سخن از فیض او تشریف نو پوش که آب رفته اش در جو در آمد سخن گویا سخن آمد شریدار پایه هند و بتان جادو نوشته ور شاید از دایمانی و فکر خراب جلوه مستانه اش باد</p>
ایضا	
<p>سند سخنور مثل بند دیوان عجیب و ادب تربیب بکشد طلسم گنج معنی من بودم و صحبت بهی سالش در صورتی و معنوی بهم گفت</p>	<p>کز نظم کشد برشته پر وین هم طرح نگارخانه چین در کشور لفظ بست آیین تاگاه زبان متکر رنگین الف و مائین است و سبعین</p>
<p>قطعه تاریخ ترتیب یو اتم از نتائج افکار نبض شناس قدیم و مزاجیان سخن خواجہ عبد الرحیم متخلص بہ صبا کی از تافنی ریسیان شہر ڈاکہ</p>	
<p>آن پیکر فصل و جان معنی نقشاد عیار خاند نظم ازت کر بند او سخن را بستند و بان حرف گیران گسترده چو پهن خوان معنی چیدند تمام نکت چیدان گنج بد موچ کونہ علیہ</p>	<p>سناخ مجسم بلاغت گنجور حسنہ فضیلت افزایش پایگاه رفعت شیرین سخنانش از ملاوت آن سعدن و مختزن بلاغت زان مائدہ ربوہ آقاوت ہر شہر پر است از لطافت</p>

<p>دیوان خود پیش پے افانست پیدا شدہ سعدی ملاح فرمود کہ چھپان فصاحت ۱۲۷۹</p>	<p>در سال مکرچو داد ترتیب شعریت بخشش جہت کہ درنگ یاقت بصبا ز سال ترتیب</p>
<p>من عبد الوہاب متخلص بہ رحمتی باشندہ ہو گلی</p>	
<p>جز پند نباشد ش مصارف تسقا منہا کدی المارت منظور ز صاحب مشارف روشن شد از ان نگاہ عارف ان حرت مطالعہ تبارف ہل انت للفظ انصارف گلزار حقیقت معارف</p>	<p>این یک نقد باشد از شعر من حکمتا کوضت ذراک این تحفہ ز بھر مستران است در جلوه چو شد عروس اوراک دیباچہ معرفت چو باشد بیزان نقش است و تخریف تایرغ مرقم آن سے است</p>
<p>از مولوی عصمت اللہ متخلص بہ الشخ باشدہ پند و ہشاک و مصنف</p>	
<p>حضرت قساح کا دیوان مرتب ہو گیا صاف عالم ہے کلام سعدی شیراز کا مکتہ فغان زمان گر غور سے دیکھیں ذرا شکل مصنون مثل آئینہ نظر از صفار رنگ سپہ آئینہ حیران کی صورت بزم کا شعر میں سلاک گزرا تھا ڈسبے بہا طوطی شیرین زبان ہیں عندلیب خوشنوا ہر طرف سے ہیں بیاہوتا یہ شور مرچا بدلی شیراز کی ہی روح ہو جا سکے نہا</p>	<p>کیون نہوین مکتہ سخاں زمانہ خوش بھلا طرز ادب کے شعر گوئی کی ہے سسل التمنع دل سے خاقانی نظیری کو بہلا دیوین ابھی بانہتے ہیں اس صفائی سے وہ جینما و صفا ادھکا طوطی بو تاسے شاعر وں کی بزم میں وہ غزل پڑھتے ہیں موتی رو تو ہیں ساجد نغمہ سنجی زمرہ پر داری اوٹکی کیا کہوں اپنی تفریق پڑھتے ہیں جسد م وہ بزم شعرین دیکھتے اوٹکی کل اشعار کا جو رنگ شوخ</p>

<p>طوطیان ہند کا دم بند ہو جائے زمین نیرت چرخ برین سارے زمین شہر ہے زلف پر پیر دیوان کا جو لکھا ہے حال بادشاہ حسن کے کیسوی لکھی ہے صفت زلف دم سے خوب دیوان کا ہے مضمون دور چشم یار کے مضمون سے چکر میں بین لعل جان بخش پر پروین کی وہ لکھی صفت خال مشکین تباں ہند کا لکھا جو صفت اپنے قلب صاف کا مضمون لکھا جس شعر میں بانہ ہی میں جس شعر میں مضمون تینابی ولی وصل کا مضمون وہ چسپان ہے کہ جسکے صفت میں الغرض دیوان ہے او کا نیرت باغ خزان دیکھ انسخ میں کیا تاریخ جادو کی کسی</p>	<p>میل غامہ ہوا دن کا جس گہری ٹنٹہ سہرا عدن ہے ہر بیت اذکی حرف لفظ سہرہ نقا دارد ہر حرف کا ہے حلقہ دام بلا مصرعون پر شہر کے ہے عالم بال ہما ہے سفیدی اور سیاہی شعر کی صبح و مسا مشرقی و دہرہ و کیوان و خورشید و سہما جسکو شکر حضرت عیسیٰ کا بھی دم ہونف حرف کے نقطہ میں گویا داند مشک خطا بیگان اور بیت پر ہے عالم عرش ملا اضطراب اوسین سے شکل طائر قبلہ نما حرف ہوتا ہے سینہ ہے میر سے غلام جدا غیر مضمون کوں کر سکتا ہو و صفت اوسکے ادا آج ملو سحر سے دیوان ہے تساح کا</p>
--	--

ایضاً

<p>نک کہ دیوان سرے استاد کا خبر و اقلیم صفت میں وہ ہیں وہ عجب شاعر نادر کی مزاج اوسکے جو شاکر ہیں استاد میں شعر میں باندھے ہیں جو معنی بلند صاف جو میر سے ہے بندش ہوا لفظ جو میں باغ وضاحت کے پھول میر جو سرت ہوا دیوان ہے دیکھ ہمارے ہوئی از حد خوشی</p>	<p>آج اسے مجبور مرتب ہوا بادشہ ملک بدایع میں وہ چنگا کہ ہم سر نہیں دینا میں آج نکر ساسے سخن ایسا دھمیں ساکن افلاک کے میں دل پسند جان سے ہے گوہر صافی فنا حرف میں گلزار بلاغت کے پھول سچ تو یہ ہے شاعر وں کی جان ہے حکما میں پر سکے تار و سج کی</p>
---	--

ابن سن فاضلی کا جو دیوان لکھا	گو ہر منظوم قلم نے لکھا
از شفی عبد الرحمن باشندہ کلکتہ تخلص موانج ماب محافظ بزرگ داوری گاہ مانی کورٹ کلکتہ شاگرد مصنف	
<p>ہوا ہے اب مرتب حضرت استاد کا دیوان نقل ہر ایک ارکے رشک و امان جو اس پر مرتق مانی و ہزار کا فحلت سے ہے نہان جو حرف دائرہ دارا و ہمیں ہی ہی حاضر و شہن کیا معنی کو جو آراستہ الفاظ روشن سے گھٹا خط کی سیاہی برقی تابان معنی روشن سے میں لفظ سارے وصل کا مضمون چمکاتا نہایت شعر میں ترکیب اچھی چست ہو نہایت ہوئی جوان جو خواہش مجھے تاریخ کی ناگہ</p>	<p>کہ ہر ہر شعر اس کا عزت گلزار خبت ہے اگر مغلس بھی ہے کوئی سخن فہم او کو دولت کچھ ہی ہر شعر میں او کے پر یونہی صورت ہے جو مصرع ہے وہ گویا اک پری پیکر کا قافیت تن مضمون گویا نور کا پہنایا خلعت ہے جو فقط حرف پر ہے قطرہ باران رحمت ہے جدید میں حرف سب جس شعر میں مضمون زینت اگر الفاظ رنگین ہیں تو مضمون خوبصورت ہے کما یہ فکر رنگین نے گلستان مسرت ہے</p>
از سید محمد علی باشندہ کلکتہ نو اسہ میر شیر علی افسوس تخلص مسرور مصنف	
<p>اب ہو گیا دیوان مرتب حضرت استاد کا مضمون عالی و بلند کیسے ہیں باندہ ہر شعر میں جس طرح پر دے میں نہان ہو شاہد زبیا کوئی ہر لفظ ہے عقد رشیا حرف ہر وہام، بین ہر شعر سے اونکے ہوئی بحر فصاحت موجزن مضمون جو ہر شعر کا ہے صاف شکل آئینہ پہ کچھ کم نہیں تلوار کی بندش و بندش شعر کی ہر موی تن کر ہو زبان گہر بن ہو ہو دہن</p>	<p>پہلو میں ہر شعر کے جسک نہان ہو گلستان گویا بنایا ہے زمین شعر کو اب آسمان ہر شعر میں مضمون رنگین اس طرح ہے نہان ہر صفحہ دیوان فلک ہر سطر رشک گلشان حیرت زدہ ہو دیکھ کر سحان وائل بیگان طوطی کی صورت ہو گئی حیران بزم شاعران سن سن کو ماسہ کیتے ہیں اعجاز اس سحر عیان تقریب اس دیوان کی ممکن نہیں ہو دیوان</p>

تاریخ کی جہد و دل سرور کو خواہش ہوئی	اکی مدایہ غیب سے دیوان فخر در فشان
از مولوی واحد علی شملخص محمد نور خلف الرشید مولوی عبد العلی نامی زمین دار دھماکہ شاگر و مصنف	
ہوا جمع دیوان استاد کا ہوا ہے مرتب یہ دیوان جواب ہو جس شعر میں درج مضمون وصل نہا نے ایسا نہ کیا کسی ہوا سال ترقیب کا جو خیال	کہ دیوان ہے وہ عجیب غریب سخن نظم کے لڑکے ہیں نصیب وہ الفت کے ہمار کا ہو طلب غرض ہے یہ دیوان نہایت عجیب کہا دل نے ہے نغمہ عند لب
ایضا	
جو مرتب حضرت فتاح کا دیوان ہوا	دل میں اپنے جوش ای محمد ربابا شمل می فکر متی تاریخ کی آئے صدایہ غیب سے
از نبیان محمد حسین شملخص بہ مشہور باشندہ شہر کلکتہ شاگر و مصنف	
مرتب اب ہوا دیوان حضرت استاد لکھے ہیں جو نژاد و ن کے وصف دیوانین لکھا جو آئینہ رویوں کے انتظار کا حال ہر اک مصرعہ موزون کے وصف کیا کیجے خیال آیا جو تاریخ کا مجھے مشہور	کہ اوہین مصرعہ موزون جو جو قیامت ہے جو بیت اوس میں ہے گویا کہ باغ جنت ہے تو دائرہ جو ہے حرفوں کا چشم حیرت ہے کہ جس سے سدرہ و طوبی کو بھی خجالت ہے مرے قلم نے لکھا گلستانِ فکر ہے
از خواجہ نبی بخش جو یکشمیری شملخص بہ محو شاگر و مصنف	
مرتب اب ہوا دیوان مولوی نسلخ	کہ حسین شمس روشن ہر ایک صورت تہا

لکھا ہے کوئی تہا کھا جو وصف دیوان میں لکھا ہے شعر میں جو وصف بازی طہلان لکھا جو عارض پر پور خوشنظران کا وصف خیال مجھ کو جو تہا ریخ کا ہوا محسوس در	ہے لفظ بشعر ہم اوس کے گمان میں اندر توصاف ہوتا ہے اوس پر گمان بازی گاہ تو حروف جتنے ہیں شعر و نہیں سب ہیں صواب نہ اس روش سے نہ ہی خیال خوب ہوا
---	---

آفرینی اسد عرف علی جان باشندہ ضلع ہو گلی تخلص بخوشنظران

پاکے تربیت چہ کلمے دیوان میں وہ خورشید سرج فضل کمال میں وہ جمشید کشور معنی عشق شیریں خوش خیالی میں پو گیا صید طائر مضمون جو لکھا وصف نادر گمان وصف گلہ کا حال لکھ کے کیا جس میں لکھا ہو قلب صاف گال کیا بجلی کو دام لفظ میں بند وصف چشمان است سنکر ہو کھٹے لکھا میں حاسد کینت ختم می وصف چشم میں پو شعر او کا مضمون جو دیکھو روشن صا نخل فردوس شعر مصرع شاد بندش صاف صورت الماس او کا دیوان ابر نیسان ہے کئی تانیخ میں اسے میخوڑ	میرے استاد کا بزرگ مقدر در شاداب درج علم و ہنر اور مالک سخن کے اسکندر خسرو کو کہ کن سے میں بڑھکر خامہ او کا ہے باز کا سپر مرکزوں پر ہے عالم نشتر صفحہ ہر ایک پھول کا دفتر صاف وہ بیت ہو عاز کا کھر جو لکھا حال خاطر مضطر شعر مضمون کی سنکر کو چکر تین خامہ دکھائے جب جو ہر لفظ ہر اک شراب کا ساغر سرم سے ہو سفید روی قمر پھول نقش میں اور حرف شہر شاہد شعر کے لیے زیور شعر ہے ہر ایک گو ہر تر ہے یہ دیوان عشق کا دفتر
--	---

<p> او استاد کا دیوان بہ مرتب ہو چاہیے شاعر تاریخ کا مصلح کہ اس مخزن سے یہ ایک بیک </p>	<p> کچھ عین کاگر داناں اس کے لیے چاہیے وہ وہاں استاد کا دیوان بہ مرتب ہو گیا جو وہ وہاں </p>
--	---

مرتب ہو گیا ہے حضرت سناخ کا دیوان
 لکھا ہے جہانگیر کا حال جو پرہ نشینوں کو
 ہے تاریخ جو اسے نور میں نے فکر کی تاکہ
 کہ جسکے دیدنے سے جہانگیر تازہ و کھلائی
 تو فقط عزف کے ہیں مردم چشم تماشا
 بنایا رخ گل معنی صدایہ غیب سے آئی

مرتب اب ہوا ادا ستاد کامرے دیوان
گمان ہے قطعہ گزار کا جو صحنے پر
ہر ایک صفحہ دیوان ہے رشک باغ بہشت
لکھا جو شعرین وصف نقاب و روی نگار
زبیکہ وصف سہی قاستون کا لکھا ہے
لکھا ہے شعر جو ترقیف چشم منتان میں
تبسم بت غنچہ دہن کے وصفون میں
کلی ہے جو روشنی جو شعرین ترقیف
بھر رہا ہے آنکھوں کی ترقیف سے غزل کی
ہے شعرین صفت انتظار آیت نہ رو
ہے وصف داغ بین روشن و شعر خوب
رزم کیا ہے جو حال اپنے جوش سودا کا

سنا ہے نغمہ سرائی کا اوسکے جو شہرہ
زبان غنچہ سے پوچھا جو بیٹے سال اتی توں
چمن میں بند و مہبل غنچہ نوحان ہے
کہا یہ ہنسکے کہ ایک بیخیزان گلستان ۱۲۷۹

از منشی وارث علی متخلص بہ ضیا باشدہ ڈھاکہ شاگرد مصنف

<p>ان دنوں دیوان مرتب ہو گیا دی صدائے مرصعہ صبا جس پر دل خوبون کا بھی مل ہوا حسن مطلع جلوہ صبح عید کا یا کہ بیت العبد ہے نام خدا سر دہے وہ گلشن فردوس کا ہوش اور قیاس جو نیم غلہ کا صورت معنی جو جبین رونما ابروی پر خم کی تختہ ریشنا بس جگہ ہے چشم کا مضمون کیا جب سنا بند و مسلمان ہو گیا غیر کو جبین نہیں بخنے کی جا یا پے ماسد ہے موسیٰ کا عصا اس قدر عالی ہے مضمون شعر کا شاہد یقی نے مجھے یہ کہا شاہد مضمون یہ ہوسنایا ضیا</p>	<p>شکر صد مضرت سناخ کا عرش سے تا ویش ساری غلطی واہ و اکیا خوب یہ دیوان ہے مطلع اوسکا مطلع خوشہ ہے بیت ابرو سے بتان سنا قول و حدیث قاسم بین جو موزون سننے ہی مضمون لف کار خاں وصف روبرو صفا آئینہ ہو بہر ادا جو ہر شمشیر ہے تختہ نرگس کا عالم ہے عیاں خال رخ کا ہے یہ مضمون پر اثر ہے وہ مضمون و بان تنگ تنگ خامہ او کا یا کلید گنج نطق عرش پر ہے شعر مضمون کا دماغ دیکھا اس دیوان کو جو میر غفر منکر ہرگز تو عکس تاج کی</p>
--	---

از منشی لاجپا امیر باشدہ جلال آباد ضلع قسطنطنیہ بطا شاہ مصنف

طابا ناسخ کا دیوان مرتب ہو ہوا
حال عالم اونکے شروع سے ہوا جلاوہ نما

سال کا مصراع فلک گوہر افشان نے لکھا	کائنات جمید یہ دیوان ہے قنار کا
از محبت علی حکیم تم علی متخلص مست شاکر و شید خاؤن اکرام احمد ضعیف	
مرتب ہو گیا نسخ کا دیوان	نہیں دیوان وہ جسم بلاغت ہے
سن فصلی بین یہ تاریخ لکھی ہے	در شاداب عمان فصاحت ہے
ارسالک مسالک طریقت فارس مضمار حقیقت میر محمد واجہ متخلص	بہر پریشان باشندہ وانا پور شاکر و مولوی ذاکر علی واکبر خاؤن
قنار کا جو دیوان اب ہو گیا مرتب	پہلے کہنے سے جسکے بارخ جان کو فحلت
تاریخ ای پریشان رضوان فلک سے بلا	غیرت وہ ارم ہے یہ مخزن فصاحت ۱۲۷۹
از مولوی احمد علی متخلص احمد صاحب مؤید برہان باشندہ ہاکہ مدرس	سوم فارسی بہرہ مدبرہ عالیہ کلکتہ شاکر و حافظ اکرام احمد ضعیف رحمۃ اللہ علیہ
مولوی محمد الغفور کلکتہ دان	آئینہ برد از شاعران گوئی سخن
طوب صائب را نہ سرتجدید کرد	در شل بند نیست یکتا یاز سن
منشتر حون شمس رافضی و ہر	شاعر شیرین زبان دانای فن
داد چون شریب دیوان خوش	او بیون گرد کار ذہر الممن
تظم نامہ نسخ یک قلم مشون شد	شعر او در زبان مرد وزن
گرمی بازار آتش سر شد	سوخت از اشعار گوشت در کفن
تقدم معضات باد دیوان او	یا کہ آن درجے پر از در عدل
سال تاریخش جو گویم احمد	دفترے میں بل باشد بے سخن
احمد لکھنؤ دیوان بلاغت و فصاحت عنوان ضعیف لطیف شاعر جادو زبان مولوی	
عبد الغفور خان بہادر نسخ مکتب نامی گرامی نشی نو لکھنؤ مقام لکھنؤ ماہ اکتوبر ۱۲۷۹	
مطابق ماہ رمضان ۱۲۷۹ ہجری میں طبع ہوا	

211,551

--	--	--

2×120 29158^{th}
 210×10
 $11^{\text{th}} = 11$

[illegible]

--	--